

شعبۂ تریت افغانجامعة محمدیہ کے فناوی کا بیویو نہ بایانیں

تحقیقی فناوی طلباء جامعہ محمدیہ

۱۳۵

سلسلہ اشاعت نمبر ۲

زیراہتمام

محسن قوم و ملک حضرت علام الحاج سید محمد الفوزیان سائبی
دانلڈ جامعہ محمدیہ پچھوند شریف



مصدقہ

شعبی محمد لفظانیں (الفتن مصلی پیشی)
شیخ العالیہ و محدث المسنی یامعہ محمدیہ پچھوند شریف



تأییش

شعبۂ تریت اشاعت جامعہ محمدیہ پچھوند شریف



شعبۂ تریت اشاعت جامعہ محمدیہ پچھوند شریف

شعبۂ تریت اشاعت جامعہ محمدیہ پچھوند شریف

بفیض روحانی

علم العلما صدر مجلس علماء اہل سنت

حافظ بخاری خواجہ سید عبدالصمد چشتی مودودی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ولادت: ۱۲۶۹ھ، ۱۸۵۳ء / وصال: ۱۳۲۳ھ، ۱۹۰۵ء)

تحقيق فتاوى طلباء جامعة صدريہ

۱۳۴۵

سلسلہ اشاعت ۲

بتوجہ خصوصی

افتخار اہل سنت، سید المتكلین امام الکاملین اکبر المشائخ

حضور سید شاہ محمد اکبر میاں چشتی رضی اللہ عنہ

(ولادت: ۱۳۲۸ھ، ۱۹۲۹ء / وصال: ۱۳۲۹ھ، ۲۰۰۸ء)

زیراہتمام

محسن قوم وملت حضرت علامہ الحاج سید محمد انور میاں صاحب قبلہ

مدظلہ النورانی، سر براد اعلیٰ جامعہ صدريہ پچھوند شریف

صدقة

حضرت علامہ مفتی محمد انفاس الحسن صاحب چشتی

صدر المدرسین وشيخ الحدیث جامعہ صدريہ پچھوند شریف

ناشر

شعبہ نشر و اشاعت جامعہ صدريہ دارالحکم پچھوند شریف ضلع اوریا یوپی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	تحقيق فتاوى طلباء جامعة صدريہ
مرتب	محمد ساجد رضا مصباحی، استاذ جامعہ صدريہ
زیراہتمام	حضرت علامہ الحاج سید محمد انور صاحب قبلہ چشتی، سر براد اعلیٰ
کمپیوٹنگ	جامعہ صدريہ دارالحکم پچھوند شریف ضلع اوریا یوپی
پروف ریڈنگ	ظفر اقبال فتح پوری، متعلم جامعہ صدريہ
سن اشاعت	اساتذہ جامعہ صدريہ
تعداد اشاعت	۱۳۳۶ھ / ۲۰۱۵ء
ناشر	شعبہ نشر و اشاعت جامعہ صدريہ پچھوند شریف
قیمت	1100

Publisher
JAMIA SAMADIA
Phaphund Shareef Auraiya Up

Distributer
JAMIA SAMADIA
Phaphund Shareef Auriya UP
Ph.05683-240162.9410438875
E-mail:jamiasamadia@gmail.com

۱۹ حلق کے ذریعہ معدہ تک جو نکلی پہنچائی جاتی ہے، ناقض وضو ہے یا نہیں..... ۵۳

- | | | |
|----|--|-------|
| ۵۵ | دوران وضو گفتگو کرنے کا کیا حکم ہے؟..... | ۲۰ |
| ۵۷ | کن صورتوں میں اور کن چیزوں سے تمم جائز ہے؟..... | ۲۱ |
| ۶۰ | بے وضوبغیر چھوئے قرآن پاک کی تلاوت کا حکم؟..... | ۲۲ |
| ۶۱ | ناپاک چیزوں کو پاک کرنے کا طریقہ..... | ۲۳ |
| ۶۲ | بچے نے بستر پر پاخانہ یا پیشاب کر دیا تو کس طرح پاک کیا جائے؟..... | ۲۴ |
| ۶۶ | استثنیے کے بعد ہاتھ دھویا مگر بوباتی رہ گئی، ہاتھ پاک ہوا نہیں؟..... | ۲۵ |
| ۶۸ | بند گشنسل خانے میں بے ستر نہانا کیسا ہے؟..... | ۲۶ |
| ۶۹ | چمگاڑہ بیلی اور چوہا کا پیشاب پاک ہے یا نہیں؟..... | ۲۷ |
| ۷۱ | ٹکٹے کلو میٹر کے سفر میں قصر واجب ہے؟..... | ۲۸ |
| ۷۳ | لڑکی مائیکے پندرہ دن سے زیادہ قیام کے ارادے سے جائے تو قصر پڑھے گی یا پوری؟..... | ۲۹ |
| ۷۵ | مسجدہ سہو کے بعد پھر سجدہ واجب ہو گیا تو کیا کرے؟..... | ۳۰ |
| ۷۷ | نماز میں پائچا جامد یا پینٹ کے پاتھے موڑنا کیسا ہے؟..... | ۳۱ |
| ۸۰ | جس بچے کی ماں مسلمان اور باپ تجوہ المذہب ہو تو جنازہ کا کیا حکم ہے؟..... | ۳۲ |
| ۸۲ | نماز میں چادر کس طرح اور چھیس؟..... | ۳۳ |
| ۸۳ | ٹرین کے گارڈ اور دوسرے ملازم میں قصر پڑھیں یا پوری؟..... | ۳۴ |
| ۸۴ | روایت نادرہ پر دیہات میں جمعہ جائز ہے یا نہیں؟..... | ۳۵ |
| ۸۶ | مسافر پر جماعت فرض ہے یا نہیں؟..... | ۳۶ |
| ۸۸ | مسجد میں جماعت ہو جانے کے بعد تھا نماز پڑھے تو اقامت کا حکم | |

فهرست فتاوى

نمبر شمار	عنوان	صفحات
۱	تقریظ جلیل: حضرت مفتی رحمت اللہ صاحب قبلہ.....	۹
۲	تقریظ: محقق مسائل جدید حضرت مفتی نظام الدین قبلہ.....	۱۲
۳	تقدیم: حضرت علامہ الحاج سید محمد انور حشمتی دام ظلمہ.....	۱۳
۴	تعارفِ جامعہ صدريہ: محمد ساجد رضا مصباحی.....	۱۶
۵	ایمان کے کہتے ہیں؟.....	۳۰
۶	سن صحیح العقید شخص تو صلح کلی کہنا کیسا ہے؟.....	۳۱
۷	قادیانیوں کے بارے میں حکم شرع.....	۳۳
۸	ہندوستان میں وہابیت کا وجود کب سے ہوا؟.....	۳۴
۹	ایمان اور اسلام میں کیا فرق ہے؟.....	۳۶
۱۰	تلک لگوانا کیسا ہے؟.....	۳۷
۱۱	کیا نبیا کرام کو احتلام ہوتا تھا؟.....	۳۹
۱۲	کافر مرد یا مردہ پیدا ہونے والا بچہ کوئی میں میں گرگیا تو پانی پاک نہ رہا.....	۴۱
۱۳	طہارت صغری اور طہارت کبری کے کہتے ہیں؟.....	۴۳
۱۴	نجاست غلیظ و خفیہ کی تعریف اور احکام.....	۴۴
۱۵	گوشت کی پتیلی میں پرندہ گر کر مر گیا تو کیا حکم ہے؟.....	۴۷
۱۶	عورت کے بالوں کی جڑ تک پانی پہنچ کیا گر پورا تر نہیں ہوا تو؟.....	۴۸
۱۷	جسے پانی اور پاک مٹی میں سے کوئی دستیاب نہ ہو وہ نماز کس طرح ادا کرے.....	۵۱
۱۸	انجشن لگوانے سے وصول و تراہے یا نہیں؟.....	۵۳

- ۱۱۸ نکاح کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ ۵۵
- ۱۲۰ کسی شیخ یا پھان کا کسی سید لڑکی سے نکاح صحیح ہے یا نہیں؟ ۵۶
- ۱۲۲ زید نے دو بیویوں میں ایک کو حج کروایا و دوسری کو نہیں کیا حکم ہے؟ ۵۷
- ۱۲۵ محرم کے مہینے میں شادی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ ۵۸
- ۱۲۶ دیوبندی لڑکا لڑکی کا نکاح سنی قاضی پڑھائے تو نکاح ہو گا یا نہیں؟ ۵۹
- ۱۲۷ قاضی سنی نہ ہو تو نکاح ہو گا یا نہیں؟ ۶۰
- ۱۲۹ عدتِ وفات کے احکام ۶۱
- ۱۳۱ اگر شوہر بپوی کا دودھ پی لے تو رضاعت ثابت ہو گی یا نہیں؟ ۶۲
- ۱۳۳ مہر کی کتنی قسمیں ہیں؟ ۶۳
- ۱۳۵ عورت عدتِ وفات میں گھر سے باہر کس صورت میں جاسکتی ہے؟ ۶۴
- ۱۳۷ طلاق کے بارے میں میاں بیوی کے درمیان اختلاف ہو جائے تو کیا حکم ہے؟ ۶۵
- ۱۳۹ خیاریں کسے کہتے ہیں اور یہ کیوں مشروع ہوا؟ ۶۶
- ۱۴۱ شراب اور خزیر کے بد لے کپڑا انوٹ خریدا تو تبع فاسد ہے یا باطل؟ ۶۷
- ۱۴۲ دلال کب اور کتنی اجرت کا مستحق ہے ۶۸
- ۱۴۳ ایجاد و قبول کے الفاظ حال کے ہوں تو تبع منعقد ہو گی یا نہیں؟ ۶۹
- ۱۴۶ عقدِ تبع میں کن چیزوں کا استثنائی صحیح ہے؟ ۷۰
- ۱۴۷ موجودہ طریقہ خرید و فروخت میں ایجاد و قبول نہیں ہوتا تو تبع درست ہو گی یا نہیں؟ ۷۱

- ۸۹ باریک دوپٹہ سے بالوں کی سیاہی نظر آئے تو نماز ہو گی یا نہیں؟ ۷۷
- ۹۰ مقتدی اپنی چھوٹی ہوئی رعنیں کیسے ادا کرے؟ ۷۸
- ۹۲ جن ممالک میں کئی روز سوچ نہیں لکھتا وہاں نماز کیا حکم ہے؟ ۷۹
- ۹۳ معدور کسے کہتے ہیں اور نماز کے تعلق سے اس کا کیا حکم ہے؟ ۸۰
- ۹۵ فخر کی جماعت شروع ہونے کے بعد سنت پڑھنا کیسا ہے؟ ۸۱
- ۹۶ عورت کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟ ۸۲
- ۹۷ لقطہ پچ کے جنازہ کا حکم ۸۳
- ۹۹ اگر عورت حافظہ قرآن ہو تو عورتوں کو باجماعت نماز پڑھا سکتی ہے یا نہیں؟ ۸۴
- ۱۰۱ سجدہ ہو واجب نہ تھا پھر بھی کر لیا، نماز ہو گی یا نہیں؟ ۸۵
- ۱۰۲ غزلیہ مشاعرے میں شرکت کرنے والے عالم کو امام بنانا کیسا ہے؟ ۸۶
- ۱۰۳ شراب کے نشے کی حالت میں انتقال ہو تو نمازِ جنازہ کا کیا حکم ہے؟ ۸۷
- ۱۰۵ دیابنہ وہابیہ کے پچھے نماز کیوں جائز نہیں؟ ۸۸
- ۱۰۷ دیوبندیوں کے عقائد کفریہ سے باخبر ہوتے ہوئے ان کے پچھے نماز کا حکم ۸۹
- ۱۰۸ مقیم مقتدی مسافر امام کے سلام پھیرنے سے پہلے نماز پوری کرنے کے لیے کھڑا ہو گیا تو؟ ۹۰
- ۱۱۰ اگر مقتدی ابتدائی نماز میں شانہ پڑھ سکا تو کیا کرے؟ ۹۱
- ۱۱۲ فخر کی جماعت سے قبل سنت نہ پڑھ سکا تو کب پڑھے؟ ۹۲
- ۱۱۳ عصر کا وقت شروع ہونے کے بعد عصر کے علاوہ دوسری نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ ۹۳
- ۱۱۶ عیدگاہ میں نمازِ جنازہ ادا کی جاسکتی ہے یا نہیں؟ ۹۴

۱۸۲	حضر صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی میت کے جنازہ میں کاندھا لگایا ہے یا نہیں؟.....	۹۲
۱۸۳	مسلمان کا ذیح کافروں کی دوکان سے خریدنا کیسا ہے؟	۹۳
۱۸۶	بڑے جانور میں ایک حصہ دیوبندی کا ہوتا قربانی ہو گی یا نہیں؟	۹۷
۱۸۸	دنیا میں سب سے افضل پانی کون ہے؟.....	۹۵
۱۹۰	مرد کو چوٹی یا جوڑ اب اندر ہٹانا اور کنڈھوں کے نیچے بال لٹکانا کیسا ہے؟.....	۹۶
۱۹۱	مکانوں کی دیواروں پر یا اللہ یا محمد لکھنا کیسا ہے؟.....	۹۷
۱۹۳	قربانی کے لیے خریدی گئی گائے گا بھن نکل آئے تو؟.....	۹۸
۱۹۴	ہندی کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟.....	۹۹
۱۹۶	شہادت کسے کہتے ہیں؟.....	۱۰۰
۱۹۷	شہادت کا نصاب کیا ہے؟.....	۱۰۱
۲۰۰	شہادت علی الشہادۃ کسے کہتے ہیں؟.....	۱۰۲
۲۰۲	پیر کیسا ہونا چاہیے؟.....	۱۰۳
۲۰۳	قبر کھودتے وقت باقیات نکل آئے تو کیا کرے؟.....	۱۰۴
۲۰۶	مصادر و مراجع	۱۰۵

۱۲۹	کیا میمع اور شمن کی جہالت مطلقاً مفسد بیع ہے؟.....
۱۵۱	وکیل کن لوگوں سے عقد نہیں کر سکتا؟.....
۱۵۲	وکالت کا کیا مطلب ہے اور کتاب اللہ میں اس کی اصل کیا ہے؟.....
۱۵۳	صبی میز لیعنی سمجھدار بچہ کی تو کیل کا کیا حکم ہے؟.....
۱۵۵	مرتد کی تو کیل صحیح ہے یا نہیں؟.....
۱۵۶	وین کوئن قرار دینا درست ہے یا نہیں؟.....
۱۵۸	خیارِ شرط اور خیارِ نقد کسے کہتے ہیں اور اس کی اصل کیا ہے؟.....
۱۶۱	مسجد کے فریزر یا سر سیبل سے پانی گھر لا کر استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟.....
۱۶۳	قبرستان کے درختوں کا حکم.....
۱۶۵	مغربی طرز کے پیشاب خانوں میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا حکم.....
۱۶۷	مسجد کے مائک سے نمازِ جنازہ یا دوسرے اعلانات کرنا کیسا ہے؟.....
۱۶۸	نبی الدین یا نبی اللہ نام رکھنا کیسا ہے؟.....
۱۷۰	بفرسٹم میں کھانا کھانا کیسا ہے؟.....
۱۷۳	اپنے بچوں کو سی دیوبندی سے تعلیم دلانا جائز ہے یا نہیں؟.....
۱۷۳	غیر عالم پیر کا وعظ کھانا کیسا ہے؟.....
۱۷۵	کافر کی تغزیت کے لیے جانا کیسا ہے؟.....
۱۷۶	نابالغ بچوں سے پانی بھروانا کیسا ہے؟.....
۱۷۸	بوقتِ ذبح جانور کو ضرورت سے زیادہ تکلیف دینا کیسا ہے؟.....
۱۷۹	گھر کے سارے مالک نصاب افراد پر قربانی واجب ہے؟.....
۱۸۱	دلائی کی آمد نی جائز ہے یا ناجائز؟.....

تفسیر جلیل

استاذ العلماء، جامع معقول و منقول، نمونہ اسلاف

حضرت علامہ مفتی رحمت اللہ صاحب قبلہ

شیخ الحدیث مدرسہ مدینۃ العلم بھدوہی

مشہور صنعتی شہر کان پور سے سمٹ مغرب ایک بہت پرانا قصبہ ہے جو ”پچھونڈ شریف“ کے نام سے جانا پہچانا جاتا ہے یہیں حضور حافظ کلام باری و حافظ صحیح بخاری حافظ دلائل الخیرات و حسن حسین سید عبد الصمد چشتی رضی اللہ عنہ کا آستانہ مبارک ہے۔ حضور حافظ بخاری اور ان کے آستانہ مبارکہ کے طفیل یہ قصبہ چار دنگ عالم میں مشہور و معروف ہے، اسی قصبہ میں اہل سنت کی عظیم اور مرکزی دانش گاہ ”الجامعہ الصمدیہ“ واقع ہے یہ ادارہ آستانہ مبارکہ کی انجمان کواکب کا ایک نیرتا باہ ہے، اہل سنت کے عظیم اور مرکزی دانش گاہوں میں اپنی ایک خاص شان اور اپنی الگ پہچان رکھتا ہے، انفرادیت کی دنیا میں اس جامعہ کو منفرد ہونا ہی چاہیے تھا اس لیے کہ اپنے عہد کی منفرد ذات حضور اکبر المشائخ، سید المتولیین، فردالوقت، گلزار چشت اہل بہشت کے گل سر سبد حضور سید محمد اکبر میاں چشتی مودودی فخری قبلہ علیہ الرحمہ سابق سجادہ نشیں آستانہ عالیہ صدیہ مصباحیہ پچھونڈ شریف کی پائندہ، درخششہ اور تابندہ یادگار ہے۔ دینی خدمات کے جذبہ فراہم اور فور شوق سے بے قرار ہو کر حضرت نے ۱۹۷۹ء میں اس ادارہ کی بنا ڈالی اور اس کا تاریخی نام ”ریاض رسول انام ۱۳۹۹ھ“ تجویز فرمایا پھر ایک عظیم منصوبے کے تحت اسے اعلیٰ یونیورسٹی کا تصور دے کر اس کی زمام قیادت، اهتمام و انتظام، تعمیر و ترقی اور تمام تر منصوبہ جات کو خاکوں سے حقیقت میں تبدیل کر دینے کی عظیم اور گرال ترین ذمہ داری، معمار ملت، تاجدار اقلیم فراست، سرخیل جوان مرداں، سرمایہ عزم جوں۔

نور دیدہ دانش و بنیش، شہزادہ والا درجت حضرت علامہ الحاج سید محمد انور میاں صاحب قبلہ چشتی معروف بے حاجی میاں دامت بر کاتھم القدسیہ کے سپرد کی۔

حضرت حاجی میا صاحب قبلہ دام معاالمہم و ضوعف اقبالہم نے اس پر فتن اور دینی کاموں کے لیے مشکل ترین دور اور صعوبتوں سے بھرے ماحول میں عزم و ہمت کا کوہ گراں، جہد مسلسل اور عمل پیغم کا سیل رواں، عزیت و استقامت کا جبل شاخ، اور حضور اکبر المشائخ علیہ الرحمہ کی دیرینہ آرزوؤں کا پیکر وجود بن کر، نہایت حسن و خوبی سے جامعہ کے تصوراتی خاکے کو دھرتی کے سینے پر بجا کر علم و معرفت کا ایسا گلستان لگایا کہ آج بڑے سے بڑا صاحب علم و فن بھی آپ کے کارہائے گراں مایہ کو دیکھ کر آپ کی شخصیت کے اعتراف اور صدہاد و تحسین دیے اور آفریں کہے بغیر نہیں رہ پائے گا۔ مولا نے کریم آپ کے سایہ عاطفت کو صحت و سلامتی اور امن و عافیت کے ساتھ تادریقاً م و دامّر کھے اور آپ کے فیضان و برکات کو عام سے عام تر فرمائے۔

اسی جامعہ صدیہ کے شعبہ تخصص فی الفقه کے طلبہ و تلامذہ کے تمریناتی فتاویٰ کا ایک نہایت و قیع مفید اور کارآمد مجموعہ جو فقہ و فتاویٰ کے اعلیٰ معیار کو پورا کرتے ہوئے زندگی کے بیشتر گوشوں کے شرعی اور دینی ضرورتوں کو حاوی ہے، فقیر کے پاس وقت کے معتمد و معترف مفتی اور قد آور عالم دین حضرت علامہ مفتی محمد انفال احسن صاحب قبلہ زید مجدهم و عمت فیوضہم کی طرف سے پہنچایا گیا، اور محب جیسے پچھدار و کم علم و کوتاہ فہم کو فتاویٰ پر ایک نظر ڈالنے کا حکم کیا گیا۔ ماشاء اللہ ثم ماشا اللہ۔ کہیں سے بھی یہ گمان نہیں ہوتا کہ یہ فتاویٰ تمریناتی اور ابتدائی جهد و کاوش ہیں، تمام فتاویٰ استدلال و برائیں سے مضبوط و مشتمل اور اسلوب بیان نہایت متنین و سنجیدہ ہے جس سے بخوبی واضح ہے کہ ہمارے مفتی مددوح زید مجده نے فارغ ہونے والے ان مفتیان کرام کی نقہی، علمی، عملی، تعمیری اور تہذیبی تربیت کی ہے، یہ فقیر پر تقدیر رب قدر یہ جل و علا کی بارگاہ میں

دست بدعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ ہمارے حضرت مفتی صاحب قبلہ اور ان سے فیض یافتہ مفتیان کرام و تلامذہ ذوی الاحترام کی مسامی جمیلہ کو شرف قبولیت بخشنے اور سب کے علم و حلم، شرف و مکال، وجاهت و جمال، عمر و صحت، تحریر و تقریر اور قلم میں مزید درمزید برکتیں عطا فرمائے، اور تمام خدمات دینی کو اعتبار و قبولیت دے۔ آمین آمین۔ بحر ماء حبیبک سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ الكرام الصلاۃ والتسلیم .

کتبہ : الفقیر الی مولاہ

رحمت اللہ القادری

خادم مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم بحدودہ

۲۶ رب جمادی الاولی ۱۴۳۶ھ

۱۸ مارچ ۲۰۱۵ء

تقریظ جلیل

محقق مسائل جدیدہ حضرت مفتی محمد نظام الدین رضوی قبلہ
صدر شعبہ افتا و صدر المدرسین جامعہ اشرفیہ مبارک پورا عظم گڑھ

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دین کی باتیں سیکھنے اور سکھانے کے لیے سوال و جواب کا سلسلہ نہایت ہی مفید اور پسندیدہ سلسلہ ہے، یہ روایت حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد پاک سے جاری ہے اور ان شاء اللہ جب تک دنیا میں اسلام اور مسلمان باقی رہیں گے، یہ روایت جاری رہے گی۔ علماء اسلام کی بے شمار کتابیں اسی پاکیزہ روایت کی یاد گار ہیں، جیسے فتاویٰ خیریہ، فتاویٰ حدیثیہ، فتاویٰ رضویہ، فتاویٰ امجدیہ، فتاویٰ مصطفویہ، فتاویٰ شارح بخاری، فتاویٰ بحر العلوم، فتاویٰ جامعہ اشرفیہ وغیرہ۔

پیش نظر مجموعہ ”تحقیقی فتاویٰ طلباء جامعہ صدیہ“ جامعہ صدیہ پچھوند شریف کے شعبہ تربیت افتا کی دوسری پیش کش ہے، اس سے قبل گز شستہ سال بھی مجموعہ فتاویٰ شائع ہو کر مقبول عام و خاص ہو چکا ہے، خدا کرے یہ کوشش بھی شریعت طاہرہ کی صحیح ترجمانی کا بہتر نمونہ ہو۔

جامعہ صدیہ کے سربراہ حضرت علامہ الحاج سید انور میاں صاحب قبلہ جو ادارے کی تعمیر و ترقی کے لیے بڑے اخلاص اور بلند عزم و حوصلے کے ساتھ مسلسل جدوجہد کر رہے ہیں، دو تین سال قبل فقہ سے شفیر رکھنے والے طلباء کے لیے فتویٰ نویسی کا شعبہ بھی قائم کیا ہے جو حضرت مولانا وفضل اولانا مفتی انفاس

احسن چشتی صدر المدرسین و مفتی جامعہ صدیہ پھپونڈ شریف کے زیرگرانی اچھی طرح چل رہا ہے۔ مفتی صاحب موصوف مخلص خاشع، باصلاحیت عالم دین ہیں، فتوی نویسی کا بھی خاصہ تجربہ ہے، تحقیق کے عادی ہیں، اس لیے امید ہے کہ آپ کے تربیت یافتہ طلبہ کے فتاویٰ بفضلہ تعالیٰ فقہی تصریحات کے مطابق ہوں گے۔ میں اپنی علالت کی وجہ یہ سارے فتاویٰ پڑھنے سکا ہمیں توقع ہے کہ ہمارے عزیز طلبہ کی یہ ٹیم انشاء اللہ تعالیٰ مستقبل کے فقہا کی ایک اہم جماعت ہوگی، جو امت مسلمہ کی تحریک رہنمائی کافر یضہ انجام دے گی۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے سربراہ جامعہ حضرت علامہ سید محمد انور میاں صاحب اور حضرت مفتی محمد انفاس احسن صاحب کی یہ کوشش بار آور فرمائے، ان کے علم، عمل اور اخلاص کا فیض عام و تام فرمائے اور جامعہ صدیہ اپنے اس شعبہ فقد اور دوسرے شعبوں کے ساتھ خوب پھلنے پھولے۔ امین بجاہ حبیبہ سید المرسلین و علی آلہ الطیین الطاہرین..

محمد نظام الدین الرضوی

خادم الافتاء جامعہ اشرفیہ مبارک فور

۲۵ رب جمادی الاولی ۱۴۳۶ھ

۷/۳/۲۰۱۵

تہذیب

حامدا و مصلیا مسلما

جامعہ صدیہ سیدی و مولائی مرشد برحق حضور اکبر المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعاوں اور ان کے روحانی فیوض و برکات کا مظہر ہے۔ حضور اکبر المشائخ جامعہ صدیہ کے بانی ہیں، ہمارا یقین ہے کہ علم و فن کا یہ کارواں ان ہی کی توجہات سے اپنی منزل کی جانب کامیابی کے ساتھ مائل ہے سفر ہے۔ جامعہ صدیہ میں اس وقت متعدد شعبے پوری کام یابی کے ساتھ سرگرم عمل ہیں۔ درجہ عالمیت، فضیلت اور حفظ و قراءت کی تعلیم پہلے ہی سے ہو رہی تھی، ۲۰۱۴ء میں بانی جامعہ کے روحانی فیوض و برکات سے شعبہ تر بیت افتاقا کا قیام ہوا، الحمد للہ جامعہ صدیہ کا یہ شعبہ بڑی کام یابی کے ساتھ اپنا سفر طے کر رہا ہے۔ اس شعبے کی تمام تر ذرے داریاں جامعہ کے صدر المدرسین حضرت مفتی محمد انفاس احسن چشتی کے سپرد ہیں، وہ طلبہ کی تربیت اور نگرانی کا کام بحسن و خوبی انجام دیا کرتے ہیں۔ مسرت ہے کہ طلبہ ذوق و شوق کے ساتھ فقہ و فتاویٰ کی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں، فتوی نویسی کی مشق پر خصوصی توجہ کی وجہ سے دو سال کے اندر معتدہ فتاویٰ تحریر کر لیتے ہیں۔

شعبہ تربیت افتاقا کی یہ چوہنی فصل بہار ہے، شعبہ افتاقا کے فارغین کے لئے ہوئے فتاویٰ کا مجموعہ شائع کیا جا رہا ہے تاکہ قوم کو ان فتاویٰ کے ذریعہ فائدہ پہنچے اور ان طلبہ کی حوصلہ افزائی بھی ہو۔ حضرت مفتی صاحب نے اپنے طلبہ کے لئے ہوئے منتخب فتاویٰ کو مرتب کرایا ہے، جس کا یہ مجموعہ زیور طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس سے قبل سالِ گزشتہ بھی فتاویٰ کا مجموعہ منظر عام پر آ کر مقبول عام و خاص ہو چکا ہے۔

اس مجموعہ فتاویٰ میں فقہ کے مختلف ابواب کے کل ۱۰۷ فتاوے شامل ہیں، فتاویٰ کا انتخاب عام مسلمانوں کی ضرورتوں کو پیش نظر کر کیا گیا ہے۔ اکثر ایسے فتاوے شامل کیے گئے ہیں جس سے عام مسلمان فائدہ اٹھا سکیں، دقيق علمی اور تحقیقی فتاوے کی شمولیت سے گریز کیا گیا ہے۔ جامعہ صدیہ کے شعبہ تربیت افتاء کے طلبہ نے ان فتاویٰ کے لکھنے میں کتنی محنت کی ہے اور فتحی جزئیات کی تلاش و جستجو میں کتنی جانشانی سے کام لیا ہے اس کا اندازہ آپ کتاب کو پڑھنے کے بعد ہی لگاسکتے ہیں۔

ہمیں خوشی ہے کہ فتاویٰ کے اس مجموعے کو جماعت اہل سنت کے دو تبحر، معتمد اور جلیل القدر مفتیان کرام نے اپنی تائید، تصدیق اور تاثرات سے نواز ا ہے۔ عالم ربانی جامع معقول و منقول حضرت علامہ مفتی رحمت اللہ عزیزی شیخ الحدیث مدرسہ مدینۃ العلم بھدوہی، جماعت اہل سنت کے ممتاز مفتی محقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین رضوی صدر شعبہ افتاصدر المدرسین جامعہ اشرفیہ مبارک پور نے اپنے قیمتی تاثرات تحریر فرمائے ہیں۔ یہ شخصیتیں اپنی علمی سرگرمیوں کے سبب نہایت عدیم الفرست ہیں، لیکن انہوں نے بڑی محبت کا ثبوت پیش کرتے ہوئے اپنا قیمتی وقت اس کام کے لیے دیا ہے، ہم ان سبھی حضرات کے بے حد شکر گزار ہیں اور اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ رب قدیران کے علم و عمل میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے، انہیں حاصل ہیں کے حسد سے محفوظ رکھے اور ان کی عظیم دینی خدمات کو قبول فرمائے، آمین بجاه حبیبہ الکریم و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

۱۹ رب جمادی الاولی ۱۴۳۶ھ

مطابق ۱۲ ارماں ۱۵۲۰ء

سید محمد انور چشتی
ناظم اعلیٰ جامعہ صدیہ پچھوند شریف

جامعہ صدیہ پچھوند شریف۔ ایک تعارف

پچھوند شریف مغربی اتر پردیش کے ضلع اور یا کا ایک قدیم تاریخی قصبہ ہے، جس کا قدیم نام جعفر آباد ہے۔ آج سے تقریباً ڈیڑھ سو سال قبل اعلم العلما، سید امفسر یعنی، سند المتكلمين، صدر مجلس علماء اہل سنت حافظ بخاری خواجہ سید عبد الصمد چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے قدم میمنت لزوم سے اس قصبے کو شرف بخشنا، حضور حافظ بخاری اپنے عہد کے زبردست عالم، بلند پایہ محقق، بے مثال مصنف اور باکمال خطیب تھے، دین کی دعوت و تبلیغ، باطل اور گمراہ فرقوں کا ابطال و ترددیان کا خاص مشن تھا، آپ کے عہد میں پچھوند شریف شیعیت کا مر کر تھا، اسی لیے آپ نے اپنے بعض عقیدت مندوں کی گزارش پر اسلامی نظریات کی تبلیغ و اشاعت کے لیے اپنے وطن سہسو ان ضلع بدایوں سے ہجرت کر کے پچھوند کو مستقل سکونت کا شرف بخشنا۔ آپ کی مسامی جلیلہ سے پچھوند شریف سے گمراہیت والا دینیت کا خاتمه اور اہل سنت و جماعت کا بول بالا ہوا۔ آپ ہی کی ذات والا صفات سے منسوب آستانہ عالیہ صدیہ پچھوند شریف آج خلق خدا کی ہدایت کا عظیم مرکز اور روحانی فیوض و برکات کا سرچشمہ ہے۔ حضور حافظ بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک سے اب تک ہر دور میں اس با فیض خانوادے سے پورے اخلاص کے ساتھ فرزندان اسلام کی ارشاد و ہدایت کا فریضہ انجام دیا جا تا رہا ہے اور انشاء اللہ یہ مبارک سلسلہ تاقیامت جاری رہے گا۔

اسلامی تعلیمات کی ترویج و اشاعت اور فرزندان قوم و ملت کو زیور علم سے آراستہ کرنے کے لیے آستانہ عالیہ صدیہ کے احاطے میں ۱۳۹۹ھ میں صاحب سجادہ امام الکاملین، سید المتكلمين اکبر المشائخ حضرت سید محمد اکبر میاں چشتی رضی اللہ

عنہ کے مقدس ہاتھوں سے حضور حافظ بخاری حضرت خواجہ عبد الصمد چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام نامی سے منسوب جامعہ صدیہ کا قیام عمل میں آیا۔ چند سالوں تک آستانہ عالیہ صدیہ کے احاطے ہی میں جامعہ صدیہ میں تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری رہا، جامعہ صدیہ کے ابتدائی اساتذہ میں استاذ الاساتذہ، جامع معقول و منقول حضرت علامہ مفتی رحمت اللہ صاحب عزیزی بلرام پوری دام ظله العالی، عالم جلیل حضرت علامہ مجاهد حسین رضوی مصباحی استاذ دارالعلوم غریب نواز اللہ آباد، حضرت مولانا مظفر حسین صاحب کے نام خاص طور سے شامل ہیں۔

بانی جامعہ صدیہ حضور اکبر المشائخ سید شاہ اکبر میاں چشتی رضی اللہ عنہ ایک عظیم خانقاہ کے شیخ طریقت اوروی کامل ہونے کے ساتھ ایک زبردست عالم دین بھی تھے، ان کی حیات مبارکہ بڑی روشن اور تابناک ہے، وہ علم و عمل کے پیکر، سنت و شریعت کے پابند اور زہد و تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے، تو کل علی اللہ ان کا خاص وصف تھا، ان کی حیات عشق رسول سے عبارت تھی، ان کی زندگی کے تابندہ نقوش آج بھی گم گشتگان راہ کے لیے بینارہ ہدایت ہیں، انہوں نے خانقاہ صدیہ کے مسند ارشاد و ہدایت پر جلوہ افروز ہو کر دین و مذہب کی جولازوں خدمات انجام دیں وہ آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں، اللہ تعالیٰ نے انھیں بے پناہ مقبولیت عطا کی تھی، جو بھی ان کی زیارت کا شرف حاصل کرتا انھیں کا ہو کر رہ جاتا، وہ آستانہ عالیہ صدیہ کے مسند ارشاد و ہدایت پر بیٹھ کر لاکھوں افراد کے دلوں پر حکومت کیا کرتے تھے، اپنی تمام تر عظمتوں کے باوجود وہ نہایت سادہ مزاج اور عاجزی و انگساری کے پیکر تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر دین کی حمیت کا کامل جذبہ و دیعت فرمایا تھا، وہ شرعی معاملات میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کرتے، انہوں نے پوری زندگی عزیمت پر عمل کیا۔ دین کی تبلیغ و اشاعت ان کے نزدیک سب سے مقدم تھی، یہ وہ اوصاف ہیں جن پر بے شمار شواہد موجود ہیں جن کی تفصیل

کی یہاں گنجائش نہیں۔ حضور اکبر المشائخ رضی اللہ عنہ علم اور علماء سے حد درجہ محبت فر مایا کرتے تھے، آپ دین کی سرخروئی کے لیے اشاعت علم کو از حد ضروری جانتے تھے یہی وجہ ہے کہ آپ جامعہ صدیہ کو ایک عظیم دانش گاہ کی شکل میں دیکھنا چاہتے تھے، آپ کی خواہش تھی کہ جامعہ صدیہ دین کا ایک عظیم قلعہ اور دینی تعلیم کی اشاعت کا ایک مثالی ادارہ ہو، اس لیے آپ نے ضرورت محسوس کی کہ جامعہ کو آستانہ عالیہ صدیہ سے باہر ایک وسیع و عریض آراضی میں منتقل کیا جائے، قصبه پھونڈ کے شمالی کنارے پر ایک وسیع آراضی پہلے ہی سے مدرسے کے لیے وقف تھی، ۱۹۸۹ء میں حضور اکبر المشائخ نے اپنے لاچ فرزند مخدوم گرامی مرتبت حضرت مولانا سید محمد انور میاں چشتی دام ظله کو ادارے کی تمام تر ذمے داریاں سپرد کر کے اس وسیع آراضی پر اپنے دست اقدس سے جامعہ صدیہ کی عمارت کی سنگ بنیاد رکھی، مخدوم گرامی حضرت علامہ سید محمد انور میاں چشتی دام ظله اس سے قبل خانقاہ قادریہ بدایوں کے قدیم ادارہ مدرسہ قادریہ میں نظمamt کی ذمے داریاں بھار ہے تھے، مدرسہ قادریہ بدایوں میں آپ نے اپنے عہد نظمamt میں اپنی مخلصانہ کوششوں سے ہندوستان کے مختلف علوم و فنون کے ماہرین اور جید اساتذہ کی ٹیم جمع کر لی تھی، جس میں امام علم فن حضرت خواجہ مظفر حسین رضوی رحمہ اللہ، جامع معقول و منقول حضرت مفتی رحمت اللہ صاحب قبلہ دام ظله الاقdes، مناظر اہل سنت فقیہ النفس حضرت مفتی مطیع الرحمن مضطرب رضوی مصلح قوم و ملت حضرت مفتی انفال الحسن چشتی دام ظله الاقdes اور حضرت مولانا قاضی شہید عالم صاحب قبلہ کے نام خاص طور سے شامل ہیں۔ آپ نے اپنے دور نظمamt میں مدرسہ قادریہ کے تعلیمی نظم و نسق میں انقلاب برپا کر دیا تھا۔

میں چاہتا ہوں کہ یہاں جامعہ صدیہ کے قافلہ سالار اور روح روائی مخدوم گرامی مرتبت حضرت علامہ سید محمد انور میاں چشتی دام ظله کی تعلیم و تربیت اور آپ

کی مسامی جملہ کا تذکرہ کرتے ہوئے آگے بڑھوں۔

مخدوم گرامی مرتبہ حضرت علامہ سید محمد انور میاں چشتی دام ظلہ نے ابتدائی تعلیم آستانہ عالیہ پر اپنے والد ماجد حضرت اکبر المشاخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ہی سے حاصل کی، پھر آپ کے حکم سے حضرت مفتی اعظم کان پور حضرت علامہ رفاقت حسین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تشریف لے گئے، کچھ عرصہ بعد مدرسہ قادریہ بدایوں، مدرسہ اسلامیہ اندر کوٹ میرٹھ، مدرسہ منظر حق ٹانڈہ کی درس گاہوں سے اکتساب فیض کرتے ہوئے خواجہ علم و فن حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں مدرسہ فیض الرسول بدایوں پہنچ، حضرت علامہ سید انور میاں صاحب قبلہ فطیری طور پر ذہین اور عزم وارادے کے بختہ واقع ہوئے ہیں، آپ عہد طالب علمی ہی سے علم و فن کے دلدادہ تھے، مدرسہ فیض الرسول میں آپ کا شمار ذہین اور زیرک طلبہ میں ہوتا، اپنے اوقات تعلیمی مصروفیات میں صرف کرتے، اپنے اساتذہ سے مستفیض ہونے کے لیے آپ کوشش رہتے۔ فطری ذہانت نے آپ کی صلاحیتوں میں چار چاند لگا دیا تھا۔ خاندانی شرافت و نجابت اس پر مستزد، ان سب چیزوں نے آپ کو اساتذہ کی بارگاہ میں مقبول بنادیا تھا، اساتذہ اور ذمہ دار ادارہ آپ کوقدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور آپ کے علم و عمل اور اخلاق و کردار پر کامل اعتماد کیا کرتے تھے۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے دوران تعلیم ہی مدرسہ فیض الرسول میں درجہ فضیلت کے طلبہ کو "تصریح" کا درس دیا کرتے تھے۔ مدرسہ فیض الرسول براؤں میں حضرت خواجہ صاحب قبلہ کے علاوہ حضرت مولانا عبدالعزطفی اعظمی، حضرت مفتی جلال الدین امجدی، مفتی قدرت اللہ رضوی حبہم اللہ سے بھی آپ نے اکتساب فیض کیا۔ کچھ مدت بعد جب خواجہ صاحب مدرسہ فیض الرسول سے مستعفی ہو کر دارالعلوم غریب نواز الہ آباد تشریف لائے تو آپ بھی دارالعلوم غریب نواز الہ آباد آگئے ایک عرصے تک یہاں بھی خواجہ

علم و فن کی بارگاہ سے اکتساب فیض کرتے رہے۔ یہاں بھی آپ اپنی گوناگوں خصوصیات کی وجہ سے طلبہ و اساتذہ کے مابین یکساں مقبول رہے اور خواجہ صاحب کی خصوصی توجہات سے مستفیض ہوئے۔ خواجہ علم و فن جب کچھ عرصہ بعد درالعلوم غریب نواز سے مستعفی ہو کر دوبارہ مدرسہ فیض الرسول براؤں تشریف لے گئے تو علم و فن کے شیدائی خواجہ علم و فن کے یہ شاگرد پھر فیض الرسول پہنچ گئے۔ درس نظامی کی تکمیل اسی ادارے سے کی، یہیں سے دستارفضیلت سے نوازے گئے۔

اپنے والد ماجد کے حکم کے مطابق جامعہ صدیہ کی تعمیر و توسعہ کے لیے آپ نے ادارے کی تمام تر ذمہ داریاں اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ ابتدائی شعبہ حفظ کا قیام ہوا، ایک چھپر کے نیچے حفظ کی تعلیم شروع ہوئی، کچھ عرصہ بعد ۱۹۹۲ء میں وسیع فکر اور آفاقی نظریات کے حامل حضرت سید انور میاں دام ظلہ نے اور نگ آباد مہاراشٹر کے ایک ماہر اور تجربہ کار انجینئر جناب سید محمد احمد رضا قی مصطفیٰ صاحب سے جامعہ کی مجوزہ مختلف عمارات کا نقشہ اور ان کا ایک خوب صورت ماؤل تیار کرایا، اس نقشے میں رنگ بھرنے اور اس ماؤل کو زمین میں اتارنے کے لیے ۲۱ رسال قبل کا تخمینہ تین کڑو روپے تھا، جب مخدوم گرامی حضرت سید انور میاں نے اپنے اس منصوبے اور مجوزہ نقشے اور ماؤل کو لوگوں کے سامنے پیش کیا تو اکثر لوگ اسے دیوانے کا خواب سمجھنے لگے، بظاہر حالات ایسے ہی تھے کہ بے سرو سامانی کے عالم میں ایک پس ماندہ علاقے میں اتنا بڑا پروجیکٹ کس طرح تکمیل تک پہنچ سکتا ہے، لیکن کچھ لوگ ایسے بھی تھے جنہوں نے حضرت کے عزم و حوصلے کو سراہا، اور یقین دلایا کہ فضل الہی اور بانی جامعہ کی مخلصانہ دعاؤں کے سامنے میں پیغم جد و جہد جاری رہی تو یہ خواب ضرور شرمندہ تعبیر ہو گا۔ بانی جامعہ حضور اکبر المشاخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرپرستی میں آپ نے جد و جہد شروع کی، تعمیری کام کا بھی آغاز ہو گیا، اب حفظ و قراءت کے ساتھ ساتھ درس نظامی کی تعلیم کا بھی آغاز ہو چکا تھا۔

جامعہ کی صدارت کے لیے ایک ایسے معتمد عالم کی ضرورت تھی جو ادارے کے لیے مخلص ہونے کے ساتھ تمام تعلیمی ذمے داریوں کو بحسن و خوبی انجام دے سکے، بانی جامعہ حضور اکبر المشاہؒ کی نظر انخاب اپنے محبوب مرید و خلیفہ حضرت مفتی محمد انفاس الحسن چشتی دام ظله پڑھہری۔ حضرت مفتی انفاس الحسن چشتی دام ظله ان دونوں دارالعلوم افضل المدارس الہ آباد میں تدریس و افتاؤ کی خدمات انجام دے رہے تھے۔ یہیں آپ کے استاذ و مرتبی خاص حضرت علامہ مفتی رحمت اللہ صاحب بھی تدریسی فرائض انجام دے رہے تھے۔ حضور اکبر المشاہؒ نے دو افراد کو الہ آباد بھیج کر حضرت مفتی رحمت اللہ صاحب کے نام ایک دستی خط روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ آپ مفتی محمد انفاس الحسن صاحب کو جامعہ صدیہ کی خدمت کے لیے پھپھوند شریف بھیج دیں۔ دارالعلوم افضل المدارس میں آپ کی مخلصانہ جدوجہد کے سب ارباب حل و عقد کسی قیمت پر آپ کو ادارے سے مستغفی ہونے دینا نہیں چاہتے تھے، لیکن آپ اپنے پیر و مرشد کے حکم کے مطابق دارالعلوم افضل المدارس سے مستغفی ہو کر جامعہ صدیہ پھپھوند شریف تشریف لائے، دارالعلوم افضل المدارس الہ آباد میں درس نظامی کی مشتملی درجات کی کتابیں آپ کے زیر تدریس تھیں، جامعہ صدیہ میں اس وقت ابتدائی درجات کی تعلیم ہوا کرتی تھی، آپ نے انہی ابتدائی درجات کے طلبہ کی تعلیم و تربیت پر توجہ دی اور تھوڑے ہی عرصے میں آپ کی مخلصانہ کوششوں سے جامعہ صدیہ میں تعلیم و تربیت کی ایک ایسی فضا قائم ہوئی کہ جامعہ کی تعلیم و تربیت اور عمدہ نظم و نسق کا شہرہ مختلف علاقوں میں پھیل گیا، طلبہ جو ق درجوق جامعہ کا رخ کرنے لگے۔ جامعہ صدیہ بڑی تیزی کے ساتھ ترقی کے منازل طے کرتا رہا۔ الحمد للہ آج بھی جامعہ صدیہ مخدوم گرامی حضرت علامہ سید محمد انور میاں صاحب قبلہ کی نظمات میں روزافزوں ترقی پذیر ہے، حضور اکبر المشاہؒ کے وصال کے بعد سے پیکرا خلاص ولہیت مجاہد سنت حضرت علامہ سید محمد اختر

میاں چشتی دام ظله الاقدر صاحب سجادہ آستانہ عالیہ صدیہ مصباحیہ پھپھوند شریف جامعہ کی سرپرستی فرمائے ہیں۔ ان مخصوصین کی جدوجہد اور سعی پیغم کی وجہ سے اس وقت جامعہ صدیہ مغربی یوپی میں تعلیم و تربیت کا عظیم گھوارہ اور اپنے عمدہ نظم و نسق کی وجہ سے امتیازی حیثیت کا حامل ہے۔

جامعہ صدیہ موجودہ دینی اداروں میں کئی جہتوں سے امتیازی حیثیت کا حامل ہے۔ جامعہ صدیہ کے ناظم اعلیٰ حضرت علامہ سید محمد انور میاں چشتی دام ظله اصول کے سخت پابند ہیں، اصولوں کے مقابلے میں وہ کسی مصلحت کے سامنے ہٹھیا رہیں ڈالتے، انہوں نے اپنے ادارے کے لیے جو قوانین نافذ کیے ہیں اس پر سختی سے عامل ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ جامعہ صدیہ کے قیام کا مقصد فروغ علم ہے، طلبہ دور دراز علاقوں سے اپنے خویش واقارب کو چھوڑ کر دینی تعلیم کے حصول کے لیے ہی آتے ہیں۔ اس لیے تعلیم کی راہ میں آنے والی تمام رکاوٹوں کا سد باب ضروری ہے اسی خیال سے انہوں نے جامعہ میں روزاول سے ہی یہ قانون نافذ کر دیا ہے کہ جامعہ کا کوئی طالب علم جامعہ سے باہر کسی قرآن خوانی یا فاتحہ وغیرہ میں شرکت کے لیے نہیں جاسکتا ہے، کسی طالب علم کو قبیہ کے کسی گھر میں ٹیوشن وغیرہ کے لیے جانے کی اجازت ہے۔ مدارس میں قرآن خوانی اور ٹیوشن کے رواج نے تعلیمی نقصان کے ساتھ طلبہ و علماء کے وقار و اعتبار کو کتنا مجرور کیا ہے وہ کسی بھی صاحب عقل سے پوشیدہ نہیں۔ آپ کا نظریہ ہے کہ طلبہ و اساتذہ جب نائب رسول اور مہمان رسول ہیں تو ان کی رہائش ان کے کھانے اور دیگر ضروریات کے لیے عمدہ سہولیات ہونے چاہیے، وہ چاہتے ہیں کہ مدارس میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء ایک ایسی فضائیں سانس لیں جہاں ان کے اندر حد درجہ خود اعتمادی پیدا ہو، اسی لیے انہوں نے طلبہ و اساتذہ کے لیے عمدہ رہائش کا انتظام فرمایا ہے، تعلیم میں نقصان نہ ہو اس کے لیے رات میں گیارہ بجے تک جزیئر کے ذریعہ روشنی کا معقول

انتظام ہے۔

مخدوم گرامی مرتبت حضرت علامہ سید محمد انور میاں چشتی دام نحلہ جامعہ صدیہ کے ناظم و سربراہ ہیں، حقیقت یہ ہے کہ جامعہ کی کل خدمات کا دار و مدار آپ ہی کی ذات پر ہے۔ الحمد للہ آپ خود بھی عالم و فاضل اور ایک تجربہ کار استاذ ہیں اس لیے علماء اساتذہ کی اہمیت خوب سمجھتے ہیں، جامعہ صدیہ کے اساتذہ جس مقام و مرتبے کے مستحق ہیں اس سے کہیں زیادہ وہ نوازتے ہیں۔ اپنے اساتذہ و طلبہ کے ساتھ ایک شفیق باپ کی طرح برتابان کی فطرت ہے۔ معاملات میں شفافیت اور اصول پسندی ان کا طرہ امتیاز ہے۔ انہم چشتیہ صدیہ مصباحیہ کے تحت چلنے والے اداروں میں لاکھوں کا آمد و خرچ ہے، لیکن حساب و کتاب میں کہیں بھی کوئی پیچیدگی نہیں مل سکتی، ہر سال سالانہ عرس حافظ بخاری کے موقع پر سال بھر کے آمد و خرچ کا حساب قوم کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

اپنے جامعہ کے اساتذہ و طلبہ کا ہر حال میں خیال اور ان کی قرار واقعی حیثیت کا لاحاظہ کوئی ان سے سکھے۔ جامعہ صدیہ کا ماہانہ خرچ لاکھوں میں ہے، تعمیری اخراجات اس پر مستزا لیکن آج تک بھی کسی استاذ کو چندے کے لیے نہیں بھیجا، اور نہ عام مدرسون کی طرح کسی طالب علم کو رسید تھا۔ ان کا مانا ہے کہ اساتذہ کا کام تعلیم و تدریس ہے نہ کہ چندے کی رسید لے کر اہل ثروت کی کوٹھیوں کا طواف، اخراجات کا سارا انتظام خود ہی دیکھتے ہیں لیکن کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ کسی مدرس کی ایک مہینے کی تنخواہ بھی ادا کرنے میں ہفتہ عشرہ کی تاخیر ہوتی ہو، بعض ذرائع سے معلوم ہوا کہ بسا اوقات قرض کی بھی نوبت آتی ہے، لیکن مقررہ وقت پر اساتذہ کو تنخواہ ادا کرنے میں کوئی کوتا ہی نہیں کی، بلکہ ضرورت کے وقت اساتذہ پیشگی تنخوا ہیں بھی لے لیا کرتے ہیں۔

جامعہ صدیہ کے لیے آپ کی مخلصانہ جدوجہد اور ادارے کی تعمیر و ترقی کے

لیے آپ کی جاں فشنائیوں کا نتیجہ ہے کہ چودہ پندرہ برس قبل جس چھوٹے سے ادارے نے ایک جھوپڑی میں درجہ حفظ کے چند طلبہ کی تعلیم سے اپنے سفر کا آغاز کیا تھا آج وہ معمولی ادارہ ایک معیاری درس گاہ کی شکل میں ایک وسیع و عریض سے منزلہ عمارت میں منتقل ہو چکا ہے، اس وقت جامعہ صدیہ میں درجہ حفظ و قراءت، درس نظامی (اعدادیہ تا فضیلت) کے علاوہ تخصص فی الفقه کی بھی تعلیم ہو رہی ہے، خنفی دار الافتاؤ دار القضاۓ قوم و ملت کی دینی و مذہبی مسائل کا حل پیش کیا جاتا ہے، حضرت امام غزالی کمپیوٹر ٹریننگ سینٹر سے قوم کے نوہاں لوں کو جدید لکنا لو جی سے آگاہ کیا جا رہا ہے، خواجه بندہ نواز سیمینار ہاں میں ارباب علم و دانش اکٹھا ہو کر قوم کے سلکتے ہوئے مسائل پر غور و خوض کرتے ہیں، ایک وسیع و عریض ہاں میں تاج الفحول لا بہری تشنگان علوم و فنون کی تسلیکیں کا باعث ہے۔ طالبان علوم نبویہ کی ایک بڑی جماعت ہے، ذی صلاحیت، متحرک اور فعل اساتذہ کی ایک ٹیم ہے، معیاری تعلیم اور عمدہ نظم و نسق ہے، یہ ساری بہاریں آپ ہی کے دم قدم سے ہیں۔ ادارے کی تعمیر و ترقی کے لیے آپ ہمیشہ کوشش و سرگردان رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فکر رسا سے نوازا ہے، آپ کا منشاء یہ ہے جامعہ صدیہ ایک ایسا مثالی ادارہ ہو جس کا ہر فارغ دین کا سچا خادم بنے، تعلیم کے ساتھ تربیت کے زیور سے بھی آراستہ ہو، علم کے ساتھ عمل کا بھی خوگر ہو، آپ اکثر جامعہ کے صدر المدرسین و شیخ الحدیث حضرت مفتی محمد انفاس الحسن چشتی دام نحلہ سے فرمایا کرتے ہیں کہ میرا مقصد طلبہ کی ایک بھیڑ اکٹھا کرنا نہیں ہے، جامعہ میں چند ہی طلبہ کیوں نہ ہوں لیکن انہیں علم کے ساتھ ساتھ عمل کا بھی پیکر ہونا چاہیے۔

انہم چشتیہ صدیہ مصباحیہ کا قیام: دینی تعلیم کی اشاعت اور وسیع پیمانے پر دین کی دعوت و تبلیغ کی خدمات انجام دینے کے لیے ۱۹۹۳ء میں آستانہ عالیہ صدیہ کے زیر اہتمام انہم چشتیہ صدیہ مصباحیہ (رجسٹرڈ) کا قیام عمل میں آیا۔ اس انہم کے زیر

اهتمام دین کی بڑی اہم خدمات انجام پائیں جن کی تفصیل مستقل مضمون کی مقاضی ہے۔ فی الوقت الحسن کے زیر انتظام درج ذیل ادارے تعلیم کے فروع میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

۱۔ جامعہ صدیہ ۲۔ فیوض صدیہ ہائی اسکول ۳۔ مکتب اسلامیہ صدیہ ذیل کے سطور میں صرف جامعہ صدیہ کے مختلف شعبوں کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

جامعہ کے مختلف شعبوں کا تعارف

شعبہ درس نظامی: جامعہ میں درس نظامی (اعدادیہ تا فضیلت) کی تعلیم کا انتظام ہے۔ اس وقت اس شعبے میں تقریباً ۲۵۰ رطلہ زیر تعلیم ہیں۔ ۱۲ ربا صلاحیت اور نو جوان اساتذہ طلبہ کی عمدہ تعلیم و تربیت کے لیے ہمہ تن مصروف عمل رہتے ہیں۔ طلبہ کی عمدہ تعلیم اور ان کی شخصیت کو نکھارنے کے لیے ایک جامع نصاب تعلیم تیار کیا گیا ہے جو قرآن، تفسیر، فقہ، اصول فقہ، حدیث اصول حدیث، کلام، بلاغت، منطق، حکمت، عربی ادب، اردو ادب، تاریخ، سائنس اور انگریزی وغیرہ فنون کو محیط ہے۔ تعلیم کو موثر اور طلبہ کے اندر مقابلہ جاتی جوش و خروش پیدا کرنے کے لیے سالانہ و شش ماہی امتحانات کا انعقاد پورے اہتمام اور نظم و نسق کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ امتحانی ضوابط پر پوری دیانت داری کے ساتھ عمل کرتے ہوئے انہی طلبہ کو ترقی دی جاتی ہے جو امتحان میں مقررہ فیصد حاصل کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ درس نظامی کے جدید طلبہ کو داخلے کے لیے ماہ شوال کی ۱۴/۱۵ تاریخ کو امتحان داخلہ میں شرکت کر کے کامیابی حاصل کرنی پڑتی ہے۔ امتحان داخلہ میں کمیت کے بجائے کیفیت پر توجہ دی جاتی ہے۔ وہی طلبہ داخلے کے مستحق قرار پاتے ہیں جو جامعہ کے مطلوبہ معیار کو پورا کرتے ہوں۔ طلبہ کے اندر تحریر و تقریری

شعرور بیدار کرنے کے لیے سالانہ تحریری و تقریری انعامی مقابلوں کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں ملک کے معروف علماء دانش و روان بحثیت فصل شرکت فرماتے ہیں، اب تک اس شعبے سے ۱۹ افضل افارغ ہو کر ملک کے مختلف علاقوں میں دین و سنت کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف عمل ہیں۔

شعبہ تربیت افتاؤ: ۲۰۰۹ء میں جامعہ صدیہ میں باضافہ تربیت افتاؤ کا قیام عمل میں آیا۔ جس میں اہل سنت کے کسی معتمد ادارے سے اعلیٰ پوزیشن کے فارغین کو داخلہ کا موقع دیا جاتا ہے۔ اس شعبے کی پوری نگرانی جامعہ صدیہ کے شیخ الحدیث و صدر المدرسین حضرت مفتی انفال احسان چشتی دام ظله فرمایا کرتے ہیں۔ تربیت افتاؤ کے اس دوسالہ کورس میں طلبہ کو فتویٰ نویسی کے اصول و آداب بتائے جاتے ہیں۔ فقہ اصول فقہ اور خصوصاً فتاویٰ کی کتابوں کا مطالعہ کرایا جاتا ہے اور خاص طور سے فتویٰ نویسی کی مشق پر توجہ دی جاتی ہے۔ اس شعبے میں اتنے ہی طلبہ کا داخلہ لیا جاتا ہے جن کی تصحیح تربیت اور نگہداشت ہو سکے۔ حضرت مفتی صاحب قبلہ دینی و تبلیغی مصروفیات اور ادارے کی تمام تر ذمے داریوں کے باوجود تربیت افتاؤ کے طلبہ کو خاطر خواہ وقت دیتے ہیں۔ فتاویٰ کی تصحیح کے لیے دو گھنٹیاں مختص ہیں لیکن آپ دیگر اوقات میں بھی نہایت اخلاص اور لگن کے ساتھ گھنٹوں ان طلبہ کے فتاویٰ کی تصحیح میں مصروف نظر آتے ہیں۔ آپ کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ دوسالہ کورس میں طلبہ اس لائق ہو جائیں کہ قوم کی دینی و شرعی ضرورتوں کو تصحیح طور پر پوری کر سکیں۔ جامعہ صدیہ سے فارغ ہونے والے تربیت افتاؤ کے طلبہ نے کس قدر محنت کی ہے اور حضرت مفتی صاحب قبلہ نے ان کو کس طرح سنوارا ہے اس کا اندازہ آپ اس مجموعہ فتاویٰ میں شامل فتووں کا مطالعہ کر کے لگا سکتے ہیں۔

اس سال شعبہ تربیت افتاؤ کے درج ذیل ۲۸ رطلہ فارغ ہو رہے ہیں، انہی فارغین کے فتاوے اس مجموعے میں شامل ہیں۔

۱	آفتاب عالم	گوپی گنج بحدود ہی یوپی
۲	محمد کوثر علی	سمتی پور بہار
۳	محمد افسر عالم	کشن گنج بہار
۴	صاحب عالم	بستی یوپی

شعبہ حفظ و قراءت: جامعہ کا ایک اہم شعبہ ہے، اس سال اس شعبے میں تقریباً ۱۲۵ طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ چار حفاظ ایک قاری ان کی تعلیم اور نگہداشت پر مامور ہیں، جو صحیح و شام ان کی نگرانی بڑے اخلاص و لگن کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔ طلبہ کو حفظ با تجوید کی تعلیم دی جاتی ہے۔ قاری صاحب کے یہاں ان طلبہ کی باضابطہ ایک گھنٹی ہوتی جس میں ترتیل تدویر اور حدر کے ساتھ قراءت کے ضروری ضروری قواعد مقررہ نصاب کے مطابق سکھائے جاتے، شعبہ حفظ کا بھی باضابطہ شش ماہی وسالانہ امتحان ہوتا ہے۔ درس نظامی کے درجہ رابعہ اور خامسہ کے طلبہ کو لازمی طور پر دوسالہ قراءت کا کورس مکمل کرایا جاتا ہے۔

ان تمام شعبوں کے فارغین کی تعداد کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ تربیت افتادہ ۲۱۲ ۲۔ فضیلت ۷۱ ۳۔ عالمیت ۵۱

۱۳۷ حفظ

شعبہ کمپیوٹر: طالبان علوم اسلامیہ کو دینی و مذہبی تعلیم کے ساتھ عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے اب تین سال قبل حضرت امام غزالی کمپیوٹر سینٹر کا قیام عمل میں آیا، اس شعبے میں درس نظامی کے درجہ خامسہ سے درجہ فضیلت تک کے طلبہ کو D.T.P.A.D.C.A. اور A.D.C.A. کورس مکمل کرائے جانے کے ساتھ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ سے ضروری استفادے کا طریقہ سکھایا جاتا ہے۔

حفلی دارالافتات: جامعہ صدیہ پھضوند شریف کا ایک اہم شعبہ افتادہ کا بھی ہے جس کے ذریعہ پورے علاقے کی دینی و شرعی ضرورتوں کو پورا کیا جاتا ہے۔ دارالافتات میں

مختلف علاقوں سے استفہت آتے ہیں جن کے جوابات جامعہ کے شیخ الحدیث حضرت مفتی انفال احسان چشتی دام ظله العالیٰ قرآن و حدیث کی روشنی میں دیا کرتے ہیں۔ دارالافتات میں مسلمانوں کے شرعی و دینی معاملات پیش کیے جاتے ہیں اور حضرت مفتی صاحب ان کا فیصلہ اسلامی قوانین کی روشنی میں فرمایا کرتے ہیں۔ جامعہ صدیہ کا دارالافتات مغربی اتر پردیش کا معتمد و معتبر دارالافتات سمجھا جاتا ہے۔ جامعہ صدیہ کا یہ شعبہ قوم و ملت کی دینی و مذہبی ضرورتوں کی تکمیل کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

تاج الفحول لاہوری: کسی بھی ادارے میں علمی و تحقیقی کام کرنے کے لیے مختلف علوم و فنون کی کتابوں کا ایک بڑا ذخیرہ ہونا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ جامعہ صدیہ میں ایک عظیم لاہوری کی سخت ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ جامعہ کے نظام اعلیٰ مندوم گرامی حضرت مولانا سید انور میاں چشتی دام ظله خود بھی مطالعہ کتب کے عادی ہیں، اسی ذوق نے انھیں جامعہ میں ایک عظیم الشان لاہوری کے قیام کے لیے مہیز کیا، جامعہ کی مرکزی بلڈنگ کی دوسری منزل میں ۲۰*۸۵ میٹر کے ایک ہال کو لاہوری کے لیے مختص کیا گیا ہے، تاج الفحول لاہوری کے اس حال میں چار چار خانوں پر مشتمل ۹۲ راہماریاں ہیں۔ جامعہ کی لاہوری میں پہلے ہی سے مختلف علوم و فنون کی معتمد بہ کتابیں موجود تھیں، تاج الفحول لاہوری کے قیام کے بعد مزید کتابوں کی فراہمی کا کام بڑی تیزی سے کیا جا رہا ہے۔

جامعہ کی تعمیری سرگرمیاں: جامعہ صدیہ کی مختلف عمارتوں کا تعمیری کام جاری ہے، جامعہ کی سہ منزلہ مرکزی بلڈنگ کی تعمیر تکمیل کے قریب ہے، عظیم الشان خواجہ بندہ نواز سمینار ہال کی تعمیر تکمیل ہو چکی ہے۔ ڈائینگ ہال اور مطبخ کی تعمیر کا کام جاری ہے، طلبہ کی رہائش کے لیے علاحدہ ہاٹشل کا تعمیری کام بھی شروع ہوئے۔ مہمان خانہ، اساتذہ کی فلمی کالوں کی تعمیر کے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے والا ہے۔

کے لیے بھی جدو جہد کی جاری ہے۔

جامعہ کے مختلف شعبوں کے سالانہ اخراجات تقریباً ۲۵ / لاکھ ہیں، تعمیرات کے اخراجات اس کے علاوہ ہیں۔ یہ سارے اخراجات فرزندان توحید کے عطیات سے پورے ہوتے ہیں، جامعہ کا کوئی سفیر بھی نہیں اور نہ ہی کوئی مستقل آدمی کا ذریعہ ہے۔ جامعہ کے سربراہ اعلیٰ مخدوم گرامی حضرت علامہ سید انور میاں صاحب قبلہ اپنی شب روز کی مختوقوں سے اس پورے بجٹ کا انتظام فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی ان خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور جامعہ کو بے پناہ ترقی عطا فرمائے۔ آمین بجاه حبیہ الکریم و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین۔

رقم: محمد ساجد رضا مصباحی

خادم تدریس جامعہ صدیقہ پھونڈ شریف

۱۹ ربما دی الاولی ۱۴۳۶ھ

۱۱ مارچ ۲۰۱۵ء روز چھارشنبہ

نحمدہ نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

ایمان کسے کہتے ہیں؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ ایمان کسے کہتے ہیں کتب معتبرہ کی روشنی میں اس کی وضاحت فرمائیں؟

الیستفتی
بیہر حسینی نیپال

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا و مصليا و مسلما
الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

وہ جمیع امور جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے لائے اور جن کی نسبت یقینی معلوم ہے کہ یہ ضروریات دین سے ہیں ان سب کی تصدیق کرنا یعنی دل سے ماننا ایمان ہے۔

شرح عقائد نسفیہ میں ہے:

”ان الايمان في الشرع هو التصديق بما جاء به من عند الله تعالى اي تصدق النبي بالقلب في جميع ما علم بالضرورة مجئه به من عند الله تعالى“ (ص: ۱۲۲) (ص: ۱۲۲)

الاشبه والظاهر میں ہے:

”الإيمان تصديق محمد صلی الله علیہ وسلم في جميع ما جاء به من الدين ضرورة“ (كتاب السیر، ص: ۱۵۹)

در مختار میں ہے:

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا و مصليا و مسلما
الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

کسی مومن و مسلمان کو بلا ثبوت شرعی صلح کی کہنا جائز و حرام بلکہ ایک مومن و مسلمان پر تہمت ہے اور کسی بھی مسلمان پر بلا ثبوت شرعی تہمت لگانا حرام اور باعث عذاب نار ہے، قرآن و حدیث میں تہمت لگانے والے کے لیے سخت وعیدیں آئی ہیں۔

الله تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”والذين يؤذون المؤمنين والمؤمنات بغير ما اكتسبوا فقد احتملوا بهتاننا وأثما مبينا“ (پ: ۵۸، س: احزاب، آیت: ۲۲)

ترجمہ۔ اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کیسے ستاتے ہیں انہوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا۔

حدیث پاک میں ہے:

”من اذى مسلما فقد اذانى ومن اذانى فقد اذى الله“
ترجمہ۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی مسلمان کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی گویا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی۔ (فتاویٰ رضویہ، ج: ۹، ص: ۲۱)

اور اگر کسی مسلمان کو اس کے کفر کے ثبوت شرعی کے بغیر صلح کی کافرا اعتقاد رکھتے ہوئے کہے گا تو کہنے والا کافر ہو جائے گا۔

حدیث پاک میں ہے:

”قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إيمان امرئ قال

” وهو تصديق محمد صلى الله عليه وسلم في جميع ماجاء به عن الله تعالى مما علم مجئه ضرورة“ (كتاب الجہاد، باب المرتد، ج: ۶، ص: ۳۵۷؛ مکتبۃ الدیمہ)

بہار شریعت میں ہے:

”ایمان کہتے ہیں سچے دل سے ان سب باتوں کی تصدیق کرے جو ضروریات دین ہیں۔ (ایمان و کفر کا بیان، ج: ۱، حصہ: ۱، ص: ۱۷۲)

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

كتبہ

محمد کوثر علی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه ،

بالجامعة الصمدية ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد افاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمدیہ دارالحکم پھونڈ شریف

☆☆☆☆

سُنْنَةِ تَحْقِيقِ الْعِقِيدَةِ شَخْصٌ كَوْلَحْ كَلَّى كَهْنَا كَيْسَا هِيَ؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ سُنْنَةِ العِقِيدَةِ شَخْصٌ كَوْلَحْ كَلَّى كَهْنَا کَيْسَا هِيَ؟

المستفتی

محمد اسرائیل ہر پور بوچھا سمسمی پور

لا خيہ کافر فقد باء بها احدهما ان كان كما قال والا رجعت عليه” (مسلم شریف ج: ۱ کتاب الایمان ص: ۵۷)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد كوش علي

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بالمجامعة الصمدية بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح
محمد انفاس الحسن چشتی غفرله
خادم الافتاء جامعة صمدیہ دارالخیر پھونڈ شریف

☆☆☆☆

قاديانیوں کے بارے میں حکم شرع کیا ہے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ قادیانیوں کے بارے میں حکم شرع کیا ہے۔ نیز ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور کھانا پینا اور ان کے ساتھ میل محبت کے تعلقات رکھنا کیسا ہے۔

المستفتی

محمد عبد الرؤوف كان پور

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا ومصليا و مسلما

الجواب

هو الهدى الى الصواب

قادیانی اپنے عقائد کفریہ کی بنابر علمائے اہل سنت کے نزدیک متفقہ طور پر

کافر و مرتد ہیں اور ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا اور ان کے ساتھ محبت کے تعلقات رکھنا سخت حرام ہے۔ ”قال الله تعالى واما ينسينك الشيطن فلا تقع بعد الذكر مع القوم الظالمين“ (پ: ۷، آیت نمبر ۲۸)

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

”وَهَابِيَّةٍ وَغَيْرِ مُقْدَدِينَ وَمَرْزَائِيَّةٍ وَغَيْرِ هُمْ فِرَقَةٌ آجَّ كُلِّ سَبْ كَفَارٍ وَمُرْتَدِينَ ہیں ان کے پاس نشست و برخاست حرام ہے ان سے میل جوں حرام ہے اگرچہ مال باپ یا بھائی یا بیٹے ہوں اور ان لوگوں سے کسی دنیوی معاملت کی بھی اجازت نہیں۔ (ملخصاً، ج: ۹، ص: ۳۱۱، نصف ثانی)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

صاحب عالم قادری

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بالمجامعة الصمدية بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمدیہ دارالخیر پھونڈ شریف

☆☆☆☆

ہندوستان میں وہابیت کا وجود کب سے ہوا؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ ہندوستان میں وہابیت کس دور سے وجود میں آئی۔ ہندوستان میں وہابیت پھیلانے والا کون تھا اور عرب میں بنجدی سعودی حکومت کا قیام کس وقت عمل میں آیا

المستفتى
محمد مجاهد گوپي گنج
بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا ومصليا و مسلما
الجواب

هو الهدى الى الصواب

ہندوستان میں وہابیت مولوی اسماعیل دہلوی کے دور سے وجود میں آئی۔ وہابی مذہب کے بنی محمد بن عبد الوہاب نجدی نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ”كتاب التوحيد“ رکھا اس کا ترجمہ ہندوستان میں اسماعیل دہلوی نے کیا جس کا نام ”تفقیہ الایمان“ رکھا اور ہندوستان میں اسی نے وہابیت پھیلائی، (حصہ اول، ص: ۲۱۳-۲۱۵)

اور عرب میں نجدی سعودی حکومت ۱۲۰۵ھ میں وجود میں آئی۔

تاریخ نجد و حجاز میں ہے:

”..... اور ۱۲۰۵ھ کو حریم کریمین پر حملہ کر دیا یہاں تک کہ حریم شریفین پر نجدیوں کا مکمل قبضہ ہو گیا“۔ (ص: ۱۲۳، نجدیوں کا حریم پر قبضہ)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

صاحب علم قادری

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بالجامعة الصمدية بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح
محمد انفاس الحسن چشتی غفرله
خادم الافتاء جامعة صمديہ دار الخیر پھونڈ شریف

☆☆☆☆

ایمان و اسلام میں کیا فرق ہے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

اطیب البيان میں ہے:
مولوی اسماعیل دہلوی نے ۱۵رمضان ۱۲۳۰ھ / ۱۸۲۵ء میں ”تفقیہ الایمان“ شائع کی۔ حکیم محمد احمد برکاتی نے اس کتاب کی سن تالیف ۱۲۳۲ھ / ۱۸۷۱ء میں بتایا ہے۔ (ص: ۳۶)

بہار شریعت میں ہے:

”وہابی یہ ایک نیافرقہ ہے جو ۱۲۰۹ھ میں پیدا ہوا، اس مذہب کا بنی محمد بن عبد الوہاب نجدی تھا جس نے تمام عرب خصوصاً حریم شریفین میں بہت شدید فتنے پھیلائے علماء کو قتل کیا صحابہ کرام و ائمہ و علماء شہداء کی قبریں کھود دالیں روپہ انور کا نام معاذ اللہ ”ضم اکبر“ رکھا تھا یعنی بڑا بابت اور طرح طرح کے ظلم کیے جیسا

مسئله: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید ایکشن لڑ رہا تھا اسی دوران ووٹ مانگنے کافروں کے پاس گیا وہاں ہون کیا اور پیشانی پر تک لگوایا اس کے بارے میں حکم شرع کیا ہے؟

المستفتى

محمد شہنواز کرناٹک

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

مشکوٰة شریف میں ہے:

”من تشبه بقوم فهو منهم“ (کتاب اللباس، ص ۷۵)

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

”قشة ضرور شعار كفار ومنافي اسلام ہے“ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص: ۳۹۳)

بہار شریعت میں ہے:

”بعض اعمال کفر کی علامت ہیں جیسے زنا باندھنا، سر پر چوٹیار کھانا، قشة لگانا ایسے افعال کے مرتكب کو فقہاے کرام کافر کہتے ہیں“ (ج: ۱، ص: ۱۷۶)

لہذا زید صورت مذکورہ میں کافر خارج ازاں اسلام ہے اب زید پر لازم ہے علانية توبہ کرے اگر بیوی والا ہے تو تجدید نکاح بھی کرے اور اگر کسی سے بیعت ہے تو تجدید بیعت بھی کرے۔

والله تعالى اعلم بالصواب

كتبـ

محمد افسر عالم چشتی

ایمان اور اسلام دونوں علیحدہ ہیں یا مترادف، جبکہ کاظمیہ کیا ہے بیان فرمائیں۔

المستفتى

محمد کیف چشتی، دلیل نگر

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

جمہور کے نزدیک لغت کے اعتبار سے ایمان اور اسلام دونوں کا مفہوم الگ الگ ہے، لیکن شریعت کی اصطلاح میں ایمان و اسلام دونوں ایک ہی ہیں۔
فقہاً کبری میں ہے:

”فمن طريق اللغة بين الإيمان والاسلام فرق ، ولكن لا يكون الإيمان بلا اسلام ولا يوجد اسلام بلا إيمان“ (ص: ۱۵۰)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتبـ

محمد آفتاب عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بالجامعة الصمدية، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد افتاب عالم چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمدیہ دارالحکم پھونڈ شریف



تک لگوانا کیسا ہے؟

كـ دونـونـ مـكـفـ هـوـنـ (٣ـ)ـ اـنـقـطـاعـ حـيـضـ (٥ـ)ـ اـنـقـطـاعـ نـفـاسـ

ہـدـایـہـ اوـلـیـنـ مـیـںـ ہـےـ:

”الـمـعـانـىـ الـمـوـجـبـةـ لـلـغـسـلـ اـنـزـالـ الـمـنـىـ عـلـىـ وـجـهـ الدـفـقـ وـالـشـهـوـةـ مـنـ الرـجـلـ وـالـمـرـأـةـ حـالـةـ النـوـمـ وـالـيـقـظـةـ وـالتـقـاءـ الـخـتـانـيـنـ مـنـ غـيـرـ انـزـالـ وـالـحـيـضـ وـكـذـاـ النـفـاسـ“ (كتاب الطهارات، ج: ١ ص: ١٢، ١٥)

فـتاـوىـ عـالـمـ كـيـرـیـ مـیـںـ ہـےـ:

”الـمـعـانـىـ الـمـوـجـبـةـ لـلـغـسـلـ وـهـىـ ثـلـثـةـ مـنـهـاـ الـجـنـابـةـ وـهـىـ تـثـبـتـ بـسـبـبـيـنـ اـحـدـهـماـ خـرـوجـ الـمـنـىـ عـلـىـ وـجـهـ الدـفـقـ وـالـشـهـوـةـ مـنـ غـيـرـ اـيـلاـجـ بـالـلـمـسـ وـالـظـرـاـوـ الـاحـتـلامـ اوـالـاسـتـمـنـاءـ كـذـاـ فـيـ مـحـيـطـ السـرـ خـسـىـ مـنـ الرـجـلـ وـالـمـرـأـةـ فـيـ النـوـمـ وـالـيـقـظـةـ كـذـاـ فـيـ الـهـدـاـيـةـ..... السـبـبـ الثـانـىـ الـايـلاـجـ وـمـنـهـاـ الـحـيـضـ وـالـنـفـاسـ“ (الفصل الثاني في المعايير الموجبة للغسل، ج: ١ ص: ١٢)

شـرـحـ وـقـایـہـ اوـلـیـ مـیـںـ ہـےـ:

”وـمـوـجـبـهـ اـنـزـالـ مـنـىـ ذـىـ دـفـقـ وـشـهـوـةـ عـنـدـ الـانـفـصـالـ وـلـوـ فـيـ نـوـمـ وـغـيـرـةـ حـشـفـةـ فـىـ قـبـلـ اوـ دـبـرـ عـلـىـ الـفـاعـلـ وـالـمـفـعـولـ بـهـ وـرـوـيـةـ الـمـسـتـيقـظـ الـمـنـىـ وـالـمـذـىـ وـاـنـ لـمـ يـحـتـلـمـ، وـ اـنـقـطـاعـ حـيـضـ وـالـنـفـاسـ“ (كتاب الطهارة ص: ٢٥)

انـبـیـاـ عـلـیـہـمـ السـلـامـ اـحـتـلامـ سـےـ پـاـکـ وـمـنـزـہـ ہـیـںـ، اـسـ لـیـےـ کـہـ شـیـطـانـ وـسـوـسـہـ سـےـ ہـوـتـاـ ہـےـ اـوـ رـوـہـ اـسـ سـےـ مـعـصـومـ ہـوـتـےـ ہـیـںـ۔

حـاشـیـہـ نـورـ الـاـیـضـاحـ مـیـںـ ہـےـ:

”احـتـلامـ بـلـاـ بـلـ..... وـهـوـ مـحـالـ عـلـىـ“



کـیـاـ انـبـیـاـ کـرـامـ کـوـ اـحـتـلامـ ہـوـتـاـ ہـاـ؟

مسـئـلـہـ: کـیـاـ فـرـمـاتـےـ ہـیـںـ عـلـمـاءـ دـینـ وـمـفـتـیـانـ شـرـعـ مـتـبـنـ مـسـلـهـ ذـیـلـ مـیـںـ کـہـ مـوـجـبـاتـ غـسـلـ کـیـاـ ہـیـںـ اـوـ رـبـتـاـ کـمـیـںـ کـہـ انـبـیـاـ کـرـامـ کـوـ اـحـتـلامـ ہـوـتـاـ ہـےـ یـاـ نـیـںـ؟

الـمـسـتـفـتـیـ

فـداءـ مـصـطـفـیـ مـظـفـرـ پـورـ

بـسـمـ اللـهـ الرـحـمـنـ الرـحـيمـ، حـامـدـاـ وـمـصـلـیـاـ وـمـسـلـمـاـ

الـجـوابـ

الـلـهـمـ هـدـایـةـ الـحـقـ وـالـصـوـابـ

مـوـجـبـاتـ غـسـلـ یـعنـیـ غـسـلـ وـاجـبـ کـرـنـےـ وـالـیـ چـیـزـیـںـ پـاـنـچـ ہـیـںـ، جـوـ حـسـبـ

ذـیـلـ ہـیـںـ:

- (١) مـنـىـ کـاـ اـپـنـیـ جـگـہـ سـےـ شـہـوـتـ کـےـ سـاتـھـ جـدـاـ ہـوـ کـرـ عـضـوـ سـےـ نـکـنـاـ
- (٢) اـحـتـلامـ یـعنـیـ سـوتـےـ سـےـ اـٹـھـاـوـرـ بـدـنـ یـاـ کـپـڑـےـ پـرـ تـرـیـ پـائـیـ اـوـ رـسـ تـرـیـ کـےـ نـدـیـ یـاـ مـنـیـ ہـوـنـےـ کـاـ یـقـینـ یـاـ اـحـتمـالـ ہـوـتـوـ غـسـلـ وـاجـبـ، اـگـرـ چـہـ خـوـابـ یـادـنـہـ ہـوـ (٣ـ)ـ حـشـفـ کـاـ غـسـلـ وـاجـبـ ہـوـنـاـ، یـعنـیـ سـرـذـ کـرـ کـاـ عـورـتـ کـےـ آـگـےـ یـاـ پـیـچـھـےـ یـاـ مرـدـ کـےـ پـیـچـھـےـ دـاخـلـ ہـوـنـاـ وـنـوـنـ پـرـ غـسـلـ وـاجـبـ کـرـتـاـ ہـےـ، شـہـوـتـ کـےـ سـاتـھـ ہـوـ یـاـ بـغـیرـ شـہـوـتـ، اـنـزـالـ ہـوـیـاـنـہـ ہـوـ، بـشـرـ طـ

الأنبياء عليهم الصلاة والسلام لانه شيطاني وهم معصومون

منه“ (فصل عشرة اشياء لا يقتبس منها، ص ٣٠)

فتاویٰ رضویہ میں ہے

”فی الواقع حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیا کے کرام علیہم الصلاۃ والسلام احتلام سے پاک و منزہ ہیں، قال اللہ تعالیٰ: ان عبادی لیس لک علیہم سلطان و کفی بربک و کیلا ، طبرانی مجعم کبیر میں بطريق عکرمه اور دینوری مجالس میں بطريق مجاہد حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرمایا: ما احتلم نبی قط و انما الاحتلام من الشیطان ، کبھی کسی نبی کو احتلام نہ ہوا، احتلام تو نہیں، مگر شیطان کی طرف سے۔“ (ج: ٦: ص:

١٧٨) والله تعالیٰ اعلم بالصواب

كتب
محمد كوش علي

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه،
بالجامعة الصمديّة ففوند الشريف

الجواب صحيح

محمد نفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمدية دار الخير پھپونڈ شریف



کافر مردہ یا مردہ پیدا ہونے والا بچہ کنویں میں گرگیا تو پانی پاک نہ رہا؟
مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متنین مسئلہ ذیل میں کہ کافر
مردہ یا جو بچہ مردہ پیدا ہوا کوئی میں گرگیا پانی پاک رہا یا نہیں؟

المستفتى

تبیریز عالم موہاری جالون

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا و مصليا و مسلما
الجواب

هو الہادی الى الصواب

صورت مذکورہ میں پانی پاک نہیں رہے گا اگرچہ کافر مردہ سوبار دھویا گیا
ہو یا مردہ بچہ گرنے سے پہلے نہلا دیا گیا ہو۔

فتاویٰ قاضی خاں میں ہے:

”المیت المسلم اذا غسل وقع فی الماء القليل لا یفسدہ
والکافر یفسد وان غسل غير مرة والسقط اذا استهل فحکمه حکم
الکبیر ان وقع فی الماء بعد ما غسل لا یفسد و ان لم یستهل یفسد
الماء وان غسل غير مرة“ (كتاب الطهارة، فصل في الطهارة بالماء

، ج: ١، ص: ١١)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

”الکافر المیت نجس قبل الغسل وبعدہ کذا فی الظہیریۃ
والسقط اذا استهل فحکمه حکم الكبیر ان وقع فی الماء بعد
ما غسل لا یفسد وان لم یستهل یفسد الماء وان غسل غير مرة
“ (الفصل الاول فيما یجوز به التوضوه و هو ثلاثة انواع، الثالث ماء البار

، ج: ١، ص: ١٩)

درختار میں ہے:

”اما الکافر فینجسها مطلقاً کسقط“ (كتاب الطهارة، باب

رداً المحتار میں ہے:

”وَقِيدٌ فِي الْخَانِيَةِ بِمَا إِذَا لَمْ يَسْتَهِلْ قَالَ فَإِنَّهُ يَفْسَدُ الْمَاءَ الْقَلِيلَ وَإِنْ غَسَلَ أَوْ إِذَا اسْتَهَلَ فَحَكْمُهُ حَكْمُ الْكَبِيرِ إِنْ وَقَعَ بَعْدَ مَا غَسَلَ لَا يَفْسَدُ“ (كتاب الطهارة، باب المياه، ج: ١، ص: ٣٦٧)

بہار شریعت میں ہے:

”كافر مردہ اگرچہ سوبار دھوایا گیا ہو کوئی میں گرجائے یا اس کی انگلی یا ناخن پانی سے لگ جائے پانی خبز ہو جائے گا کل پانی نکالا جائے، کچاپچہ یا جوچہ مردہ پیدا ہوا کوئی میں گرجائے تو سب پانی نکالا جائے اگرچہ گرنے سے پہلے نہلا دیا گیا ہو“ (کوئیں کا بیان، ج: ١، حصہ: ٢، ص: ٣٣٧) (والله تعالى اعلم بالصواب

كتبہ محمد کوثر علی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بجامعة الصمدية بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح
محمد انفاس الحسن چشتی غفرله
خادم الافتاء جامعة صمدية دار الخير پھپونڈ شریف



طهارت صغیری اور طهارتِ کبریٰ کسے کہتے ہیں

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ طهارت صغیری اور طهارتِ کبریٰ کسے کہتے ہیں؟ المسفتی

محمد معین الدین، گوپی گنج

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامداً ومصلياً و مسلماً

الجواب

هو الهدى الى الصواب

حدث اصغر سے طهارت حاصل کرنے کو طهارت صغیری اور حدث اكبر سے طهارت حاصل کرنے کو طهارتِ کبریٰ کہتے ہیں۔

بہار شریعت میں ہے:

”طهارت صغیری وضو ہے اور کبریٰ غسل“ (ج: حصہ دوم، کتاب الطهارة، ص: ٢٨٢) (والله تعالى اعلم بالصواب

كتبہ

محمد آفتاب عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بجامعة الصمدية ، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمدية دار الخير پھپونڈ شریف



نجاست غلیظہ اور خفیہ کی تعریف اور احکام؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ نجاست غلیظہ اور خفیہ کی تعریف کر کے دونوں کا علیحدہ علیحدہ حکم بیان کریں نیز دونوں میں سے کس کی کتنی مقدار مانع صلاۃ ہے؟ المسفتی

محمد ظفر اقبال قادری فتح پور

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

هو الهدى الى الصواب

نجاست غليظة اس نجاست کو کہتے ہیں جس کی نجاست پر کوئی نص موجود ہو اور کوئی دوسری نص اس کے خلاف نہ ہو۔ اور نجاست خفیہ اس کو کہتے ہیں جس کی نجاست پر کوئی نص موجود ہو اور کوئی دوسری نص بھی اس کے خلاف موجود ہو۔

حاشیہ ہدایہ میں ہے:

”فالملحظة عند ابی حنیفة ما ورد في نجاسته نص ولم يعارضه نص آخر..... وان عارضه نص آخر فھی خفیة“ (باب الانجاس تطهیرها، ص: ٥٨)

حاشیہ نور الایضاح میں ہے:

”فالغليظة عند ابى حنیفة ما ورد في نجاسته نص و لم يعارضه نص آخر ان كان فيه تعارض النصين فھی خفیة“ (باب الانجاس والطهارة عنها، ص: ٣٥)

نجاست غليظة کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدنه میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے..... نجاست خفیہ کا یہ حکم ہے کہ کپڑے کے حصہ یا بدنه کے جس عضو میں لگی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے..... تو معاف ہے کہ اس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھونے نماز نہ ہوگی“ (نجاستوں کا بیان، ج: ١، حصہ ٢: ٣٨٩)

”ومن اصابته من التجasse المغلظة كالدم والبول والغائط“

والخمر مقدار الدرهم فما دونه جازت الصلاة معه وان زاد لم يجز
وان اصابته نجاسة مخففة كبول ما ييو کل لحمه جازت الصلاة معه
مالم تبلغ ربع الشوب“ (باب الانجاس وتطهيرها، ص: ١٦)

البحر الرائق میں ہے:

”وعفى قدر درهم كعرض الكف من نجس مغلظ وما
دون ربع الشوب من مخفف كبول ما ييو کل لحمه والفرس وخرء
طير لا ييو کل“ (باب الانجاس، ج: ١، ص: ٣٩٦ تا ٣٩٢)

فتاوی عالمگیری میں ہے:

”فإذا اصحاب الشوب اكثرا من قدر الدرهم يمنع جواز الصلاة
والمحففة عفی منها ما دون ربع الشوب کذا فی اکثر
المتون“ (الفصل الثاني فی الاعیان النجسۃ، ص: ٣٦)

بہار شریعت میں ہے:

”نجاست غليظة کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدنه میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے..... نجاست خفیہ کا یہ حکم ہے کہ کپڑے کے حصہ یا بدنه کے جس عضو میں لگی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے..... تو معاف ہے کہ اس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھونے نماز نہ ہوگی“ (نجاستوں کا بیان، ج: ١، حصہ ٢: ٣٨٩)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتبـه

محمد کوثر علی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بالمجامعة الصمديه بدار الخير فوندالشريفة

الجواب صحيح
محمد انفاس الحسن چشتی غفرله
خادم الافتاء جامعة صمديه دار الخير پچھوند شریف



گوشت کی پتیلی میں پرنده گر کر مر گیا تو کیا حکم ہے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ
گوشت کی پتیلی میں پرنده گر کر مر گیا تو کیا حکم ہے؟

المستفتی

تبریز عالم، مہاری جالون

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا ومصليا و مسلما

الجواب

هو الهدى الى الصواب

اگر پرنده پتیلی کے ابال کے وقت گرا تو گوشت اور شوربہ ناپاک ہو گیا اور
قابل تطہیر نہ رہا سب پھینک دیا جائے اور اگر ابال ختم ہونے کے بعد گرا تو شوربہ
پھینک دیا جائے اور گوشت کو تین مرتبہ دھو کر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

فتاویٰ قاضی خان میں ہے:

”الطائر اذا وقع في القدر و مات فيه ان وقع حال الغليان
فالكل فاسد يهر اق جميع ما كان فيه و ان وقع بعد ماس肯 عن
الغليان تصب المرققة و يغسل اللحم الذى كان فيه و يوكل“ (

ن: ۱، ص: ۲۷، باب المياه)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد آفتاب عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بالمجامعة الصمديه ، بدار الخير فوندالشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمديه دار الخير پچھوند شریف



عورت کے بالوں کی جڑ تک پانی پہنچ گیا، مگر پورا بال تنہیں ہوا تو؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ
عورت نے غسل کر لیا، چوٹی اور جڑ اکھو لے بغیر اور پورے بال تنہیں ہوئے مگر
بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچ گیا تو عورت کا غسل ہوا نہیں۔ نیز یہ بتائیں کہ اگر
عورت جڑ اچوٹی کھو لے ہو تو غسل میں اس کا کیا حکم ہے؟ اور مرد کے بارے میں
بھی حکم شرع بیان فرمائیں؟

المستفتی

علاء الدين، گوپي گنج بھدوہی

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا ومصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

غسل ہو جائے گا، ہاں اگر چوئی اتنی سخت گندھی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھونا ضروری ہے۔

مسلم شریف میں ہے:

”عن ام سلمة قالت قلت يا رسول الله انى امراة اشد ضفر راسى فانقضه لغسل الجنابة قال لا انما يكفيك ان تحشى على راسك ثلث حثيات ثم تفضين عليك الماء فتطهرين“ (ج:ص: ۱۳۹) (ب) باب اختباب افاحت الماء على الراس وغيره ثلاثة

ترجمہ: ام المؤمنین ام سلمہ عنہا سے روایت کہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا رسول اللہ! میں اپنے سر کی چوئی مضبوط گوندھتی ہوں تو کیا غسل جنابت کے لیے اسے کھول ڈالوں؟ فرمایا نہیں تجھ کو صرف یہی کفایت کرتا ہے کہ سر پر تین لپ پانی ڈالے، پھر اپنے اوپر پانی بھائے پاک ہو جائے گی، یعنی جب کہ بالوں کی جڑیں تر ہو جائیں اور اگر اتنی سخت گندھی ہو کہ جڑوں تک پانی نہ پہنچے تو کھونا فرض ہے۔

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

”وليس على المرأة ان تنقض ضفائرها في الغسل اذا بلغ الماء اصول الشعر وليس عليها بل ذواتها، هو الصحيح كذلك الهدایہ“

”ولو الزقت المرأة راسهابطیب بحيث لا يصل الماء اصول الشعر وجب عليه ازالته ليصل الماء الى اصوله كذلك في السراج“ (الباب الثاني في الغسل، وفيه ثلاثة فصول، ج: اص: ۳۱، كتاب الطهارة)

الجوهرة النيرة میں ہے۔

”وليس على المرأة ان تنقض ضفائرها في الغسل اذا بلغ الماء اصول الشعر..... ولو الزقت المرأة راسهابطیب بحيث لا يصل الماء الى اصوله“ (ج: اص: ۱۳، كتاب الطهارت)

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

”عورت کو غسل میں گندھی چوئی کھونی ضروری نہیں بالوں کی جڑیں بھیگ جانا کافی ہے، ہاں چوئی اتنی سخت گندھی کہ جڑوں تک پانی نہ پہنچے گا تو کھونا ضرور ہے۔“ (ج: اص: ۱۵)

(۲) اگر عورت جوڑا چوئی نہ باندھے ہو تو جڑ سے لے کر نوک تک ہر بال پر پانی بہانا فرض ہے البتہ مرد جوڑا، چوئی باندھے ہو تو اس پر فرض ہے کہ کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بھائے ورنہ غسل نہ ہو گا۔

تنویر الابصار مع درختار میں ہے:

”وكفى بل اصل ضفيرتها اي شعر المرأة المضفور للحرج أما المنقوض فيفرض غسل كله اتفاقا ------(لا) يكفى بل (ضفيرتها) فينقضها وجوبا ولو علو يا أو تركيا لامكان حلقة“ (ج: اص: ۲۸۷ تا ۲۸۸، كتاب الطهارت)

بہار شریعت میں ہے:

”سر کے بال گندھے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہنا اور گندھے ہوں تو مرد پر فرض ہے کہ ان کو کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بھائے اور عورت پر صرف جڑ ترک لینا ضروری ہے کھونا ضروری نہیں، ہاں اگر چوئی اتنی سخت

لیے حکم شرع یہ ہے کہ وقت نماز کی سی صورت بنائے اور تمام افعال نماز بغیر نیت نماز ادا کرے۔

تنویر الابصار مرحوم خار میں ہے:

”والمحصور فاقد) الماء والتراب (الظهورين) بان حبس في مكان نجس ولا يمكنه اخراج تراب مطهر وكذا العاجز عنهمما لمرض، (يؤخرها عنده قالا: يتشبه) بالمصلين وجوباً فيرجع ويُسجد ان وجد مكاناً يابساً والايومي قائماً ثم يعيده كالصوم (به يفتى) و اليه صرح رجوعه أى الامام كما في الفيض“ (رج: ۱، ص: ۳۲۳، كتاب الطهارات، باب التيمم)

بہار شریعت میں ہے:

”اگر کوئی ایسی جگہ ہے کہ نہ پانی ملتا ہے نہ پاک مٹی کہ تمیم کرتے تو اسے چاہیے کہ وقت نماز میں نماز کی سی صورت بنائے یعنی تمام حرکات نماز بلانیت نماز بجالائے۔“ (حصہ: ۲، ص: ۳۵۳، تمیم کا بیان) والله تعالیٰ اعلم بالصواب

كتب _____

صاحب عالم قادری

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بالجامعة الصمدية ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرلہ

خادم الافتاء جامعة صمديہ دارالحیر پھونڈ شریف

☆☆☆☆

گندھی ہو کہ بے کھولے جڑیں ترنہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے۔“ (حصہ: ۲، ص: ۳۱، بعل کا بیان) والله تعالیٰ اعلم بالصواب

كتب _____

صاحب عالم قادری

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بالجامعة الصمدية ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرلہ

خادم الافتاء جامعة صمديہ دارالحیر پھونڈ شریف

☆☆☆☆

جسے پانی اور پاک مٹی میں سے کوئی دستیاب نہ ہو
وہ نماز کس طرح ادا کرے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ قادر الطهورین کے لیے شریعت کا کیا حکم ہے، یعنی جسے پانی اور پاک مٹی میں سے کوئی دستیاب نہ ہو وہ نماز کس طرح ادا کرے؟

المستفتی

محمد رضوان، فتح پور

بسم الله الرحمن الرحيم، حامداً ومصلياً و مسلماً

الجواب

هو الهدى الى الصواب

اگر کوئی شخص ایسی جگہ ہے جہاں نہ پانی میسر ہے نہ پاک مٹی تو اس کے

انجکشن لگوانے سے وضوؤٹا ہے یا نہیں؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ انجکشن لگوانے سے وضوؤٹا ہے یا نہیں؟

المستفتی

مُحَمَّد رَفِعَتُ اللَّهِ، فِيروز آباد

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا ومصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

انجکشن لگوانے سے وضو نہیں ٹوتا، ہاں اگر انجکشن لگوانے سے اتنا خون نکل گیا جو بنہے کے قابل ہے یا طبیب نے سیریچ میں اتنا خون کھینچ لیا کہ اگر سیریچ سے باہر ہوتا تو بہہ جاتا تو ایسی صورت میں وضوؤٹ جائے گا۔

شرح وقایہ میں ہے:

”اوْ مِنْ غَيْرِهِ أَنْ كَانَ نَجْسًا سَالَ إِلَىٰ مَا يَظْهَرُ“ (كتاب الطهارة

ج: ۱، ص: ۲۵)

الجوهرة النيرة میں ہے:

”وَالدَّمُ وَالْقِيحُ إِذَا خَرَجَا مِنَ الْبَدْنِ فَتَجَازَ إِلَىٰ مَوْضِعِ

يلحقه حكم التطهير“ (ج: اکتاب الطهارة ص: ۱۰)

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

”لَا يُشْرِطُ فِي النَّقْضِ بِمَا مِنْ غَيْرِ السَّبِيلِينَ الْخُرُوجُ بِا

لسیلان علیٰ ظاهر البدن“ (ج: ۱، ص: ۵۵)

بہار شریعت میں ہے:

”جونک یا بڑی کلی نے خون چوسا اور اتنا پی لیا کہ خود نکلتا تو بہہ جاتا وضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں“ (ج: ص: ۳۰۵، وضو کا بیان)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد آفتاب عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بالجامعة الصمديه ، بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرلہ

خادم الاققاء جامعة صمديہ دارالخیر پچھوند شریف



حلق کے ذریعہ معدہ تک جو نکلی پہنچائی جاتی ہے
ناقض وضو ہے یا نہیں؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ میڈیکل تحقیق کے لیے حلق کے ذریعہ معدہ تک جو نکلی پہنچائی جاتی ہے ناقض وضو ہے یا نہیں؟

المستفتی

محمد شمسیم رضا، پولی فتح پور

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا ومصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

دوران وضو بلا ضرورة دنياوي گفتگو کرنا مکروہ اور وضو کے آداب کے خلاف ہے۔

تنور الابصار من درختار میں ہے:

”(عدم التکلم بكلام الناس) الا لحاجة

تفوته“ (ج: ۱، ص: ۲۵۰، کتاب الطهارة)

فَخَالِقُ الْقَدِيرِ مِنْ ہے:

”(الآدَابُ) ترک الاسراف والتقتير وكلام الناس

والاستعانة“ (ج: ۱، کتاب الطهارة ص: ۳۷)

نور الایضاح میں ہے:

”ويذكره للمتوضى ستة أشياء : الاسراف في الماء والتقتير

فيه وضرب الوجه به والتكلم بكلام الناس“ (کتاب الطهارة، ص: ۲۵)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد آفتاب عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بجامعة الصمدية ، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

میدیا کل تحقیق کے لیے جو نگلی معدہ تک پہنچائی جاتی ہے کوئی ناقض وضو نہ پائے جانے کے سبب اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔ ہاں اگر اس سے کوئی ایسی چیز خارج ہو جو ناقض وضو ہے مثلاً خون منہ بھرے تو ٹوٹ جائے گا۔
قدوری شریف میں ہے:

”المعانی الناقضة للوضوء ما خرج من السبيلين والدم والقيح والصديق اذا خرج من البدن فتجاور الى موضع يلحقه حكم التطهير والقى اذا كان الفم“ (كتاب الطهارة ص: ۶)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد آفتاب عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بجامعة الصمدية ، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافقاء جامعة صمديہ دار الخير پھپونڈ شریف

☆☆☆☆

دوران وضو گفتگو کرنے کا کیا حکم ہے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ دوران وضو گفتگو کرنے کا کیا حکم ہے تفصیل سے بتائیں؟

المستفتی

محمد اخلاق چشتی، الہ آباد

خادم الافتاء جامعة صدرية دار الخير پچوند شریف

کن صورتوں میں اور کن چیزوں سے تیم جائز ہے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کن صورتوں میں تیم کی اجازت ہے اور کن چیزوں سے تیم جائز ہے تفصیل سے تحریر فرمائیں؟

المستفتی

حافظ عرفان چھترپور

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا ومصليا و مسلما
الجواب

هو الهدى الى الصواب

ہر وہ شخص جسے وضو یا نہانے کی ضرورت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو تو اس کو تیم کی اجازت ہے اور پانی پر قدرت نہ ہونے کی متعدد صورتیں ہیں۔ (۱) پانی کا ایک میل سے دور ہونا۔ (۲) دشمن کا خوف ہونا۔ (۳) پیاس کا خوف۔ (۴) یا برتن نہ ہو۔ (۵) نماز عید کے فوت ہونے کا خوف۔ (۶) ولی کے علاوہ کے لیے نماز جنازہ کے فوت ہونے کا خوف وغیرہ۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

(الفصل الاول في امور لا بد منها في التييم) و فيها عدم القدرة على الماء، يجوز التييم لمن كان بعيداً عن الماء ميلاً هو المختار و يتيم لخوف سبع او عدو سواء كان خائفاً على نفسه او على ماله هكذا في العناية..... وكذا لو كان عند الماء لص يوذيه تييم وكذا اذا خاف العطش على نفسه او رفيقه المخالط له او آخر

من اهل القافلة و يجوز التييم اذا خاف الجنب اذا اغتسل بالماء ان يقتله البرد او يمرضه ولو كان يجد الماء الا انه مريض يخاف ان استعمل الماء اشتد مرضه او ابطأ برئته يتيمم" (باب الرابع في التييم الفصل الاول في امور لا بد منها في التييم، ج: ۱، ص: ۲۸۷-۲۸۸)

تنوير الابصار میں ہے:

"من عجز عن استعمال الماء لبعده ميلاً او لمرض او برد او خوف عدواً او عطش او عدم آلة يتيمم و لخوف فوت صلوة جنازة او عيد" (ج: ۱، كتاب الطهارة، باب التييم، ج: ۱، ص: ۲۹۵-۲۹۰)

ہدایہ اولین میں ہے:

"ومن لم يجد الماء وهو مسافراً و خارج المصر بينه وبين المصر ميل او اكثر يتيمم ولو كان يجد الماء الا انه مريض فخاف ان استعمل الماء اشتد مرضه يتيمم ولو خاف الجنب ان اغتسل ان يقتله البرد او يمرضه يتيمم بالصعيد" (باب التييم، ج: ۱، هدایہ اولین) كنز الدقائق میں ہے:

"يتيمم لبعده ميلاً عن ماء او لمرض او برد او خوف عدو او سبع او عطش او فقد آلة و خوف فوت صلوة جنازة او عيد" (ملحنا، ج: ۱، كتاب الطهارة، باب التييم، ج: ۱، ص: ۲۷۳-۲۷۲)

شرح وقاية میں ہے:

"هو لمحدث وجنب لم يقدروا على الماء لبعده ميلاً او لمرض او عدو او عطش او عدم آلة او خوف فوت صلوة العيد في الابتداء بعد الشروع متوضياً والحدث للبناء او صلوة الجنازة لغير

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله
خادم الافتاء جامعة صمديه دارالخير چہوند شریف



بے ضوبغیر چھوئے قرآن پاک کی تلاوت کا حکم
مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ بے
وضو شخص قرآن کریم چھو کر یا بغیر چھوئے دیکھ کر صرف یادداشت پر تلاوت کر سکتا
ہے یا نہیں، حوالہ کے ساتھ تحریر کریں؟

المستفتی

محمد عبدالچشتی، ٹیم پور

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

بے ضو شخص کو قرآن کریم یا اس کی کسی آیت کا چھونا حرام ہے۔ بغیر
چھوئے زبانی یا دیکھ کر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

قرآن کریم نے ارشاد فرمایا:

”لا يمسه الا المطهرون“ (الواقعة ٢٩)

قدوری شریف میں ہے:

”لا يجوز للمحدث مس المصحف الا ان ياخذه بخلاف

“ (ص: ١٢، باب الحیض)

شرح وقایہ میں ہے:

”بخلاف المحدث فانه يجوز له ان يقراء القرآن عن ظهر

الولي لالفوت الجمعة والوقتية لان فوتها الى 'خلف' ” (اول ج: ٢٧: ٩٠٣)

بہار شریعت میں ہے:

”جس کا وضونہ ہو یا نہانے کی ضرورت ہو اور پانی پر قادر نہ ہو تو وضو غسل
کی جگہ تیم کرے تیم ہر اس چیز سے جائز ہے جو زین کی جنس سے ہو جیسے
مٹی، ریت، سرمہ، وغیرہ۔“ (حصہ ۲ ج: ۳۳۶)

علمگیری میں ہے:

”يتيم بظاهر من جنس الأرض كذا في التبيين كل
ما يحرق فيصير رمادا كالحطب او الحشيش و نحوهما او ينطبع و
يلين كالحديد والصقر والتحاس والزجاج وعين الذهب والفضة و
نحوها فليس من جنس الأرض وما كان لخلاف ذلك فهو من
جنسها كذا في البدائع فيجوز التييم بالتراب والرمل والسبخة
المنعقدة من الأرض دون الماء والجص والنورة والكلح والزرنيخ
والملح والكبريت والفيروزج والعقيق والبلخش والزمر والزبر
جد كذا في البحر الرائق“ (الباب الرابع، فی التييم الفصل الاول الامور التي لا بد منها في التييم

، ج: ۱، ص: ۲۷/۲۲)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد آفتاب عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بجامعة الصمديه ، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح

اللهم هداية الحق والصواب
 جو چیز بذاتہ بخش ہے جب تک وہ اپنی اصل چھوڑ کر دوسرا نہ ہو جائے وہ
 پاک نہیں ہو سکتی جیسے شراب۔
 اور جو چیز بخش نہیں کسی دوسری بخش چیز کے لگنے سے ناپاک ہو جائے اس
 کو پاک کرنے کی چند صورتیں ہیں۔
 دھونا۔ پانی یا کسی بہنے والی چیز سے دھو کر پاک کیا جاسکتا ہے۔
 پوچھنا۔ مثلاً آئینہ یا لوہے کی کوئی چیز مثلاً چھری چاقو توار وغیرہ اگر اس میں نقش و
 نگار نہ ہو تو پوچھنے سے پاک ہو جائے گی اور اگر نقش و نگار ہو تو دھونا ضروری ہے۔
 رگڑنا۔ مثلاً موزے پر نجاست لگ جائے اور وہ جرم دار نجاست ہو جیسے پاخانہ وغیرہ
 اگر وہ خشک ہو جائے تو صرف رگڑ دینے سے پاک ہو جاتی ہے۔
 کھرچنا۔ منی کپڑے میں لگ جائے اور وہ خشک ہو جائے تو صرف کھرچ دینے
 سے پاک ہو جائے گا اگرچہ اس کا اثر باقی رہے۔
 سوکھنا۔ مثلاً ناپاک زمین اگر خشک ہو جائے اور نجاست کا اثر جاتا رہے تو وہ پاک
 ہو جائے گی خواہ وہ سوکھنا دھوپ سے ہو یا آگ سے (مگر اس سے تمیم جائز نہیں)
 جلانا۔ گوبرینگنی وغیرہ جب ان چیزوں کو جلا کر راکھ کر دیا جائے تو یہ سب چیزیں
 پاک ہو جائیں گی۔
 دباغت دینا۔ سور کے سواہر جانور کا چھڑاد باغت دینے سے پاک ہو جاتا ہے۔
 ذبح کرنا۔ سور کے سواہر جانور حلال ہو یا حرام جب کوہ ذبح کے قابل ہو تو بسم اللہ
 اللہ اکبر کہہ کر ذبح کر دینے سے پاک ہو جاتا ہے۔
 پانی کا نکالنا۔ مثلاً کنوں میں نجاست گرجانے کی صورت میں حکم شرع کے مطابق
 پانی نکال دینا۔

قلب او عن مصحف اذا قلب اور اقه بقلم او سكين ”(حاشیہ ۲ باب
 الطهارة)

بہار شریعت میں ہے:
 بے وضو کو قرآن مجید یا اس کی کسی آیت کا چھونا حرام ہے، بے چھوٹے
 زبانی یاد کیجئے کر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، (ج: ا، ص: ۳۲۲، غسل کا بیان)

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

كتب

محمد افسر عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بالجامعة الصمدية، بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفال الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمديہ دار الخیر پھپونڈ شریف

☆☆☆☆

ناپاک چیزوں کو پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ : کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ناپاک
 چیزوں کو پاک کرنے کا طریقہ کیا ہے تفصیل سے بیان فرمائیں؟

المستفتی

حافظ سہیل چھترپور

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

ما یطہر به النجس عشرة منها الغسل یجوز تطهیر النجاسة
بالماء و بكل مائع ظاهر يمكن ازالتها به كالخل و ماء الوردو
نحوه ومنها لمسح اذا وقع على الحديد الصقيل الغير الخشن
کالسيف والسكين والمرأة ونحوها نجاسة من غير ان یمود بها
فکما یطہر بالغسل یطہر بالمسح و منها الفرك في المني،
المني اذا اصاب الثوب فان كان رطبًا يجب غسله و ان جف على
الثوب اجزأ فيه الفرك استحساناً كذا في العناية و منها الحت
والدلك الحف اذا اصابته النجاسة ان كانت متجلسة كالعدرة
والروث والمني یطہر بالحت اذا یست وان كانت رطبة في ظاهر
الرواية لا یطہر الا بالغسل و منها الجفاف وزوال الاثر الارض
تطھر باليس وذهب الاثر للصلة لاللتيم هكذا في
الكافی و منها الاحراق السرقوں اذا احرق حتى صار رما دا عند
محمد یحکم بظهوراته و عليه الفتوى هكذا في الخلاصۃ و منها
الاستحالة تخلل الخمر في خابية جديد ظهرت بالاتفاق كذا في
القنية و منها الدباغ، والزکوة، والنزع" (ج: ۱، ص: ۳۵۲)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتبه

محمد افسر عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بجامعة الصمدية ، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الاقاء جامعة صمديه دار الخير فوند شريف

☆☆☆☆

پچ نے بستر پر پاخانہ یا پیشاب کر دیا تو کس طرح پاک کیا جائے؟
مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متنین اس مسئلہ میں کہ نے پچ
نے بستر پر پاخانہ یا پیشاب کر دیا تو اس کو کس طرح پاک کیا جائے گا؟

المستفتی

محمد سلطان فتح پور

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامداً و مصلياً و مسلماً

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

جس بستر پر نے پاخانہ کر دیا ہو تو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ
ہے کہ اس کو اس طرح دھوایا جائے کہ نجاست کے سارے اجزاء اور اس کا اثر زائل
ہو جائے بستر پاک ہو جائے گا اس میں لگنی شرط نہیں ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں
نجاست دور ہو جائے تو تین مرتبہ دھولینا مستحب ہے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"وازالتها ان كانت مرئية بازالة عينها واثرها ان كانت
شيئاً يزول اثره ولا يعتبر فيه العدد و كذا في المحيط" (ج: ۱،
ص: ۳۱، الباب السابع في النجاست وحكماتها)

فتح القدر میں ہے:

”مرئیا فطھارته زوال عینها“ (ج:۱، ص:۲۰، کتاب الطھارۃ)

بھار شریعت میں ہے:

”نجاست اگر دلدار ہو (جیسے پاخانہ گوبرخون وغیرہ) تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے“ (ج:۱، ص:۳۹، نجاستوں کا بیان)
اور اگر بچے نے پیش اب کر دیا اور بستر نپھڑنے کے قابل ہے تو تین مرتبہ دھونے اور ہر مرتبہ اپھی طرح نپھڑنے سے پاک ہو جائے گا اور اگر نپھڑنے کے قابل نہیں تو دھو کر اسے لٹکا دیں کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے اسی طرح دو مرتبہ اور دھوئیں تیسرا مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے تو بستر پاک ہو جائے گا۔

تلویر الابصار میں ہے:

”بغسل و عصر ثلاثا فيما ينحصر بتشليث جفاف) اي
انقطاع تقاطر (في غيره) اي غير منعصر“ (ج:۱، ص: ۵۲۰ تا ۵۲۱)

كتاب الطھارۃ، باب الانجاس

فتاوی عالمگیری میں ہے:

”ويشترط العصر فی كل مرّة فيما
ينحصر“ (ج:۱، ص: ۳۲، الباب السابع في النجاسة واحكامها)

فتاوی عالمگیری میں ہے:

”وما لا ينحصر يظهر بالغسل ثلاث مرات والتجميف في
كل مرّة لأن للتجميف اثر في استخراج النجاسة وحد التجميف ان
يخليه حتى ينقطع التقاطر ولا يشترط فيه الييس هكذا في
التبیین“ (المراجع السابق)

بھار شریعت میں ہے:

اگر نجاست رقیق ہو تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ بقوت نپھڑنے سے پاک ہو گا“ (ج:۱، ص: ۳۹۸)

بھار شریعت ہی میں ہے:

”جو چیز نپھڑنے کے قابل نہیں ہے (جیسے چٹائی برتن جوتا وغیرہ) اس کو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے یونہی دو مرتبہ اور دھوئیں تیسرا مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہو گیا تو وہ چیز پاک ہو گئی اسے ہر مرتبہ کے بعد سوکھانا ضروری نہیں“ (ج:۱، ص: ۳۹۹، نجاستوں کا بیان) والله تعالیٰ اعلم بالصواب

كتبه

محمد افسر عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بالجامعة الصمدية ، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمديه دار الخير پھپوند شریف



استنجے کے بعد ہاتھ دھو یا مگر بوباتی رہ گئی ہاتھ پاک ہو ایا نہیں؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع تین مسئلہ ذیل میں کہ استنجے کے بعد ہاتھ دھو یا مگر بوباتی رہ گئی ہاتھ پاک ہو ایا نہیں؟

المستفتی

محمد ظفر اقبال قادری، فتح پور

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا و مصليا و مسلما
الجواب

هو الهدى الى الصواب

استنج كے بعد ہاتھ دھولیا پاک ہو گیا اگر بوباتی ہے تو اس کا بھی زائل کرنا لازم ہے ہاں اگر بوبدقت جائے تو صرف تین بار دھولینا کافی ہے۔
الاشباء والنظائر میں ہے:

”تشترط في الاستنجاء از الة الرائحة عن موضع الاستنجاء
والاصبع التي استنجى بها الا اذا عجز والناس عنه غافلون
“ (ص: ١٣٨، كتاب الطهارة)

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

”وان كانت شيئا لا يزول أثره الا بمشقة بان يحتاج في
از الله الى شئ آخر سوى الماء كالصابون لا يكلف باز الله هكذا
في التبيين“ (ج: ١، ص: ٣٢، الباب السابع في النجاست واحكامها وفيفي ثلاثة فضول،)

بہار شریعت میں ہے:

”اگر نجاست دور ہو گئی مگر اس کا کچھ اثر رنگ یا بوباتی ہے تو اسے بھی زائل کرنا لازم ہے ہاں اگر اس کا اثر بدقت جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں تین مرتبہ دھولیا پاک ہو گیا صابون یا کھٹائی یا گرم پانی سے دھونے کی حاجت نہیں
“ (حصہ: ٢، ص: ٣٩٧) والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد افسر عالم چشتی

الطالب في صف الاختصاص في الفقه

بالمجامعة الصمديه، ففوند الشرفية

الجواب صحيح
محمد انفاس الحسن چشتی غفرله
خادم الاققاء جامعة صمديه دار الخير پھپوند شریف
☆☆☆☆

بند غسل خانہ میں بے ستر نہانہ کیسا ہے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ غسل خانہ مکمل بند ہے پھر بھی تہبند باندھنا چاہیے بغیر تہبند کے غسل نہیں کرنا چاہیے منع ہے دریافت طلب امریہ ہے کہ زید جو کہتا ہے کیا درست ہے اس کے جواب سے مطلع فرمائیں؟

المستفتى
محمد صحي احمد بہراچ

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

اگر غسل خانہ مکمل بند ہو تو بغیر تہبند پہنچانے میں کوئی حرج نہیں۔

فتاویٰ قاضیان میں ہے:

”کشف ازاردہ فی الحمام لغسله و عصره لا یا تم“ (التاسع

في المتفرقات ، كتاب الكراهة ، ج: ٢ ، ص: ٣٧٣)

بہار شریعت میں ہے:

”اگر غسل خانہ کی چھت نہ ہو یا نگے بدن نہائے بشرطیکہ موضع احتیاط ہو تو

کوئی حرج نہیں، (عشل کا بیان، ج: ۱، حصہ ۲، ص: ۳۲۰)

ہاں پھر بھی کمال حیاء یہ ہے کہ ایسی جگہ بھی ننگے نہ نہائے۔

حدیث پاک میں ہے:

”الحياء شعبة من الايمان“

ترجمہ۔ حیاء ایمان کا ایک حصہ ہے۔ (مسلم شریف، ج: ۱، ص: ۲۷)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد کوثر علی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بجامعة الصمدية فوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد نفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمديہ دارالحکیم پھونڈ شریف

☆☆☆☆

چمگا در بیلی اور چوہا کا پیشاب پاک ہے یا نہیں؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ چمگا در بیلی اور چوہا کا پیشاب پاک ہے یا نہیں؟

المستفتى

عبدالقدیر بہراج

الجواب

هو الہادی الى الصواب

بلی اور چوہا کا پیشاب ناپاک ہے، ان دونوں کا پیشاب نجاست غلیظہ ہے اور چمگا در بیلی کا پیشاب اور اس کی بیٹ پاک ہے کیوں کہ اس سے پچنا بہت مشکل ہے

فتاویٰ قاضی خاں میں ہے:

”(وبول الهرة والفارة وخرؤها نجس) فی اظہر الروایات (وخرء الخفافش) وبوله لا يفسد الماء والثوب“ (كتاب الطهارة، فصل في الطهارة بالماء، ج: ۱، ص: ۹)

شرح حموی میں ہے:

”بول الفارة والهرة وخرؤهما نجس في اظہر الروایتين“ (كتاب الطهارة، ص: ۱۳۸)

الاشبه والنظائر میں ہے:

”الابوال كلها نجسة الا بول الخفافش فانه ظاهر“ (كتاب الطهارة، ص: ۱۳۸)

رد المحتار میں ہے:

”ان بول الهرة والفارة وخرؤهما نجس في اظہر الروایات يفسد الماء والثوب“ (كتاب الطهارة، باب المياه، ج: ۱، ص: ۳۷۹)

در المحتار میں ہے:

”بول الخفافش وخرأه فظاهر“ (كتاب الطهارة، باب الانجاس، ج: ۱، ص: ۵۲۳)

رد المحتار میں ہے:

”بول الخفافيش وخرأها ليس بنجس“ (كتاب الطهارة باب

بہار شریعت میں ہے:

”حرام چوپاے جیسے کتا، شیر، لومری، بلی، چوہا، گدھا، نچر، ہاتھی، سور کا پاخانہ پیشاب اور ہر حلال چوپایا کا پاخانہ یہ سب نجاست غایظہ ہیں چمگادڑ کی بیٹ اور پیشاب دونوں پاک ہیں“ (نجاستوں کا بیان، ج: ۱، حصہ ۲، ص: ۳۹۱) وَ اللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

كتب _____

محمد کوثر علی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بالمجامعة الصمدية بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمديہ دار الخیر پھونڈ شریف

☆☆☆☆

کتنے کیلومیٹر کے سفر میں قصر واجب ہے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع عتیقین اس مسئلہ میں کتنے کیلومیٹر کے سفر میں قصر واجب ہے نیز حالت سفر میں سنن موكدہ کو چھوڑنا کیسا ہے ؟

المستفتی

محمد نور الدین، بہرائچ

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

هو الہادی الى الصواب

کسی شخص کا تین دن یا اس سے زیادہ دوری کے ارادے سے نکانا۔ آسان لفظوں میں یوں لمحہ ہے کہ بانوے کیلو میٹر کے سفر کے ارادے سے نکانا سفر شرعی ہے، جس سے قصر واجب ہو جاتی ہے۔

بخاری شریف میں ہے:

”عن ابن عمر ان النبي صلی الله عليه وسلم قال لا تسافر المرأة ثلاثة ايام الا مع ذى محرم“ (ج: ١، ص: ١٢) لیعنی عورت تین دن کا سفر بغیر محرم نہ کرے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

”الاحكام التي تتغير بالسفر هي قصر الصلاة واباحة الفطر وحرمة الخروج على الحرمة بغیر محرم كذا في العناية“ (الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج: ١، ص: ١٣٨)

بہار شریعت میں ہے:

”اور موجودہ اعشاریہ پیمانہ سے ایک برابر ایک کیلومیٹر اور چھ سو میٹر ہوتی ہے لہذا ساڑھے ستاؤں میل برابر ٩٢ کیلومیٹر ہے جو مدت سفر ہے تو اگر کوئی شخص ٩٢ کیلومیٹر کے ارادے سے نکلے تو اس پر قصر واجب ہے۔

الله تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

”وَإِذَا أَضْرَبْتُم فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جِنَاحٌ
تَقْصُرُ وَمِن الصَّلَاةِ إِنْ خَفْتُمْ أَنْ يُفْتَنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا“ (پ: ٥، سورۃ النساء، آیت نمبر: ١٠١)

اگر سفر میں اطمینان نہ ہو جب تو سنتوں کے ترک میں کوئی قباحت نہیں اور اطمینان ہو جب بھی سنن کی تاکید بحضور میں ہے وہ سفر میں نہیں رہتی کہ سفر خود ہی قائم مقام مشقت کے ہے۔
درمختار میں ہے:

”وياتي المسافر بالسنه ان كان في حال امن و قرار والا
بان كان في خوف و فرار لا ياتي بها هو المختار لانه ترك لعذر“

”كتاب الصلاة بباب صلاة المسافر: ٢، ص: ٥٣٥“

اور یہ حکم سنت فخر کے غیر کا ہے سنت فخر چونکہ قریب بوجوب ہے لہذا سفر کی وجہ سے اس کے ترک کی اجازت نہیں۔ (فتاویٰ امجدیہ: ٢، ص: ٢٨٣)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد توقير رضا چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بجامعة الصمدية بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد نفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمديه دار الخير پھپونڈ شریف



لڑکی مائیکے پندرہ دن سے زیادہ قیام کے ارادے سے جائے
تو قصر پڑھے گی یا پوری؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متنین اس مسئلہ میں کہ شادی

شده لڑکی اپنے مائیکے پندرہ دن سے کم قیام کے ارادے سے گئی اس دوران وہ پوری نماز پڑھے گی یا قصر؟

المستفتی
محمد يوسف، بہرانج

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامداً و مصلياً و مسلماً
الجواب

هو الهادي الى الصواب

صورت مسئولہ میں اگر وہ لڑکی سرال میں مستقل طور پر رہنے ہے لگی تو اب سرال ہی وطن اصلی ہوا اگر میکے سرال سے ساڑھے ستاؤں میل یعنی ٩٢ کلومیٹر کی دوری پر ہے تو ایسی صورت میں جب وہ اپنے مائیکے پندرہ دن سے کم قیام کے ارادے سے جائے گی تو وہ شرعاً مسافر ہے گی اور نماز قصر پڑھے گی۔
فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

”وان نوى الاقامة اقل من خمسة عشر يوماً قصر هكذا في

الهدایة“ (الباب الخامس عشر في صلاة المسافر: ١، ص: ١٣٩)

اگر میکے رہنا نہ چھوڑی اور سرال عارضی طور پر گئی تو اب میکے ہی وطن اصلی رہا تو ایسی صورت میں میکے آتے ہی سفر ختم ہو جائے گا اور نماز پوری پڑھے گی۔

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

”اذا دخل المسافر مصره اتم الصلاة وان لم ينو الاقامة فيه سواء دخله بنية الاختيار أو دخله لقضاء الحاجة كذا في الجوهرة النيرة“ (الباب الخامس عشر في صلاة المسافر: ١، ص: ١٣٢)

(١) F/Kamil/Post Martam

بہار شریعت میں ہے:

”عورت بیاہ کرسال گئی اور بیٹیں رہنے ہنے لگی تو میکا اس کے لیے وطن اصلی نہ رہا یعنی اگر سرال تین منزل پر ہے وہاں سے میکے آئی اور پندرہ دن ٹھہر نے کی نیت نہ کی تو قصر پڑھے اور اگر میکے رہنا نہیں چھوڑا بلکہ سرال عارضی طور پر گئی تو میکے آتے ہی سفر ختم ہو گیا۔ (نماز مسافر کا بیان، حصہ ۵، ص: ۷۵۲)

و الله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد توقير رضا چشتی

الطالب في صف الاختصاص في الفقه
بالمجامعة الصمدية بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمديہ دار الخیر پھپونڈ شریف

☆☆☆☆

سجدہ سہو کے بعد پھر سجدہ واجب ہو گیا تو کیا کرے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نماز پڑھ رہا تھا اس سے سجدہ سہو واجب ہونے والی غلطی ہو گئی زید نے اخیر میں سجدہ سہو کیا سجدہ سہو کے بعد پھر ایسی غلطی ہو گئی جس سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو پھر سے زید پر سجدہ سہو واجب ہو گا یا نہیں تحریر فرمادیں نیز سجدہ سہو کا طریقہ بھی؟

المستفتی

فرحان رضا دیلمی نوری نگر کمکات دیناںج پور

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

هو الهدى الى الصواب

صورت مذکورہ میں زید پر پھر سے سجدہ سہو واجب ہو گا کیوں کہ سجدہ سہو بھول کرو اجب کے چھوڑنے کے سبب واجب ہوتا ہے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

”لا يجب السجود الا بترك واجب او تأخيره او تاخيره
ركن او تقديمها او تكراره او تغيير واجب بان يجهز فيما يخافت و
في الحقيقة وجوبه بشئي واحد وهو ترك الواجب كذا في
الكافى“ (الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ج: ۱، ص: ۱۲۶)

(۱۲۶)

شرح وقاية اول میں ہے:

”يجب له بعد سلام واحد سجدة و تشهد وسلام اذا قدم
ركنا او اخره او كرره او غيره او اجبا او ترکه ساهيا“ (كتاب الصلاة
باب سجود السهو، ص: ۱۸۵)

نور الایضاح میں ہے:

”يجب سجدة و تشهد و تسليم لترك واجب سهوا“ (كتاب الصلاة
باب سجود السهو، ص: ۱۱۹)

باب سجود السهو، ص: ۱۱۹

بہار شریعت میں ہے:

”واجبات نماز میں جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو اس کی تلافی کے لیے سجدہ سہو واجب ہے“ (سجدہ سہو کا بیان، ج: ۱، حصہ ۲، ص: ۷۰۸)

(سجدہ سہو کا بیان، ج: ۱، حصہ ۲، ص: ۷۰۸)

سجدہ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تشهد پڑھنے کے بعد اُنہی طرف سلام

اللهم هداية الحق والصواب

کف ثوب یعنی کپڑا موڑنا، سمینانماز میں مکروہ تحریکی ہے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے کف ثوب سے منع فرمایا ہے لہذا اگر کوئی شخص پائجامہ، پینٹ کے پاپے موڑ کر نماز ادا کرے تو اس کی نماز مکروہ تحریکی واجب الاعداد ہو گی یعنی دوبارہ اس نمازا کا پڑھنا واجب ہو گا۔

بخاری شریف میں ہے:

”عن ابن عباس عن النبي صلی الله علیہ وسلم قال أمرت ان اسجد على سبعة اعضاء وان لا اکف شعر او لا ثوبا“ (باب لا يکف ثوبه في الصلوة، ج: ۱، ص: ۱۳)

ہدایہ او لین میں ہے:

”ويکره للصلی ان يبعث بثوبه او بجسد ہ ولا يکف ثوبه لانه نوع تجبر“ (باب ما يفسد الصلوة وما يکره فيها، ص: ۱۲۰)

شرح وقاریہ اول میں ہے:

”کرہ سدل الثوب و کفره“ (باب ما يفسد الصلوة وما يکره فيها، ص: ۱۲۷)

فتاوی عالمگیری میں ہے:

”يکره للصلی ان يبعث بثوبه او لحيته او جسده وان يکف ثوبه بان يرفع ثوبه من بين يديه أو من خلفه اذا اراد السجود كذا في معراج الدرایۃ“ (الفصل الثاني فيما يکره في الصلاة وما لا يکره، ج: ۱، ص: ۱۰۵)

بہار شریعت میں ہے:

پھیر کر دو سجدے کرے اور پھر تشهد اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔

بہار شریعت میں ہے:

”اس کا طریقہ یہ ہے کہ التحیات کے بعد ہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر تشهد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے“ (سجدہ سہوکابیا ن، ج: ۱، حصہ: ۳، ص: ۷۰۸)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد کوثر علی

الطالب في صف الاختصاص في الفقه
بالجامعة الصمديّة بدار الخير فوندالشريفة

الجواب صحيح
محمد انفاس الحسن پشتی غفرله

خادم الافقاء جامعة صمديہ داراللحیر پھونڈ شریف

☆☆☆☆

نماز میں پائجامہ یا پینٹ کے پاپے موڑنا کیسا ہے؟
مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بعض لوگ نماز میں پائجامہ، پینٹ وغیرہ کے پاپے موڑ لیتے ہیں تاکہ ٹھنکے کھل رہیں ایسا کرنا کیسا ہے؟

المستفتی

محمد شہنواز اشرفی کرناٹک

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

”(۱) کپڑے یا دارچینی یا بدن کے ساتھ کھلنا۔ (۲) کپڑا سمینا مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچے سے اٹھالینا، اگرچہ گرد سے چانے کے لیے کیا ہو اور اگر بلا وجہ ہو تو اور زیادہ مکروہ ہے۔ (۳) کپڑا لٹکانا مثلاً سر یا موٹڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لکھتے ہوں یہ سب مکروہ تحریکی ہیں“ (مکروہات کا بیان، ج: ۱، حصہ: ۳، ص: ۶۲۳)

ہاں اگر اسے اپنی حالت پر چھوڑ دے اور ازراہ تکبر نہ ہو تو اس صورت میں اس کی نماز ہو جائے گی۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

”ازار کا گٹوں سے نیچے رکھنا اگر برآہ تکبر ہو حرام ہے..... ورنہ مکروہ تنزیہی اور نماز میں بھی اس کی غایت خلاف اولیٰ ہے۔ صحیح بخاری شریف میں ہے، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میر اتہبند لٹک جاتا ہے جب تک میں اس کا خاص لحاظ نہ رکھوں فرمایا“ انت لست ممن يصنعه خيلاء ”تم ان میں سے نہیں ہو جو برآہ تکبر ایسا کریں۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے ”اسبال الرجل ازاردہ اسفل من الكعبین ان لم يكن للخیلاء ففیه کراهة تنزیہة کذا فی الغرائب“ (ج: ۳، ص: ۶۲۸)

سن طریقہ یہی ہے کہ پائچا مدد وغیرہ ٹھنے کے اوپر ہی رکھیں۔

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

كتبه

محمد کوثر علی

الطالب في صـفـ الـاخـتصـاصـ فـيـ الفـقهـ

بـالـجـامـعـةـ الصـمـدـيـةـ بـدارـ الخـيرـ فـونـدـ الشـرـيفـةـ

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمديہ بدار الخير فوند شریف



جس بچے کی ماں مسلمان اور باپ مجھوں المذہب ہوتا
جنائزہ کا کیا حکم ہے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکا پیدا ہوا کچھ عرصہ بعد اس کا انتقال ہو گیا اس کی ماں مسلمان ہے باپ کے مسلمان یا کافر ہونے کا علم نہیں ایسی صورت میں اس بچے کی نماز جنازہ کا کیا حکم ہے؟

المستفتی

محمد حسین بابوہر پور بوچھا سستی پور

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

والدين یعنی ماں باپ میں سے کوئی ایک مسلمان ہو تو مرنے والے بچے کی نماز جنازہ پڑھنے کا حکم ہے لہذا مذکورہ بالا صورت میں اس بچے کے بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ وہ مسلمان ہے اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے اس لیے کہ بچے والدین میں سے جو دین بحق پر ہوا س کے تابع ہوتا ہے۔

الحمد لله رب العالمين

”انه يصلی عليه لا سلامه تبعاً للمسلم منه ما لانه يتبع

خيرهما دينا“ (كتاب الجنائز، فصل السلطان احق بصلوته، ج: ٢، ص: ٣٣١) فتاوى عالمگيري میں ہے:

”والصبي اذا وقع في يد المسلم من الجناد فى دار الحرب وحده ومات هناك صلى عليه تبعا لصاحب اليد كذا فى المحيط“ (الفصل الخامس فى الصلاة على الميت ، ج: ١، ص: ١٤٣)

ردا مختار میں ہے:

”أو اسلم أحد أبويه يجعل مسلماً تبعاً سواء كان الصغير عاقلاً أو لم يكن لأن الولد يتبع خير الأبوين دينا“ (كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز ، ج: ٣، ص: ١٣٢)

بہار شریعت میں ہے:

”چھوٹے بچے کے ماں باپ دونوں مسلمان ہوں یا ایک تو وہ مسلمان ہے اس کی نماز پڑھی جائے اور دونوں کافر ہیں تو نہیں“ (نماز جنازہ کا بیان ، ج: ١، حصہ: ٢، ص: ٨٢٦)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتبـ

محمد كوثري على

الطالب فى صف الاختصاص فى الفقه
بالجامعة الصمديه بدار الحير ففوند الشريفة

الجواب صحيح
محمد انفال الحسن چشتی غفرله
خادم الافتاء جامعة صمديه دار الحير پھونڈ شریف



نماز میں چادر کس طرح اوڑھیں؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ سردی کے موسم میں کچھ لوگ حالت نماز میں چادر کاندھوں سے اوڑھتے ہیں یہ طریقہ صحیح ہے یا نہیں نیز صحیح طریقہ تحریر فرمائے کر ممنون فرمائیں؟

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا ومصليا و مسلما

الجواب

هو الهدى الى الصواب

حالت نماز میں چادر کاندھوں سے اوڑھنا خلاف سنت اور مکروہ ہے کیوں کہ حدیث شریف میں ایسا کرنے والوں کے لیے سخت عید آئی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

”لَا ينظر اللَّهُ إلَى قَوْمٍ لَا يَجْعَلُونَ عِمَائِهِمْ تَحْتَ رَدَائِهِمْ
يُعْنِي فِي الْصَّلَاةِ“

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا جو نماز میں اپنے عما مے اپنی چادروں کے نیچے نہیں کرتے۔ (بحوالہ: فتاوى رضويہ، ج: ٣، ص: ٣٨)

چادر اوڑھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ سر پر ڈال کر ایک کنارہ موٹنڈ ہے پر ڈال دے اور دوسرا اللٹکا چھوڑ دے اور اگر صرف کاندھوں پر اس طرح اوڑھے کہ ایک کنارہ موٹنڈ ہے پر ڈال دے اور دوسرا اللٹکا چھوڑ دے تو نماز ہو جائے گی مگر مکروہ تنزیہی ہوگی اور اگر چادر کے کنارے دونوں موٹنڈوں سے لٹکتے ہوں تو نماز مکروہ تنزیہی واجب الاعداد ہوگی۔

بہار شریعت میں ہے:

هو الهدى الى الصواب

صورت مسئولہ میں گارڈ، ڈارسیور اور بس کے ملازمین وغیرہ اگر بانوے کیلو میٹر یا اس سے زیادہ کا سفر کر رہے ہیں تو دورانِ سفر قصر پڑھیں گے کیوں کہ مسافت قصر کا ارادہ کر کے نکلا ہی ثبوت قصر کے لیے کافی ہے۔
فتاویٰ ہند یہ میں ہے:

”ولا بد للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيام حتى يترخص برخصة المسافرين“ (الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج: ١، ص: ١٣٩) والله تعالى أعلم بالصواب

كتبہ

محمد تو قیر رضا چشتی

الطالب في صف الاختصاص في الفقه

بالجامعة الصمديّة بدار الخير ففو ندالشريفة

الجواب صحيح

محمد انفار احسان چشتی غفرلہ

خادم الافتاء جامعہ صدیقہ دارالحیرہ پچھوند شریف

روايت نادرہ پر دیہات میں جمعہ جائز ہے؟

دیہات میں نمازِ جمعہ سے متعلق یہ فتویٰ حضرت علامہ مفتی محمد انفاس الحسن چشتی دام نظر کا تحریر کر دہ ہے، جو جامعہ صدیہ کے خلقی دارالافتاء سے جاری ہوا ہے، فتویٰ خاص اہمیت کا حامل ہے، افادہ عام کے لیے مجموعہ میں شامل کیا گیا ہے۔ محدث ابراھم صبحانی

”رومی یا شال یا رضائی یا چادر کے کنارے دونوں موٹھوں سے لکھتے ہوں یہ ممنوع اور مکروہ تحریکی ہے اور ایک کنارہ دوسرے موٹھے پر ڈال دیا اور دوسرالٹک رہا ہے تو حرج نہیں اور اگر ایک ہی موٹھے پر ڈالا اس طرح کہ ایک کنارہ پیٹھ پر لٹک رہا دوسرا پیٹ پر جیسے عموماً اس زمانہ میں موٹھوں پر رومال رکھنے کا طریقہ ہے یہ بھی مکروہ ہے،“ (حصہ: ۳، ص: ۲۲۳، مکروہات کا بیان،) واللہ تعالیٰ اعلم با صواب

کتبہ

صاحب عالم قادری

الطالب في صف الاختصاص في الفقه لجامعة الصمدية بدار الخير ففوئند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس احسن چشتی غفرلہ

خادم الافتاء جامعہ محمدیہ دارالحکم پھونڈ شریف

ٹرین کے گارڈ اور دوسرے ملازمین قصر پڑھیں یا یاپوری؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع میں اس مسئلہ میں کہ ٹرین کے ملازمین مثلًا گارڈ، ڈرائیور، اسی طرح بس کے ملازمین جو لمبی مسافت (مسافت سفر) تک جاتے ہیں، روزانہ ان پر کا آنا جانا لگا رہتا ہے۔ ایسی صورت میں دوران سفر وہ قصر پڑھیں گے یاپوری نماز تفصیلی جواب مرحمت فرمائیں؟

المستفتى

سید تو صیف الحسن کالی شریف

بسم الله الرحمن الرحيم، حامداً ومصلياً و مسلماً

الجواب

مسئله: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ ایک گاؤں بنام بیر باڑی خبر گاؤں اسلام پور ضلع اتر دینا ج پور جو کثیر آبادی پر مشتمل ہے یعنی اتنی آبادی پر کہ وہاں کے سب لوگ جو وجوب جمعہ کے اہل ہوں وہاں کی مسجد میں آجائیں تو مسجد میں سماں نہیں اس میں دو مسجدیں ہیں اور وہاں برسوں سے نماز جمعہ نہیں ہوتی ہے اب گاؤں والے وہاں کی بڑی مسجد میں نماز جمعہ قائم کرنا چاہتے ہیں شرعاً نماز جمعہ قائم کرنا درست ہے یا نہیں؟ جب کہ قائم نہ ہو نے پراندیشہ ہے کہ وہاں کے لوگ دوسرے گاؤں جانے میں کوتائی سے کام لیں۔ لہذا قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائے کہ عند اللہ ماجور ہوں۔

المستفتی

محمد امام الدین رضوی
صدر المدرسین مدرسہ جوہر العلوم بخاری
ضلوع اتر دینا ج پور، بگال

باسمہ تعالیٰ و تقدس حامداً ومصلیاً و مسلماً

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

وہ بستیاں جہاں عاقل و بالغ مسلمان مردوں کی اتنی آبادی ہو کہ سب اس بستی کے بڑی مسجد میں جمع ہو جائیں تو نہ سماں نہیں امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کی نادر الروایہ کے مطابق وہ بستی صحت جمعہ کے لیے شہر قرار پائے گی اور وہاں جمعہ قائم کرنا صحیح ہو گا دور حاضر کے حالات اور دینی مصلحت اسی کے مقتضی ہے کہ روایت نادرہ کی بناء پر ایسے مقام پر قیام جمعہ کی اجازت دے دی جائے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے اس کو یوں بیان فرمایا۔ ہاں ایک روایت نادرہ امام ابو یوسف

رضی اللہ عنہ سے یہ آئی ہے کہ جس آبادی میں اتنے مسلمان مرد عاقل بالغ ایسے تدرست کہ جن پر جمعہ فرض ہو سکے آباد ہوں کہ اگر وہاں کی بڑی سے بڑی مسجد میں جمع ہوں تو نہ سماں نہیں یہاں تک کہ انہیں جمعہ کے لیے مسجد جامع بنانی پڑے وہ صحت جمعہ کے لیے شہر بھی جائے گی امام اکمل الدین با بر تی عنایہ شرح ہدایہ میں فرماتے ہیں ”عنه“ ای عن ابی یو سف انہم اذا اجتمعوا ای اجتمع من تجب عليهم الجمعة لا کل من یسكن فی ذلک الموضع من الصبيان والنساء والعبد قال ابن شجاع احسن مع قیل فیه اذا کان اهلها بحیث لو اجتمعوا فی اکبر مساجدهم لم یسعهم ذلک حتی احتاجوا الی بناء مسجد آخر للجمعة“ جس گاؤں میں یہ حالت پائی جائے اس میں اس روایت نادرہ کی بناء پر جمعہ و عیدین ہو سکتے ہیں۔ لہذا روایت نادرہ کے مطابق جو مقامات شہر ہے وہاں جمعہ قائم کرنا صحیح ہے ورنہ نہیں اور یہی صاحب شرح وقاریہ اور در مختار کا مذہب مختار بھی ہے شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی حیات میں مجلس شرعی مبارک پور کے فقیہی سینیار میں یہی فیصلہ بھی کیا جا چکا ہے۔ فقط اللہ تبارک و تعالیٰ اعلم و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

است کتبہ

محمد انفاس الحسن

خادم الطلبة جامعہ صدريہ دارالحکیم پھونڈ شریف اوریا

۳ مرتبہ النور ۱۴۲۵ھ، مطابق ۲۰۱۲ء



مسافر پر جمعہ فرض ہے یا نہیں؟

مسئله: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ حالت سفر میں مسافر پر

جمعہ فرض ہے کہ نہیں، حوالے کے ساتھ تحریر فرمائیں؟

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

مسافر پر جمعہ فرض نہیں کیوں کہ وجوب جمعہ کے شرائط میں سے ایک شرط مقیم ہونا بھی ہے، جو یہاں نہیں، ہدایہ اولین میں ہے: ”لاتجب الجمعة على مسافر“ (ص: ۱۹۲، باب صلاة الجمعة)

قدوری شریف میں ہے:

”لاتجب الجمعة على مسافر“ (ص: ۳۲، باب صلاة الجمعة)

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

”حتى لا تجب الجمعة على العبيد والنسوان والمسافرين والمرضى كذا في محيط السر خسى“ (ج: ۱ ص: ۱۲۳، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة) والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

صاحب عالم قادری

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بجامعة الصمدية بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمديہ دارالتحفظ پھونڈ شریف

☆☆☆☆

مسجد میں جماعت ہو جانے کے بعد تنہا نماز پڑھتے تو اقامت کا حکم مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید مسجد میں اس وقت پڑھنچا، جب جماعت ہو چکی تھی، اب زید تنہا نماز پڑھ رہا ہے تو اس کو اقامت کہنا درست ہے یا نہیں، اور اگر تنہا خارج مسجد اپنے گھروغیرہ میں پڑھ رہا ہو تو کیا حکم ہے؟

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

زید مسجد میں اس وقت پڑھنچا جب جماعت ہو چکی تو تنہا پڑھنے کی صورت میں اس کو اقامت کہنا مکروہ ہے۔

عدة الرعاية حاشية شرح وقاية میں ہے:

”والصلوة في المسجد فإن صلوا منفرداً في المسجد بعد ماصلوا فيه فانه يكره له“ (ج: ۱، ص: ۱۳۶، حاشية ۸)

ہاں اگر تنہا خارج مسجد نماز پڑھ رہا ہے تو اس کو اقامت کہنا مستحب ہے، یعنی اگر ترک کر دیا تو کوئی گناہ نہیں، اس کے لیے مسجد ہی کی اذان و اقامت کافی ہے۔

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

”وندب الاذان والاقامة للمسافر والمقيم في

بيته“ (ج: ۱، ص: ۳۵، الباب الثاني في الاذان)

بحرا الرائق میں ہے:

”وكره تركهما للمسافر، للمصلى في بيته في المتصرون بما

بہار شریعت میں ہے:
”انتاباریک دوپٹا جس سے بال کی سیاہی چمکے، عورت نے اوڑھ کر نماز پڑھی نہ ہوگی جب تک اس پر کوئی ایسی چیز نہ اوڑھے جس سے بال وغیرہ کارنگ چھپ جائے“ (ج: ا، ص: ۲۸۱، نماز کی شرطوں کا بیان)

والله تعالیٰ اعلم بالصواب
كتب

صاحب عالم قادری
الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بالمجامعة الصمدية بدار الخير ففوندالشريفة

الجواب صحيح
محمد انفاس الحسن چشتی غفرله
خادم الافتاء جامعة صمديه دار الخير پھونڈ شریف



مقتدی اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں کیسے ادا کرے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید مسجد اس وقت پہنچا جب امام ظہر کی تین رکعتیں پڑھا کھا کتا تھا، سلام پھیرنے کے بعد زید ان تینوں رکعتوں کو کس طرح ادا کرے؟
المستفتی
علی اصغر دینا ج پور

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

لهملا للنساء“ (ج: ۱ ص: ۳۶۰، کتاب الصلاة باب الاذان)

والله تعالیٰ اعلم بالصواب
كتب

صاحب عالم قادری

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بالمجامعة الصمدية بدار الخير ففوندالشريفة

الجواب صحيح
محمد انفاس الحسن چشتی غفرله
خادم الافتاء جامعة صمديه دار الخير پھونڈ شریف



باریک دوپٹہ سے بالوں کی سیاہی نظر آئے تو نماز ہوگی یا نہیں؟
مسئلہ: اگر عورت اتنا باریک دوپٹہ اوڑھے ہو کہ اس کے بالوں کی سیاہی نظر آرہی ہو تو نماز ہوگی یا نہیں؟

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

اگر عورت نے اتنا باریک دوپٹہ اوڑھ کر نماز پڑھی کہ اس سے بالوں کی سیاہی جھلک رہی ہو تو نماز نہ ہوگی۔

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

”والشوب الرقيق الذي يصف ماتحته لا تجوز الصلاة فيه“

”(ج: ۱ ص: ۵۸، الفصل الاول في الطهارة وستر العورة)“

امام کے سلام کے بعد کھڑے ہو کر شاپلے اگر نہ پڑھا ہو تو اب پڑھے، ورنہ انہوں سے شروع کرے اور الحمد و سورت پڑھ کر رکوع و سجدہ کر کے بیٹھ کر التحیات پڑھے، پھر کھڑا ہو کر الحمد و سورت پڑھے اور رکوع و سجدہ کر کے بغیر بیٹھے کھڑا ہو جائے اور چوتھی رکعت میں فقط الحمد پڑھ کر رکوع و سجدہ کر کے التحیات پڑھے اور نماز تمام کرے۔

درجتار میں ہے:

”ويقضى أول صلاته في حق قرأتها وآخرها في حق تشهد، فمدرك ركته من غير فجرياتي بركتتين بفاتحته وسورة وتشهد بينهما برابعة الرابع بفتحة فقط ولا يقعد قبلها“ (رج: ٣، ص: ٣٢٧)

كتاب الصلاة، باب الامامة)

بہار شریعت میں ہے:

مبوق نے جب امام کے فارغ ہونے کے بعد اپنی شروع کی توحیق قراءت میں یہ رکعت اول قرار دی جائے گی اور حق تشهد میں پہلی نہیں بلکہ دوسری تیسری چوتھی جو شمار میں آئے، مثلاً تین یا چار رکعتوں والی نماز میں ایک اسے ملی توحیق تشهد میں یہ جواب پڑھتا ہے دوسری ہے، لہذا ایک رکعت فاتحہ سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرے پھر اس کے بعد والی میں بھی فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے، اور اس میں نہ بیٹھے، پھر اس کے بعد والی میں فاتحہ پڑھ کر رکوع کر دے اور تشهد وغیرہ پڑھ کر ختم کر دے۔ (حصہ ٣، ص: ٥٩٠، جماعت کا بیان) واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

كتب

صاحب عالم قادری

الطالب في صفت الاختصاص في الفقه

بالمجامعة الصمديه فضول الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله
خادم الافتاء جامعة صمديه دار الخير پھوند شریف



جن ممالک میں کئی روز سورج نہیں نکلتا وہاں نماز کا کیا حکم ہے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ بعض ملک ایسے ہیں جہاں کئی روز سورج نہیں نکلتا وہاں پانچوں نمازیں کس طرح ادا کی جائیں؟

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

جن ممالک میں جہاں سورج نہ نکلتا ہو وہاں حکم یہ ہے کہ پانچوں نمازیں قضا پڑھی جائیں۔

فتاویٰ شامی میں ہے:

”انه يجب قضاء العشاء بان يقدر ان الوقت اعني سبب الوجوب قد وجد كما يقدر وجوده في ايام الدجال“ (رج: ٢، ص: ١٨).
١٩، مطلب في فائد وقت العشا كا هل البلغار

بہار شریعت میں ہے:

”جن شہروں میں عشا کا وقت ہی نہ آئے کہ شفق ڈوبتے ہی یا ڈونے سے پہلے فجر طلوع کر آئے (بلغار ولندن کی ان جگہوں میں ہر سال چالیس راتیں

ایسی ہوتی ہیں کہ عشا کا وقت آتا ہی نہیں اور بعض دنوں میں سینڈوں اور منٹوں کے لیے ہوتا ہے) تو وہاں والوں کو چاہیے کہ ان دنوں کی عشا و وتر کی قضا پڑھیں“ (حصہ ۳، ص: ۲۵، نماز کے وقت کا بیان) **والله تعالیٰ اعلم بالصواب**

كتب

صاحب عالم قادری

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بجامعة الصمدية ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرلہ

خادم الافتاء جامعة صمديہ دارالثئیر پھونڈ شریف

☆☆☆☆

معذور کسے کہتے ہیں اور نماز کے تعلق سے اس کا کیا حکم ہے؟
مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ معذور کسے کہتے ہیں اور نماز کے تعلق سے اس کا کیا حکم ہے؟

المستفتى

صدام حسين بن پورنيه

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

هو الهادي الى الصواب

ہروہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہو کہ ایک وقت پورا اس طرح گزر گیا کہ وضو کے ساتھ نماز ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے۔ اس کے لیے حکم شرع یہ ہے کہ فرض

نماز کا وقت ہو جانے پر وضو کرے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وضو سے پڑھے پھر اس فرض نماز کا وقت گزر جانے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔
قدوری شریف میں ہے:

”والمستحاضة و من به سلس البول والرعاف الدائم
والجرح الذى لا يرقأ يتوضأن لوقت كل صلوة ويصلون بذلك
الوضوء فى الوقت ماشاء“ (ص: ۱۵)
فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

”المستحاضة و من به سلس البول او استطلاق بطن او
انفلات الریح او رعاف دائم او جرح لا يرقأ يتوضأون لوقت كل
صلوة و يصلون بذلك الوضوء في الوقت ما شاء و امن الفرائض
والنواوف هكذا في البحر الرائق و يبطل الوضوء عند خروج الوقت
المفترضة بالحدث هكذا في الهدایة“ (ج: ۱، ص: ۳۷، افضل الرائع في احكام
الحيض والنفاس والاستحاضة)

بہار شریعت میں ہے:

”ہروہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ
وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے اس کا بھی یہی حکم ہے وقت میں
وضو کرے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وضو سے پڑھے
“ (حصہ ۲، ص: ۳۸۵، استحاضہ کے احکام) **والله تعالیٰ اعلم بالصواب**

كتب

صاحب عالم قادری

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بالمجامعة الصمديّة، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمدية دار الخير پھونڈ شریف



نجر کی جماعت شروع ہونے کے بعد سنت پڑھنا کیسا ہے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید کہتا ہے کہ جب نجر کی جماعت شروع ہو جائے تو اب سنت مت پڑھو چونکہ نماز فرض شروع ہوچکی ہے فوراً جماعت میں شامل ہو جاؤ۔

المستفتی

نظام الدین چشتی، بنگور

بسم الله الرحمن الرحيم، حامداً ومصلياً و مسلماً

الجواب

هو الهدى الى الصواب

اقامت سے ختم جماعت تک نقل و سنت پڑھنا مکروہ تحریکی ہے البتہ نماز نجر قائم ہوچکی اور جانتا ہے کہ سنت پڑھنے کے بعد بھی جماعت مل جائے گی تو حکم یہ ہے کہ سنت نجر پڑھ کر شریک جماعت ہو اور جانتا ہو کہ سنت میں مشغول ہو گا تو جماعت جاتی رہے گی اور سنت کے خیال سے جماعت ترک کی یہ ناجائز و گناہ ہے اور باقی نمازوں میں اگرچہ ملنا معلوم ہو سنتیں پڑھنا جائز نہیں۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

”ويكره التنفل اذا اقيمت الصلوة الا سنة الفجر ان لم

يُخفِّف فوت الجماعة“ (كتاب الصلوة الفصل الثالث في بيان الاقات التي لا تجوز فيها الصلوة وتكره فيها، ج: ١، ص: ٥٣)

تنوير الابصار میں ہے:

”وَكَذَا يَكْرَهُ عِنْدَ اقَامَةِ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ الْأَسْنَةُ فَجْرُ الْآنِ لَمْ يُخفِّفْ فَوْتَ جَمَاعَتِهَا“ (كتاب الصلوة، ج: ٢، ص: ٣٩)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد آفتاب عام چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بالمجامعة الصمديّة ، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمدية دار الخير پھونڈ شریف



عورت کو جوڑا باندھ کر نماز پڑھنا صحیح ہے یا نہیں؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ عورت کو جوڑا باندھ کر نماز پڑھنا صحیح ہے یا نہیں؟

المستفتی

محمد شیم چشتی دہلوی

بسم الله الرحمن الرحيم، حامداً ومصلياً و مسلماً

الجواب

هو الهدى الى الصواب

عورت كوجرا باندھ کر نماز پڑھنا صحیح و درست ہے۔ سرکار علیہ الصلوٰۃ السلام نے مردوں کو جوڑا باندھنے سے منع فرمایا نہ کہ عورت کو۔

حدیث پاک میں ہے:

”انه عليه السلام نهى ان يصلى الرجل وهو معقوص“ (ہدایہ اولین، ص: ۱۲۰، کتاب الصلوٰۃ، باب ما يفسد الصلوٰۃ وما يكره فيها)

فتاویٰ شامی میں ہے:

”انه عليه الصلاة والسلام نهى ان يصلى الرجل وراسه معقوص“ (کتاب الصلوٰۃ، باب ما يفسد الصلوٰۃ وما يكره فيها، ج: ۲، ص: ۳۰۸)

فتاویٰ شامی میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”أمرت ان اسجد على سبعة اعضاء و ان لا اكف شعرا و لا ثوبا“ (ص: ۳۰۸) (والله تعالى اعلم بالصواب

كتبه

محمد آفتاب عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بجامعة الصمديه، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد نافع الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمدية دار الخير پھپونڈ شریف



لقطی بچے کے جنازہ کا حکم

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ ایک بچہ پڑا ہوا ملا اس کی پرورش کی اس کے ماں باپ کا پتہ نہیں اگر بچپن میں اس کا نتقال ہو جائے تو اس کی نماز جنازہ کا کیا حکم ہے؟

المستفتی
النصار احمد گوپی گنج

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا ومصليا و مسلما
الجواب

هو الهدى الى الصواب

صورت مذکورہ میں حکم یہ ہے کہ اگر بچہ سمجھ دار ہونے سے پہلے مر گیا اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی خواہ اس کو کافر لایا ہو یا مسلمان، ہاں اگر کافرنے ایسی جگہ پایا جو خاص کافروں کی جگہ ہو، مثلاً بست خانہ وغیرہ تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔

فتح القدير میں ہے:

”لو وجدہ کافر فی دار الاسلام او مسلم فی کنیسة کان مسلما..... اذا وجدہ مسلم فی قربة من قری المسلمین فهو مسلم او کافر فی کنیسة فهو کافر“ (ج: ۲، ص: ۷۰، کتاب اللقطی)

رد المحتار میں ہے:

”بان وقع صبی فی سهم رجل و مات الصبی يصلی علیه“ (ج: ۳، ص: ۱۳۲، کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ الجنائزه)

بہار شریعت میں ہے:

”لقطی اگر سمجھو وال ہونے سے پہلے مر جائے تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھی

عورت کا عورتوں کی امامت کرنا مکرہ تحریکی ہے۔
فتاوی عالمگیری میں ہے:
”و يكره امامۃ المرأة للنساء فی الصلوۃ کلها من الفرائض و
النوافل ” (الفصل الثانی فی بیان من هوائق بالامامة، ج: ۱، ص: ۸۵)

در المختار میں ہے:
”الأنثى بالغة تصح امامتها لانثى مطلقاً فقط مع
الكراء“ (ج: ۲، ص: ۳۲۱، کتاب الصلاة)

تنویر الابصار میں ہے:
”(و) يكره تحريما (جماعة النساء)“ (ج: ۲، ص: ۲۰۵، کتاب
الصلاۃ، باب الامامة)

بہار شریعت میں ہے:
”عورتوں کے امام کے لیے مرد ہونا شرط نہیں عورت بھی امام ہو سکتی ہے
اگرچہ مکروہ ہے۔“ (ج: ۱، ص: ۵۶۱، حصہ: ۳، امامت کا بیان)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد آفتاب عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بالمجامعة الصمدية ، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح
محمد انفاس الحسن چشتی غفرلہ
خادم الافتاء جامعة صمدیہ دار الخیر پھپونڈ شریف

جائے گی اس کو مسلمان اٹھا کر لایا ہو یا کافر ہاں اگر کافرنے اسے ایسی جگہ پایا
جو خاص کافروں کی جگہ ہے، مثلاً بات خانہ میں تو اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھی
جائے۔ (ج: ۲، حصہ: ۱۰، نقطہ کا بیان، ص: ۲۷۱)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد آفتاب عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بالمجامعة الصمدية ، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرلہ

خادم الافتاء جامعة صمدیہ دار الخیر پھپونڈ شریف

☆☆☆☆

اگر عورت حافظ قرآن ہو تو عورتوں کو باجماعت
نماز پڑھاسکتی ہے یا نہیں؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ اگر
عورت حافظ قرآن ہو تو عورتوں کو باجماعت نماز پڑھاسکتی ہے یا نہیں؟

المستفتی

محمد سلطان، فتح پور

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

هو الهدى الى الصواب

☆☆☆☆

سجدہ سہوواجب نہ تھا، پھر بھی سجدہ سہو کر لیا، نماز ہوگی یا نہیں؟
مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کسی
نمازی پر سجدہ سہوواجب نہ تھا، پھر بھی اس نے سجدہ سہو کر لیا، نماز ہوگی یا نہیں؟

المستفتی

محمد صادق عالم، کشن گنج بہار

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

کسی نمازی پر سجدہ سہوواجب نہ تھا، اور کر لیا تو نماز ہو جائے گی مگر ایسا کرنا
ممنوع اور زیادت ہے۔ ہاں اگر مسبوق نے سجدہ سہوواجب نہ ہونے کی صورت
میں سجدہ سہو کر لیا تو مسبوق کی نماز نہ ہوگی۔

فتاوی رضویہ میں ہے:

”بے حاجت سجدہ سہو نماز میں زیادت اور ممنوع ہے، مگر نماز ہو جائے
گی،“ (ج: ۳، ص: ۱۲۱) والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد افسر عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بالجامعة الصمدية، بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح
محمد انفال احسان چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمديه دارالخير ففوند شريف ☆☆☆☆

غزلیہ مشاعرے میں شرکت کرنے والے عالم کو
امام بنانا کیسا ہے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک
سنی عالم دین جو ایک مسجد کے امام و خطیب اور روایت ہلال کمیٹی کے صدر بھی ہیں
غزل کے آں انڈیا مشاعروں کی صدارت اور افتتاح کرتے ہیں جب کہ ڈائیس پر
موجود شعراء میں شرایبی بد اعمال اور بے پرده خواتین بھی ہوتی ہیں اس عالم دین
کا ان مشاعروں میں شرکت کرنا کیسا ہے اور اس کو امام بنانا اور اس کے اعلان کا
اعتبار کرنا نیز اس عالم کی روایت ہلال کی تصدیق معتبر ہے یا نہیں؟

المستفتی

محمد صادق چشتی کشن گنج بہار

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

مذکورہ بالاشاعرے متعدد خلاف شرع امور پر مشتمل ہیں مثل اعورت و مرد
کا اختلاط اعورتوں کا غیر محروم کے سامنے بلند آواز سے اشعار پڑھنا اعورتوں کا
مشاعرے میں بے پرده آنا کسی شرایبی کو سطح پر بلا نیا سارے افعال ناجائز و حرام
ہیں لہذا ایسے مشاعروں میں کسی سنی عالم دین یا کسی مولیٰ کا شرکت کرنا ناجائز و
حرام ہے اور شرکت کرنے والا فاسق معلم مرد و الشہادة ہے اور فاسق کو امام بنانا
جائے نہیں اس کے پچھے نماز مکروہ تحریکی واجب الاعداد ہے نیز ایسے شخص کی روایت
ہلال کی تصدیق شرعاً معتبر نہیں۔

فتاوى شامي میں ہے:

”اما الفاسق فقد عللوا اکراہة تقديمہ بانہ لا یهتم لا مر دینہ
وبان فى تقديمہ للامامة تعظیمه، وقد وجہ عليهم اهانته
شرعاء..... فهو كالمبتدع تکرہ امامته بكل حال بل مشی فى
شرح الممنیة على ان کراہة تقديمہ کراہة
تحریم“ (ج: ۲، ص: ۲۹۹، کتاب الصلاة، باب الامامة)

فتاوى شامي میں ہے:

”الفاسق انما ترد شهادته“ (ج: ۸، ص: ۱۸۸، کتاب الشهادة)
والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد افسر عالم چشتی

الطالب في صف الاختصاص في الفقه
بالجامعة الصمدية، بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمديه دارالحوزه پھوند شریف

☆☆☆☆

شراب کے نشے کی حالت میں انتقال ہوتا
نماز جنازہ کا کیا حکم ہے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی
مؤمن شراب پیتا ہو اور شراب کے نشے کی حالت میں انتقال کر جائے تو اس کی نماز

جنائزہ پڑھی جائے گی یا نہیں

المستفتی

محمد خورشید بانہ

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامداو مصلیا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

شراب پینا سخت ناجائز، حرام و گناہ ہے شراب پینے والے کے لیے قرآن
و حدیث میں سخت وعید ہیں آئی ہیں مگر شراب پینے والا کافرنہیں اور چند افراد کے
سواء ہرگز گارمون کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، لہذا اگر کوئی مومن شراب پی کر
نشے کی حالت میں مر جائے تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائیگی۔

تنویر الابصار من درختار میں ہے:

”(وھی فرض علی کل مسلم مات خلا) اربعة (بغاء وقطع
طريق) فلا يغسلوا ولا يصلی عليهم (اذا قتلوا في الحرب وكذا
مکابر في مصر ليلا بسلام وختناق..... وقاتل احد ابويه) اهانة له
والحقه في النهر بالبغاء“ (ج: ۳، ص: ۷، ۱۰۷)

فتاوی عالم گیری میں ہے:

”ويصلی علی کل مسلم مات بعد الولادة صغيراً کان او
کبیراً ذکراً کان او انشی حرراً کان او عبداً الا البغاء وقطع الطريق
ومن بمثل حالهم“ (ج: ۱، ص: ۱۲۳، الفصل الخامس في الصلاة على الميت)

بہار شریعت میں ہے:

”ہر مسلمان کی نماز جنازہ پڑھی جائے اگرچہ وہ کیسا ہی گنہ گار ہو مر تکب
کبار ہو مگر چند قسم کے لوگ ہیں ان کی نمازنہیں“ (ج: ۱، ص: ۸۲۷، نماز جنازہ کا بیان)

كتب

محمد افسر عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بجامعة الصمدية، بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح
محمد افاس الحسن چشتی غفرله
خادم الافقاء جامعة صمدية دارالحیر پھونڈ شریف



دیاں وہابیہ کے پچھے نماز کیوں جائز نہیں؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متنین اس مسئلہ میں کہ بعض بد مذہب کہتے ہیں کہ سنی، دیاں وہابیہ کے پچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے تفصیل سے جواب تحریر فرمائیں؟

المستفتی

دل محمد رضوی نوری نگر بنگال

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا ومصليا و مسلما
الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

دیاں وہابیہ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں صریح ناقابل تاویل گستاخیاں کرنے کے سبب کافرو مرتد خارج از اسلام ہیں، لہذا ان کے پچھے کسی کی نماز نہیں ہو سکتی۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

”لاتجوز خلف الرافضی والجهمی والقدری والمشبهة
ومن يقول بخلق القرآن: وحاصله ان كان هو لا يكفر به صاحبه
تجوز الصلاة خلفه مع الكراهة والافلا“ (ج: ۱، ص: ۸۳)

البحر الرائق میں ہے:

”فی الاصل الاقتداء باهل الاهواء جائز الالجهمية
والقدرية والروافض الغالی ومن يقول بخلق القرآن والخطابية
والمشبهة“ (ج: ۱، ص: ۱۱۱، کتاب الصلاة، باب الامامة)
فتح القدیر میں ہے:

”الاقتداء باهل الاهواء جائز الالجهمية والقدرية
والروافض الغالیة والسائل بخلق القرآن والخطابية
والمشبهة“ (ج: ۱، ص: ۳۶۰، کتاب الصلاة)

فتاوی رضویہ میں ہے:

”وہابی کے پچھے کوئی نماز فرض خواہ نفل کسی کی نہیں ہو سکتی..... لانہ لا دین
لہ ولا صلاة لمن لا دین له“ (ج: ۳، ص: ۲۶۵)

بہار شریعت میں ہے:

”وہ بد مذہب جس کی بد مذہبی حد کفر کو پہنچ گئی ہو..... اس کے پچھے
نماز نہیں ہو سکتی“ (ج: ۱، ص: ۵۲۲، امامت کا بیان) والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد افسر عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بالجامعة الصمدية ، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمدية دار الخير پھونڈ شریف



دیوبندیوں کے عقائد کفریہ سے باخبر ہوتے ہوئے
ان کے پچھے نماز کا حکم؟

مسئلہ: کیاف ماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک عام آدمی جو دیوبندیوں کے عقائد سے باخبر نہیں اس کو بتایا گیا کہ دیوبندی اپنے عقائد کفریہ کے سبب کافر ہیں پھر بھی وہ نہیں مانا اور ان کے عقائد کفریہ سے باخبر ہوتے ہوئے بھی ان کے پچھے نماز پڑھتا ہے ایسے شخص کے بارے میں حکم شرع کیا ہے۔ تحریر فرمائیں؟

المستفتی

محمد ہارون لکھیم پور

بسم الرحمن الرحيم ، حامدا ومصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

علماء دیوبند کو اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ کی بارگاہ اقدس میں صریح ناقابل تاویل گستاخیاں کرنے کے سبب علماء عرب و عجم نے کافرو مرتد قرار دیا ہے بلکہ یہاں تک فرمایا ہے: ”من شک فی عذابه و کفره فقد کفر“

صورت مذکورہ میں شخص مذکور کو جب وہابیہ دیانتہ کے عقائد کفریہ پر مطلع کر دیا گیا پھر بھی ان کے پچھے نماز پڑھتا ہے تو اس پر واجب ہے کہ اپنے اس فعل سے بازاً کرتوبہ و تجدید ایمان کرے۔
فتاویٰ رضویہ میں ہے:

”جسے یہ معلوم ہو کہ دیوبندیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے پھر ان کے پچھے نماز پڑھتا ہے اسے مسلمان نہ کہا جائے گا کہ پچھے نماز پڑھنا اس کی ظاہر دلیل ہے کہ ان کو مسلمان سمجھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کو مسلمان سمجھنا کفر ہے اسی لیے علماء حرمین شریفین نے بالاتفاق دیوبندیوں کو کافر و مرتد لکھا اور صاف فرمایا کہ: ”من شک فی کفره و عذابه فقد کفر“ (ج: ۶، ص: ۲۷۷) والله تعالیٰ اعلم بالصواب

كتب

محمد افسر عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بالجامعة الصمدية ، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمدية دار الخير پھونڈ شریف



مقیم مقتدی مسافر امام کے سلام پھیرنے سے پہلے نماز
پوری کرنے کے لیے کھڑا ہو گیا تو؟

مسئلہ: کیاف ماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ امام

مسافر تھا اس کی اقتدا میں بعض مقتدى مقیم تھے، امام دوسری رکعت میں بیٹھا ہوا تھا، مقیم مقتدى امام کے سلام پھیرنے سے پہلے کھڑا ہو گیا تو جو کھڑا ہو گیا؟

المستفتی

مولانا ممتاز احمد کشن گنج بہار

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

صورت مذکورہ میں ان مقتدیوں کا امام کے سلام پھیرنے سے پہلے اپنی رکعتیں پوری کرنے کے لیے کھڑا ہونا اگر بقدر تشهد بیٹھنے کے بعد کسی ضرورت کے سبب مثلا خوف حدث ہو یا فجر و جمعہ و عیدین کے وقت ختم ہو جانے کا اندیشہ وغیرہ ہے تو بلا کراہت نماز ہو جائے گی ورنہ امام کے سلام پھیرنے سے پہلے کھڑا ہونا مکروہ تحریکی ہے ہاں اگر مقتدى نے اپنی رکعتیں امام کے سلام پھیرنے سے پہلے پوری کر لیں اور سلام میں امام کے ساتھ شریک ہو گیا تو بلا کراہت نماز ہو جائے گی۔

درجتار میں ہے:

”ولو قام قبل السلام هل يعتد بادائه ان قبل قعود الامام قدر التشهد لا و ان بعده نعم و كره تحريم الا لعدر كخوف حدث ، و خروج وقت فجر و جمعة و عيد و معدور و تمام مدة مسح و مرور ماربيين يديه فان فرغ قبل سلام امامه ثم تابعه فيه صحت“ (ج: ٢، ص: ٣٣٩، کتاب الصلاة، باب الامامة)

بہار شریعت میں ہے:

”اگر امام کے بقدر تشهد بیٹھنے کے بعد اور سلام سے پہلے کھڑا ہو گیا تو جو ارکان ادا کر چکا ان کا اعتبار ہو گا، مگر بغیر ضرورت سلام سے پہلے کھڑا ہونا مکروہ تحریکی ہے، پھر امام کے سلام سے پہلے فوت شدہ ادا کر لی اور سلام میں امام کا شریک ہو گیا تو بھی صحیح ہو جائے گی..... امام کے سلام سے پہلے مسبوق کسی عذر کی وجہ سے کھڑا ہو گیا، مثلًا سلام کے انتظار میں خوف حدث ہو یا فجر و جمعہ و عیدین کے وقت ختم ہو جانے کا اندیشہ ہے یا وہ مسبوق معدور ہے اور وقت نماز ختم ہو جانے کا گمان ہے یا موزہ پر مسح کیا ہے اور مسح کی مدت پوری ہو جائے گی تو ان سب صورتوں میں کراہت نہیں“ (ج: ٤، ص: ٥٩١، جماعت کا بیان)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتبه

محمد افسر عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بالجامعة الصمدية، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرلہ

خادم الافتاء جامعة صمديه دار الخير پھپوند شریف



اگر مقتدى ابتدائے نماز میں ثانہ پڑھ سکا تو کیا کرے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین مفتیان شرع متنین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ ظہر، عصر، مغرب، عشا امام کی اقتدا میں آپ کو صرف دور کعت نماز میں تو ان

بالمجامعة الصمدية، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح
محمد انفاس الحسن چشتی غفرله
خادم الاقاء جامعة صمدیہ دارالخیر پھوند شریف
☆☆☆☆

نجر کی جماعت سے قبل سنت نہ پڑھ سکا تو کب پڑھے؟
مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ اگر آپ کو نجر کی سنتوں کے پڑھنے کا وقت نہیں ہے آپ جماعت میں شامل ہو جائیں اپنی فرض نماز پوری کرنے کے بعد فوراً سنت پڑھ لیں سورج نکلنے کا انتظار نہ کریں بلکہ سورج نکلنے سے پہلے پڑھ لیں؟

المستفتی
محمد بن الحدیث فتح پور

الجواب

هو الہادی الى الصواب

اگر نجر کی فرض و سنت دونوں قضا ہو جائیں اور زوال سے پہلے قضا پڑھے تو فرض و سنت دونوں کی قضا پڑھی جائے، اور اگر نجر کی صرف سنت قضا ہو جائے جیسا کہ صورت مذکورہ میں تحریر ہے تو اس کی قضا نہیں، ہاں! امام محمد رضی اللہ عنہ کے نزدیک اگر پڑھنا چاہتا ہے تو طلوع آفتاب کے بعد پڑھ سکتا ہے۔
فتاوی عالمگیری میں ہے:

”والسنن اذا فاتت عن وقتها لم يقضها الا ركعتى الفجر اذا فاتتا مع الفرض يقضيهما بعد طلوع الشمس الى وقت الزوال ثم

صورتوں میں اب آپ جو فرض پڑھیں گے ایک رکعت ہو یا دو رکعت ان سب میں بغیر شناکے نماز شروع نہ کریں؟

المستفتی
محمد صادق عالم چشتی کشن گنج بہار
الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

اگرام کے ساتھ شناکہ پڑھ سکا تھا تو جب باقی رکعتوں کو پورا کرے خواہ وہ ایک رکعت ہو یا دو رکعت اس کے شروع میں شناپڑھے، اگر شناپڑھنا بھول گیا تو ایسی صورت میں نماز ہو جائے گی کیوں کہ شناپڑھنا نماز میں سنت ہے، ہاں قصد اترک کرنے کی صورت میں ترک سنت کا و بال اس کے سر ہو گا۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

”فاما إذا قام إلى قضاء مابسوق يأتى بالثناء ويتعود للقراءة كذا في فتاوى قاضى خان، والخلاصة والظهيرية“ (الفصل السابع فى المسسوق واللاحق، ج: ۱، ص: ۹۱)
رد المحhtar میں ہے:

”واما الثناء فهو سنة مقصودة لذاتها وليس ثناء الامام ثناء للمؤتم و اذا تركه يلزم ترك سنة مقصودة لذاتها“ (كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج: ۲، ص: ۱۹۰)

والله تعالى اعلم بالصواب
كتب

محمد کوثر علی

الطالب في صنف الاختصاص في الفقه

يسقط هكذا في محيط السرخسى وهو الصحيح هكذا في البحر الرائق ”الباب التاسع في النوافل، ج: ۱، ص: ۱۱۲“
رواحٌ مِنْ ”تَقْضِي وَفَاتَتْ“ كَتَبَتْ هَذِهِ
”فَلَا تَقْضِي إِلَّا مَعَهُ حَيْثُ فَاتَ وَقْتُهَا أَمَا إِذَا فَاتَ وَحْدَهَا فَلَا
تَقْضِي وَلَا تَقْضِي قَبْلَ الظُّلُمَوْعِ وَلَا بَعْدَ الرُّوَالِ“ (كتاب الصلاة، باب الوتر
والنوافل، ج: ۲، ص: ۳۵۵)

بهار شریعت میں ہے:

”فِجْرٍ كَسْتَ قَضَا هُوَكَى أَوْ فَرَضَ پُڑھ لِيَ تَوَابَ سَنَقَوْلَ كَيْ قَضَانِيَنَ الْبَتَةَ
إِمَامُ مُحَمَّدُ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى فَرَمَّاَتِ ہِنَّ كَهْ طَلَوْعَ آفَاتَبَ كَيْ بَعْدَ پُڑھ لِيَ تَوَبَهَتَرَ ہَےْ أَوْ
طَلَوْعَ سَيِّشَتْرَ بَالْأَقْوَاعِ مَنْنُوْعَ ہَےْ، آجَ كَلَ اكْثَرُ عَوَامَ بَعْدَ فَرَضِ فُورَ پُڑھ لِيَ كَرَتَهَ
ہِنَّ يَهِنَ جَائِزَ ہَےْ، پُڑھنَا ہَوْتَ آفَاتَبَ طَلَوْعَ ہَوْنَےَ كَيْ بَعْدَ زَوَالَ سَيِّشَهَ پُڑھِينَ
” (سن و نوافل کا بیان، ج: ۱، حصہ: ۳، ص: ۲۶۳) وَاللَّهُ تَعَالَى اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

كتب

محمد كوثري على

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بجامعة الصمدية، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد نافع الحسن چشتی غفرله

خادم الأفتاء جامعة صمدية دار الخير پھونڈ شریف



عصر کا وقت شروع ہونے کے بعد عصر کے علاوہ دوسری نماز

المستفتى

محمد زید رضا صَحِيفَمْ بُورَ

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

هو الهدى الى الصواب

عصر کی نماز سے پہلے قضانمازیں و سنن و نوافل پڑھی جاسکتی ہیں اسی طرح
عصر کی نمازاً کر لینے کے بعد قضانمازیں، نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت وقت مکروہ
سے پہلے ادا کی جاسکتی ہیں البتہ وقت مکروہ شروع ہونے کے بعد جو کہ سورج
ڈوبنے سے میں منٹ پہلے کا ہے سوائے اس دن کی عصر کے اور نمازیں پڑھنا جائز
نہیں خواہ قضانمازیں ہوں یا ادا یا نوافل یا نماز جنازہ یا سجدہ تلاوت ہاں اگر جنازہ
اسی وقت لایا گیا تو پڑھی جاسکتی ہے اسی طرح آیت سجدہ اسی وقت تلاوت کی گئی تو
یہ کیا جاسکتا ہے ہاں ناجائز اس صورت میں ہے کہ یہ دونوں واجب ہوں وقت غیر
مکروہ میں اور ادا کیے جائیں وقت مکروہ میں۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

”ثلاث ساعات لا تجوز فيها المكتوبة ولا صلاة الجنائزة
ولا سجدة التلاوة اذا طلعت الشمس حتى ترتفع و عند الانتصار

الى ان تزول و عند احمرارها الى ان تغيب الا عصر يومه ذلك
فانه يجوز اداهه عند الغروب هكذا في فتاوى قاضي خان
هذا اذا وجبت صلاة الجنائزه و سجدة التلاوه في وقت
مباح و اخرتا الى هذا الوقت فانه لا يجوز قطعاً اما لو وجبتا في هذا
الوقت واديتها فيه جاز لأنها اديت ناقصة كما وجبت كذلك في
السراج الوهاج“ (كتاب الصلاة الفصل الثالث في بيان الاوقات ج، ١، ص: ٥٢)

توضير الابصار مع درمحترم ميلانیں ہے:

“(وكره) تحريم (صلاة) مطلقاً (ولو) قضاء أو
واجبة أو نفلاً أو (على جنائزه و سجدة تلاوة و سهو)“ (كتاب الصلاة
ج، ٢، ص: ٣٠)

فتاوی شامی میں ”او على جنائزه“ کے تحت ہے:

”اذا حضرت في ذلك الوقت وكذا قوله“ و سجدة
تلاوة“ اى اذا تليت فيه والا فلا كراهة“ (كتاب الصلاة، ج، ٢، ص: ٣٠)

بہار شریعت میں ہے:

”طلوع و غروب و نصف النهار ان تینوں وقتين میں کوئی نماز جائز نہیں نہ
فرض نہ واجب نہ نفل نہ ادانته قضا، یوہیں سجدة تلاوة و سجدة سهو بھی ناجائز ہے، البتة
اس روز اگر عصر کی نماز نہیں پڑھی تو اگرچہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے، مگر اتنی تاخیر کرنا
حرام ہے،“ (نماز کے وقت کا بیان، ج: ١، حصہ: ٣، ص: ٢٥٣) واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

كتبـ

محمد کوثر علی

الطالب في صفت الاختصاص في الفقه

بالمجامعة الصمدية، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح
محمد انفاس الحسن چشتی غفرله
خادم الافتاء جامعة صمدية دار الخير پہنچوند شریف



عیدگاہ میں نماز جنائزہ ادا کی جاسکتی ہے یا نہیں؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان اشروع متنین اس مسئلہ میں کہ عیدگاہ
میں نماز جنائزہ ادا کی جاسکتی ہے یا نہیں نیز مسجد کی چٹائی دری ماںک وغیرہ عیدگاہ
لے جانا کیسا ہے؟

محمد عین اشرف برکاتی، دھاتا فتح پور

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامداً و مصلياً و مسلماً
الجواب

هو الهدى الى الصواب

عیدگاہ میں نماز جنائزہ پڑھنی جائز ہے اس کا حکم مسجد کا نہیں ہے۔
حضرت علامہ سید احمد طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

لاتکرہ فی مسجد اعد لها و كذلك فی المدرسة ومصلی عید
لانہ لیس لها حکم المسجد فی الاصح،“ (طحاوی علی مراثی، ج: ٣٢٦، ص: ٣٢٦)
مسجد کی چٹائی، دری، ماںک وغیرہ عیدگاہ لے جانا ناجائز و گناہ ہے اعلیٰ
حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ اس کے ایک سوال کا جواب
دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ یہ غل ناجائز و گناہ ہے ایک مسجد کی چیز دوسرا مسجد
میں بھی عاریت دینا ناجائز نہ کہ عیدگاہ میں کہ اتصال صاف کے سوا اور حکام میں

نکاح کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

مسئله: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرعی متن میں مسئلہ ذیل میں کہ

نکاح کے کہتے ہیں اور اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

المستفتى

حبيب القادری نیپال

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا ومصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

نکاح اس عقد کو کہتے ہیں جو ملک متعہ کا افادہ کرے جس کے سبب مرد کو عورت سے جماع وغیرہ حلال ہو جائے۔

حاشیہ ہدایہ میں ہے:

”النکاح وهو في اصل اللغة الضم ، ثم نقل الى الوطى
لا شتماله عليه والى العقد المقتضى لحل الاستمتاع لانه سبب
الضم“ (كتاب النکاح، ج: ۱ ص: ۲۸۵)

فتاوی عالم گیری میں ہے:

” فهو عقد يرد على ملك المتعة قصداً كذا في الكنز“ (

كتاب النکاح ج: ۱ ص: ۲۶۷)

تلویر الابصار مرح درختار میں ہے:

”(هو) عند الفقهاء (عقد يفيد ملك المتعة) اى حل

استمتاع الرجل من امرأة لم يمنع من نكاحها مانع شرعاً“ (كتاب

النکاح ج: ۲ ص: ۵۹، ۲۰)

وہ مسجد ہی نہیں لہذا اجنب کو اس میں جانا منع نہیں۔

فتاوی عالم گیری جلد پنجم صفحہ ۱۲۲

”يجوز للقيم شراء المصليات للصلاحة عليها ولا يجوز

اعارتها لمسجد آخر“

در مختار علی هامش ردار المختار مطبع قسطنطینیہ ج: ۱، ص: ۶۸۷

”المتخد لصلاة جنازة أو عيد مسجد في حق جواز الاقتداء

وان انفصل الصفوف رفقا بالناس لا في حق غيره به يفتى نهاية فحل

دخوله لجنب وحائض كفنه مسجد و رباط و مدرسة“ (فتاوی رضویہ

جلد: ۲ ص: ۲۵۵)

اور فتاوی رضویہ جلد: ۳ ص: ۸۰۸ میں ہے:

”عیدگاہ میں مسجد کامل لے جانا منوع ہے۔ ہاں اگر مسجد کی چٹائی دری
وغیرہ کسی شخص کی دی ہوئی ہوں اور اس نے اجازت دی ہو کہ مسجد و عیدگاہ میں
استعمال کی جائیں تو جائز ہے۔“ و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

كتب

محمد توقير رضا چشتی

الطالب في صف الاختصاص في الفقه

بالجامعة الصمدية بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمديه دارالتحفظ پھونڈ شریف



شرح وقايه میں ہے:

”هو عقد موضوع لملك المتعة اى حل استمتاع الرجل

من المرأة“ (كتاب النكاح، ج: ٢ ص: ٣)
نكاح کی شرعی حیثیت یہ ہے کہ یہ بھی فرض ہوتا ہے بھی واجب، بھی سنت
موکدہ بھی مکروہ اور بھی حرام۔

(۱) یہ یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے میں زنا واقع ہو جائے گا تو نکاح کرنا
فرض ہے۔

(۲) شہوت کا غلبہ ہے کہ نکاح کرے تو معاذ اللہ ان دیشہ زنا ہے اور مہرو
نفقہ کی قدرت رکھتا ہو تو نکاح واجب ہے۔

(۳) اعتدال کی حالت میں یعنی شہوت کا بہت زیادہ غلبہ نہ ہونے عنین
(نامرد) ہوا اور مہرو نفقہ پر قدرت بھی ہو تو نکاح سنت موکدہ ہے

(۴) اگر یہ اندیشہ ہے کہ نکاح کرے گا تو ننان نفقہ نہ دے سکے گا یا جو
ضروری با تین ہیں ان کو پورانہ کر سکے گا تو مکروہ ہے اور ان با تلوں کا یقین ہو تو نکاح
کرنا حرام، مگر نکاح بہر حال ہو جائے گا۔

فتاوی عالم گیری میں ہے:

”اما صفتہ فهو انه في حالة الاعتدال سنة موکدة وحالة
السوقان واجب وحالة خوف الجور مکروہ کذا فی الاختیار شرح
المختار“ (كتاب النكاح جلد ۱، ص: ۲۶۷)

تنویر الابصار مع درمحترم میں ہے:

”ويكون واجبا عند السوقان فان تيقن الزنا الا به فرض ،
وهذا ان ملك المهر والنفقة والا فلا اثم بتركه (و) يكون

(سنة) موکدہ فی الاصح فلا یاثم بترکہ و یثاب ان نوی تحصیناً
ولدا (حالة الاعتدال) ای القدرة علی وطی و مهر و نفقة
..... (ومکروہا لخوف الجور) فان تیقنه حرم (كتاب النكاح ج: ۲ ص: ۲۳، ۲۵) والله تعالى اعلم بالصواب

كتبـه

محمد کوثر علی

الطالب في صف الاختصاص في الفقه
بالجامعة الصمديه، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح
محمد انفاس الحسن چشتی غفرله
خادم الافتاء جامعة صمديه دار الخير پچھوئند شریف



کسی شیخ یا پھان کا کسی سید لڑکی سے نکاح صحیح ہے یا نہیں؟
مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کسی شیخ
یا پھان کا کسی سید لڑکی سے نکاح صحیح ہے یا نہیں؟

المستفتی

محمد پھول بابو ہر پور بوچھا سمیتی پور

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

اگر سید لڑکی اولیا کی اجازت سے غیر لفومیں نکاح کرے تو بالاتفاق جائز

ہے ہاں اگر غیر کفوئین اولیاء کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو اس دور کے معتمد مفتیان کرام نے ظاہرالراویہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے دفعہ للفساد اس کے جواز کا فتوی دے دیا ہے۔

هدایہ اولین میں ہے:

”وينعقد نكاح الحرمة العاقلة البالغة برضائهما وان لم يعقد عليها ولی بکرا كانت او ثبیا عند ابی حنیفة و ابی یوسف في ظاهر الروایة“ (كتاب النکاح، باب فی الاولیاء والاكفاء، ص: ٢٩٣)

شرح وقایہ ثانی میں ہے:

”نفذ نکاح حرمة مکلفة ولو من غير كفوة بلا ولی“ (كتاب

النکاح، باب الولی والکفوء، ص: ١٨)

فتاوی عالمگیری میں ہے:

”ثم المرأة اذا زوجت نفسها من غير كفء صح النكاح في ظاهر الروایة“ (الباب الخامس في الاكفاء، ج: ١، ص: ٢٩٢)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد کوثر علی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بجامعة الصمديه بدأر الحیر ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمديه دار الخير پھپوند شریف



زید نے دو بیویوں میں سے ایک کو حج کروایا
دوسری کو نہیں، کیا حکم ہے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کی دو بیویاں ہیں ایک کو زید نے حج کروایا اور ایک کو نہیں کروایا ایک خوش حال رہتی اور ایک پر پیشان رہتی ہے زید کے بارے میں کیا حکم ہے؟

المستفتى

محمد نفیس القمر سیستانی مرضی بہار

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

شریعت مطہرہ نے شوہر پر بیویوں کے جو حقوق مقرر کیے ان میں تمام بیویوں کے درمیان عدل و مساوات لازم و واجب ہے مثلاً کھانا پینا، لباس، شب باشی ان حقوق کی ادائیگی میں اگر عدل و مساوات نہ کی تو وہ حقوق العباد میں گرفتار اور عذاب الہی کا سزاوار ہوگا۔

قرآن پاک میں ہے:

”وان خفتم الا تعدلوا فواحدة او ما ملكت ايمانكم ذلك
ادنى الا تعدلوا“

ترجمہ۔ اگر تمہیں خوف ہو کہ عدل نہ کرو گے تو ایک ہی سے نکاح کرو یادہ
باندیاں جن کے تم مالک ہو، یہ زیادہ قریب ہے اس سے کہ تم سے ظلم نہ ہو
۔ (پ: ۳، سورۃ النساء، آیت: ۳)

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”ولن تستطعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم فلا تميلوا كل الميل فتذرواها كالملعقة وان تصلحوا و تتقوا فان الله كان غفورا رحيميا“

ترجمہ۔ یعنی تم سے ہر گز نہ ہو سکے گا کہ عورتوں کو برابر کھو، اگرچہ حرص کرو تو یہ یونہ ہو کہ ایک طرف پورا جھک جاؤ اور دوسرا کوئی چھوڑ دو اور اگر نیکی اور پرہیز گاری کرو تو بے شک اللہ تعالیٰ بخششے والامہربان ہے۔ (پ: ۵، سورۃ النساء، آیت: ۱۲۹)

حدیث پاک میں ہے:

”عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كانت له أمرأتان فما لـى أحدهما جاء يوم القيمة و شقه مائل“

ترجمہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس دو بیویاں ہوں اور دونوں میں عدل نہ کرے تو قیامت کے دن اس طرح پر آئے گا کہ اس کا ایک طرف کا حصہ جھکا ہوا ہوگا۔ (ابوداؤ شریف، باب فی القسم بین النساء، ص: ۲۹۰)

ہدایہ اولين میں ہے:

”من كانت له أمرأتان فما لـى أحدهما في القسم جاء يوم القيمة و شقه مائل“ (باب القسم، ص: ۳۲۰)

رہ گیا سفر حیا کوئی دوسرا سفر شرعی تو شرعاً ان میں عدل واجب نہیں۔

ہدایہ اولين میں ہے:

”ولا حق لهن في القسم حالة السفر فيسافر الزوج بمن شاء منهن“ (باب القسم، ص: ۳۲۹)

شرح وقایہ ثانی میں ہے:

”ولا قسم في السفر يسافر بمن شاء“ (باب القسم، ص: ۵۷)

فتاوی عالمگیری میں ہے:

”وله ان یسافر بعض نسائے دون البعض و اذا قدم من السفر ليس للاخری ان تطلب من الزوج أن یسكن عندها مثل ما كان عند التي سافر بها“ (الباب الحادی عشر فی القسم، ج: ۱، ص: ۳۲۱) بہار شریعت میں ہے:

”سفر کو جانے میں باری نہیں بلکہ شوہر کو اختیار ہے جسے چاہیے اپنے ساتھ لے جائے اور سفر سے واپسی کے بعد اور عورتوں کو یہ حق نہیں کہ اس کا مطالبه کریں کہ جتنے دن سفر میں رہا اتنے ہی دنوں ان باقیوں کے پاس رہے سفر سے مراد شرعی سفر ہے“ (باری مقرر کرنے کا بیان، ج: ۲، حصہ: ۷، ص: ۹۸) لہذا صورت مذکورہ میں زید پر لازم و واجب ہے کہ حسب استطاعت دنوں بیویوں کے حقوق برابر ادا کرے کسی کو خوش حال کسی کو پریشان حال نہ رکھے اور جو نا انصافی کی ہو اس سے بازاً جائے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس سے توبہ و استغفار کرے اور اپنی بیوی سے معافی کا بھی طالب ہو۔

والله تعالى اعلم بالصواب

كتبـ

محمد کوثر علی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بالجامعة الصمديه، بدار الخير ففوندالشريفة

الجواب صحيح



محرم کے مہینے میں شادی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بعض علاقوں میں بڑے بوڑھے حضرات ماہ محرم الحرام میں شادی بیاہ اور دیگر مسروت کی تقریبات کو بدشگونی سمجھتے ہیں شریعت مطہرہ کا اس سلسلے میں کیا حکم ہے؟

المستفتی

محمد سیف رضا چشتی گوپی گنج بحدودی

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

هو الہادی الی الصواب

ماہ محرم الحرام میں شادی بیاہ اور دیگر مسروت کی تقریبات کو بدشگونی سمجھنا محض جہالت و نادانی ہے شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں، شادی بیاہ ہر مہینے میں جائز ہے۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

”نكاح کسی مہینے میں منع نہیں“ (ج: ۵، ص: ۱۷۹)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد تو قیر رضا چشتی

الطالب في صف الاختصاص في الفقه

بجامعة الصمديہ بدارالخير فوندالشریفہ

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرلہ

خادم الافتاء جامعة صمديہ دارالحکیم پھونڈ شریف



دیوبندی لڑکا لڑکی کا نکاح سنی قاضی پڑھائے تو نکاح ہو گایا نہیں؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ لڑکا لڑکی دونوں سنی نہیں ہیں بلکہ دیوبندی وہابی ہیں، مگر نکاح پڑھانے والا سنی ہے تو نکاح ہو گایا نہیں؟ نیز لڑکا لڑکی دونوں میں سے ایک سنی ہے، نکاح ہو گایا نہیں؟

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

لڑکا اور لڑکی اگر علماء دیوبند کے عقائد کفریہ کے حامل ہیں تو وہ کافر و مرتد خارج از اسلام ہیں، اور مرتد کا کسی عورت سے یا مرتدہ کا کسی مرد سے نکاح نہیں ہو سکتا، لہذا ایسی صورت میں دونوں کا آپس میں نکاح منعقد نہیں ہو سکتا۔

ہدایہ اولین میں ہے:

”ولا يجوز ان يتزوج المرتد مسلمة ولا كافرة ومرتدة“

(ص: ۳۲۵، باب نکاح اهل الشرک)

مبسوط میں ہے:

”ولا يجوز للمرتد ان يتزوج مرتدۃ ولا مسلمة ولا كافرة“

(اصلیۃ) (ج: ۱ ص: ۳۲۳ مطلب باب نکاح المرتد)

الجوہرۃ النیرۃ میں ہے:

”ولايجوز ان يتزوج المرتدۃ مسلمة ولا کافرة ومرتدۃ“

(ج: ۲، ص: ۹۰)

بہار شریعت میں ہے:

مرتد و مرتدہ کا نکاح کسی سے نہیں ہو سکتا، نہ مسلمان سے نہ کافر سے، نا
مرتد و مرتدہ سے“ (حصہ ص: ۹۳، نکاح کا فرکا بیان)
اگر قاضی نے اس کا علم رکھتے ہوئے نکاح پڑھایا تو اس قاضی پر اس
محفل نکاح میں شرکت کرنے اور تعاوون علی الاثم کے سبب توبہ لازم ہے۔ والله
تعالیٰ اعلم بالصواب

كتب

صاحب عالم قادری

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بالمجامعة الصمدية، بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمديہ دارالتحفظ پھونڈ شریف

☆☆☆☆

قاضی سنی نہ ہو تو نکاح ہو گایا نہیں؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متبین مسئلہ ذیل میں کہ لڑکا
لڑکی سنی ہیں مگر نکاح پڑھانے والا سنی نہیں ہے نکاح ہو گایا نہیں؟

المستفتی

محمد اخلاق چشتی، الہ آباد

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا ومصليا و مسلما

الجواب

هو الهادى الى الصواب

صحت نکاح کے لیے دو سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کی شہادت شرط ہے لہذا
اگر بوقت نکاح دو سنی گواہ موجود تھے تو نکاح ہو جائے گا۔

ہدایہ میں ہے:

”لا ينعقد نکاح المسلمين الا بحضور شاهدين حرين
عاقلين بالغين المسلمين رجالين أو رجال و امراتين عدو لا كانوا أو غير
عدول أو محدودين في القذف“ (ہدایہ اولین، ج: ۲۹۶، کتاب النکاح)

الجوهرة النيرة میں ہے:

”ولايُنعقد نکاح المسلمين الا بحضور شاهدين حرين
مسلمين بالغين عاقلين أو رجال أو امراتين عدو لا
كانوا أو غير عدول أو محدودين في القذف“ (ج: ۲، ج: ۲۵۳ تا ۲۶۳، کتاب
النکاح)

شرح وقاية ثانی میں ہے:

”هو ينعقد بایجاب و قبول و شرط سماع كل واحد منها
لفظ الآخر و حضور حرين أو حر و حرتين مکلفین مسلمین
” (ج: ۲، ج: ۵۸ تا ۸، کتاب النکاح)

بہار شریعت میں شرائط نکاح کے تحت ہے:

”گواہ ہونا، یعنی ایجاد و قبول دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کے سامنے

شمس المهدى، فتح پور

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا ومصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

جس عورت کا شوہر فوت ہو گیا ہواں کی عدت وفات چار مہینہ دس دن
ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

”وَالَّذِينَ يُسَوْفُونَ مِنْكُمْ وَيَذْرُونَ أَرْوَاحًا يَتَرَبَّصُنَ بِأَنفُسِهِنَّ
أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا“ (البقرة: ۲۳۲)

ہدایہ اولین میں ہے:

”عدة الحرة في الوفاة أربعة أشهر وعشرين“ (ص: ۳۰۳)

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

”عدة الحرة في الوفاة أربعة أشهر وعشرين يوماً“ (ج: ۱ ص:
۶۵) الباب الثالث عشر في العدة

متوفی عنہا زوجہا کو ایام عدت میں ہر اس چیز کا استعمال ناجائز ہے جس سے زینت مقصود ہوتی ہے، یعنی سونے چاندی کے زیور، رنگ برنگ کپڑے، خوشبو کابدن یا کپڑے پر استعمال، تیل، سرمه، مہندی، زعفران کا استعمال۔
ہدایہ اولین میں ہے:

ان ترک الطيبة والزينة والکحل والدهن المطيب وغير المطيب الا من عذر ولا تختضب با الحناء لما رويانا ولا تلبس ثوبًا مصبوبًا بعصرف ولا بزعفران“ (باب العدة ص: ۷)

تنویر الابصار میں ہے:

هو۔ گواہ آزاد ، عاقل ، بالغ ہوں اور سب نے نکاح کے الفاظ سے
مسلمان مرد کا نکاح مسلمان عورت کے ساتھ ہے تو گواہوں کا مسلمان
ہونا بھی شرط ہے۔ (نکاح کا بیان، ج: ۲، حصہ: ۷، ص: ۱۱)

لیکن کسی بد مذہب کو نکاح کے لیے بلانا اور اس سے نکاح پڑھوانا سخت
نا جائز گناہ ہے۔ لہذا نکاح پڑھوانے والا اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرے اور کسی صحیح
العقیدہ سے نکاح خواں سے تجدید نکاح کر لینا بہتر ہے۔

والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد آفتاب علم چشتی

الطالب في صف الاختصاص في الفقه

بالجامعة الصمدية ، بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمديه داراللحیر پچھوند شریف

☆☆☆☆

عدت وفات کے احکام؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ آزاد عورت کے لیے شوہر کی عدت وفات کی مدت کیا ہے اور عورت کو عدت وفات میں کن چیزوں کا استعمال کرنا جائز ہے اور کن چیزوں کا استعمال ناجائز ہے، تفصیل سے بیان کریں؟

المستفتی

”يترك الزينة والطيب والدهن والكحل والحناء ولبس المعنصر والمزعفر لا بعذر“ (ج: ۵، ص: ۱۸، ۲۱۷، ۲۱۷، كتاب الطلاق باب العدة)

فتاوی رضویہ میں ہے:

”عدت میں عورت کو یہ چیزیں منع ہیں، ہر قسم کا گہنا، یہاں تک کہ انگوٹھی، چھلا بھی مہندی، سرمہ، عطر، رشمی کپڑا، ہار، پھول، بدن یا کپڑے میں کسی قسم کی خوبصورتی کرنا اور اگر مجبوری ہو تو موٹے دندانوں کی لٹکھی کرے جس سے فقط بال سلجمانے، پٹی نہ جھکائے، پھیلیں، میٹھا تیل کسی سر کے رنگ کپڑے یوں ہی ہر رنگ جس سے زینت ہوتی ہو اگرچہ پڑیا گیر و کا، چوڑیاں اگرچہ کائچ کی، غرض کہ ہر قسم کا سنگار ختم عدت تک منع ہے“ (فتاوی رضویہ ج: ۵، ص: ۸۵۷)

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

كتب

محمد آفتاب عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بالمجامعة الصمدية، بدأ الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمديہ دارالعلوم پھونڈ شریف

☆☆☆☆

اگر شوہر یوئی کا دودھ پی لے تو رضاوت ثابت ہوگی یا نہیں؟
مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید اور

اس کی بیوی کھانا کھا رہے تھے اچانک اس کی بیوی کے پستان سے دودھ چھلک کر کھانے میں گریا وہ کھانا شوہر کھا سکتا ہے یا نہیں نیزاً اگر شوہر یوئی کا دودھ پی لے تو رضاوت ثابت ہوگی یا نہیں؟

المستفتی

محمد ظفر اقبال قادری، فتح پور

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا و مصليا مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

صورت مذکورہ میں کھانا شوہر کے لیے حلال ہے اس لیے کہ کھانا ہی اصل ہے اور دودھ اس کے تابع ہے لہذا اعتبار اصل کا ہو گانہ کہ تابع کا۔

شرح وقایہ میں ہے:

”حكم خلط لبنها بطعام الحل“ (ج: ۲، ص: ۲۱، باب الرضاع)

اسی کے تحت عمدة الرعاية میں ہے:

”إذا اخْتَلَطَ لِبَنُ امْرَأةٍ بِطَعَامٍ فَأَكْلَهُ فَحُكْمُهُ الْحَلُّ مُطلقاً غَلْبَ الْلِبَنِ أَوْ لَا لَانَ الطَّعَامُ أَصْلُ وَاللِبَنُ تَابِعٌ فِي حَقِّ الْمَقْصُودِ“ حاشیہ۔۔۔۔۔ (ج: ۲، ص: ۲۰، کتاب الرضاع)

فتاوی عالمگیری میں ہے:

”إذا اخْتَلَطَ الْلِبَنُ بِالطَّعَامِ فَانْ كَانَتِ النَّارُ قَدْ مَسَتِ الْلِبَنُ وَانْضَجَتِ الطَّعَامَ حَتَّى تَغْيِيرَ فَلَا يُحْرَمُ سَوَاءً كَانَ الْلِبَنُ غَالِبًا أَوْ مَغْلُوبًا وَانْ كَانَتِ النَّارُ لَمْ تَمْسِهِ فَانْ كَانَ الطَّعَامُ غَالِبًا لَمْ تَثْبِتِ الْحُرْمَةُ بِهِ إِيْضًا وَانْ كَانَ الْلِبَنُ غَالِبًا فَكَذَلِكَ عِنْدَ ابْنِ حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللَّهِ

محمد نعیسی القمر رحمانی سیستانی

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

مهر کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) مجعل (۲) مؤجل (۳) مطلق

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

”مهر تین قسم ہیں مجعل کہ پیش از رخصت دینا قرار پالیا ہو..... دوسرا مؤجل جس کی میعاد قرار پائی ہو کہ دس برس یا بیس برس یا پانچ دن کے بعد ادا کیا جائے گا..... تیسرا مؤخر کہ نہ پیشگی کی شرط ظہیری ہونہ کوئی میعاد معین کی گئی ہو،“
(ج:۵، ص:۷، باب المهر)

بہار شریعت میں ہے:

”مهر تین قسم ہے۔ (۱) مجعل کہ خلوت سے پہلے مهر دینا قرار پایا ہے۔ (۲) مؤجل جس کے لیے میعاد مقرر ہو۔ (۳) مطلق جس میں نہ وہ ہونہ یہ“
(ج:۲، ص:۵) والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد افسر عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بالجامعة الصمديه، بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح
محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

رضاعت کی مدت ڈھائی سال ہے اس کے بعد اگر شوہر بیوی کا دودھ پی لے تو رضاعت ثابت نہیں ہوگی اگرچہ عورت کا دودھ پینا جائز نہیں۔

شرح وقایہ میں ہے:

”یثبت بمصة في حولين و نصف لابعده“ (ج:۲، ص:۵۷، کتاب الرضاع)

تغیر الابصار میں ہے:

”ولم يبح الارضاع بعد مدته (لأنه جزء ادمي والانتفاع به لغير ضرورة حرام على الصحيح“ (ج:۳، ص:۳۹۷، کتاب الرضاع)
والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد افسر عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بالجامعة الصمديه، بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمديه دار الخير پھپوند شریف



مهر کی تین قسمیں ہیں؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متنین اس مسئلہ میں کہ مهر کی
مساری قسمیں تحریر فرمائیں؟

غير منزلها ” (ج: ۵، ص: ۲۲۵)، مطلب: الحق ان علی المفتی ان ينظر فی خصوص الواقع)

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

”دوسری جگہ اس طور پر جا سکتی ہے کہ رات کا اکثر حصہ شوہر ہی کے مکان میں گزارے۔“ (ج: ۵، ص: ۸۲۹، باب العدة)

بہار شریعت میں ہے:

”موت کی عدت میں اگر باہر جانے کی حاجت ہو کہ عورت کے پاس بقدر کفایت مال نہیں اور باہر جا کر محنت مزدوری کر کے لائے گی تو کام چلے گا تو اسے اجازت ہے کہ دن میں اور رات کے کچھ حصے میں باہر جائے اور رات کا اکثر حصہ اپنے مکان میں گزارے مگر حاجت سے زیادہ باہر ٹھہر نے کی اجازت نہیں اور اگر بقدر کفایت اس کے پاس خرچ موجود ہے تو اسے بھی گھر سے نکلا مطلقاً منع ہے اور اگر خرچ موجود ہے مگر باہر نہ جائے تو کوئی نقصان پہنچ گا مثلاً زراعت کا کوئی دیکھنے بھالنے والا نہیں اور کوئی ایسا نہیں جسے اس کام پر مقرر کرے تو اس کے لیے بھی جا سکتی ہے مگر رات کو اسی گھر میں رہنا ہو گا یو ہیں کوئی سودا لانے والا نہ ہو تو اس کے لیے بھی جا سکتی ہے۔“ (حصہ: ۸، ص: ۲۲۵، سوگ کا بیان)

مذکورہ بالاحوالہ جات سے یہ واضح ہو گیا کہ عورت کو عدت وفات میں کسی کے جنازے میں جانے کی اجازت نہیں، اور اگر گھر میں رہتے ہوئے علاج نہ ہو سکے تو بقدر ضرورت علاج کے لیے جا سکتی ہے۔ والله تعالیٰ اعلم بالصواب

كتب

صاحب عالم قادری

الطالب في صفت الاختصاص في الفقه

☆☆☆☆

خادم الافتاء جامعة صمديہ دار الخير پھپوند شریف عورت عدت وفات میں گھر سے باہر کس صورت میں جا سکتی ہے؟
مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ عورت اگر عدت وفات میں ہو تو کسی عزیز کے جنازے میں جا سکتی ہے یا نہیں یا بیمار پڑ جائے تو ڈاکٹر کے یہاں جانا یا کسی دوسری ضرورت سے باہر نکلنا جائز ہے یا نہیں تحریر فرمائیں؟

المستفتی

محمد خورشید، سعدی مدن پور باندہ

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

هو الهدى الى الصواب
بلا حاجت نہیں جا سکتی مثلاً بغیر اس کے جانے سے کام نہ ہو گا تو جا سکتی ہے اس طور پر کہ رات کا اکثر حصہ شوہر کے مکان پر گزارے۔
بدایہ اولين میں ہے:

”المتوفى عنها زوجها تخرج نهارا و بعض الليل ولا تبيت

في غير منزلها“ (ص: ۲۰۸، کتاب الطلاق، باب العدة، بغل)

فتاویٰ خانیہ میں ہے:

”المتوفى عنها زوجها تخرج بالنهار ل حاجتها

“ (ج: ۱، ص: ۵۵۳، فصل: فیما یحرم علی المعتدۃ)

فتاویٰ شامی میں ہے:

”المتوفى عنها زوجها تخرج بالنهار ل حاجتها ولا تبيت في

بالمجامعة الصمدية، بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح
محمد انفاس الحسن چشتی غفرله
خادم الافتاء جامعة صمدية دار الخير پھونڈ شریف



طلاق کے بارے میں میاں بیوی کے درمیان
اختلاف ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع میں مسئلہ ذیل میں کہ زید کے اپنی بیوی کو طلاق دینے کے بعد شوہر بیوی میں اختلاف ہو گیا بیوی کہتی ہے کہ میرے شوہرنے تین طلاقیں دی ہیں اور شوہر تین طلاق سے انکار کر رہا ہے ایسی صورت میں حکم شرع کیا ہے۔

المستفتی
محمد عبداللہ چشتی چھترپور

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا ومصليا و مسلما
الجواب

هو الهدى الى الصواب

صورت مذکورہ میں اگر بیوی شوہر کے تین طلاق دینے پر دشروع گواہ پیش کردے تو بیوی کا قول معتبر ہو گا اور تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی بغیر حلالة دوبارہ نکاح نہ ہو سکے گا۔

قرآن کریم میں فرمایا:

”فَإِنْ طَلَقَهَا فَلَا تَحْلِلْ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ تِنْكِحْ زَوْجًا غَيْرَهُ“ (سورة

(٣٣٠، آیت)

اور اگر عورت تین طلاق پر دشروع گواہ پیش نہ کریائے تو شوہر کا قول حلف شرعی کے ساتھ معتبر ہو گا۔ پھر بھی اگر عورت کو تین طلاق کا حقیقی علم ہو اور گواہان شرعی سے ثابت نہ کرنے پائے تو جس طرح ہو سکے اپنے آپ کو شوہر سے بچائے۔
تنویر الابصار میں ہے:

”سمعت من زوجها انه طلقها ولا تقدر على منعه من نفسها)..... قال الاوزجندى ترفع الا مر الى القاضى فان حلف ولا بينة فالاثم عليه“ (ج: ٥، ب: ١٣٨، اکتب الطلاق)

بہار شریعت میں ہے:

”شوہرنے عورت کو تین طلاقیں دے دیں یا پائیں طلاق دی مگر اب انکار کرتا ہے اور عورت کے پاس گواہ نہیں تو جس طرح ممکن ہو عورت اس سے پیچھا چھڑائے مہر معاف کر کے یا اپنا مال دے کر اس سے عیحدہ ہو جائے غرض جس طرح ممکن ہو اس سے کنارہ کشی کرے اور کسی طرح وہ نہ چھوڑے تو عورت مجبور ہے۔“ (ج: ٢، حصہ: ٨، ب: ١٨١) والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد آفتاب عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بالمجامعة الصمدية ، بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح
محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

☆☆☆☆

خادم الافتاء جامعة صمديه دار الخير پھپوند شریف
خیارتین کسے کہتے ہیں اور یہ کیوں م مشروع ہوا؟
مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ خیارتین کسے کہتے ہیں اور یہ کیوں م مشروع ہوا؟

المستفتی
محمد اسرافیل ہر پور بوجھا سمسمی پور

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب
مبيع متعدد ہونے کی صورت میں بعد بيع مشتری کا کسی ایک کو لینے کے
لیے تعین کر لینا اسے خیارتین کہتے ہیں۔

البحر الرائق میں ہے:

”اذا كان المبيع متعددا فجعل الخيار في البعض وهو خيار
التعين“ (كتاب البيع، باب خيار الشرط، ج: ٢، ص: ٦)

فتاوی عالمگیری میں ہے:

”وهو ان يبيع احد العبدین او الثالثة او احد الشوبين او
الثالثة على ان يأخذ المشترى واحدا كذا في البحر الرائق“ (كتاب
البيوع، الفصل الثالث في خيار التعين، ج: ٣، ص: ٥٣)

رد المحhtar میں ہے:

”هو ان يشتري احد الشئيين او الثالثة على ان يعين ايا شاء
باع عبدين على انه بالختار في احدهما“ (كتاب البيوع، باب

خيار الشرط، ج: ٧، ص: ٢٧)

بہار شریعت میں ہے:

”چند چیزوں میں سے ایک غیر معین کو خریدا یوں کہا کہ ان میں سے ایک کو خریدتا ہوں تو مشتری ان میں سے جس ایک کو چاہے معین کر لے اس کو خیارتین کہتے ہیں“ (خیار شرط کا بیان، ج: ٢، حصہ: ١١، ص: ٢٥٧)

خیارتین کی مشرعیت کی وجہ یہ ہے کہ مشتری کو خرید و فروخت میں دھوکا سے بچایا جائے تاکہ مشتری اپنے لیے اس چیز کو اختیار کرے جو اس کے لیے زیادہ موافق و مناسب اور زیادہ نفع بخش ہو۔
ہدایہ آخرین میں ہے:

”ان شرع الخيار للحاجة الى دفع الغبن ليختار ما هو الارفق
والاوفق“ (كتاب البيوع، باب خيار الشرط، ص: ٣٣)

رد المحhtar میں ہے:

”ان جواز خيار التعين للحاجة الى اختيار ما هو الاوفق و
الارفق فيختص بالمشترى لان المبيع كان مع البائع قبل البيع وهو
ادرى بما لائمته منه“ (كتاب البيوع، باب خيار الشرط، ج: ٧، ص: ١٣٠)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتبہ

محمد کوثر علی

الطالب في صف الاختصاص في الفقه

بجامعة الصمدية بدار الخير فضول الشريفة

الجواب صحيح



شراب اور خنزیر کے بد لے کپڑا یا نوٹ خریدا تو توبہ فاسد ہے یا باطل؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ خمر و خنزیر کے بد لے کپڑا یا نوٹ خریدا تو توبہ فاسد ہے یا باطل اور اگر صورت اس کے بر عکس ہو تو کیا حکم ہے؟

المستفتی

محمد اقلیم بہراج

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا و مصليا و مسلما
الجواب

هو الهدى الى الصواب

ضابطہ یہ ہے کہ توبہ یا شمن دونوں میں سے ایک بھی ایسی چیز ہو جو کسی دین سماوی میں مال نہ ہو جیسے مردار خون، آزادان کو چاہے تبع بنایا جائے یا شمن بہر حال تبع باطل ہے اور اگر بعض دین میں مال ہو بعض میں نہیں جیسے شراب یا اگرچہ اسلام میں مال نہیں مگر دین موسیٰ و عیسیٰ میں مال تھی اس کو تبع قرار دیں گے تو تبع باطل ہے اور شمن قرار دیں تو فاسد لہذا اگر کسی نے خمر و خنزیر کے بد لے کپڑا یا نوٹ کو خریدا تو توبہ فاسد ہے اور اگر صورت اس کے بر عکس ہو یعنی کپڑا یا نوٹ کے بد لے خمر و خنزیر خریدا تو تبع باطل ہے۔

ہدایہ آخرین میں ہے:

”واما بيع الخمر والخنزير ان كان قobel بالدين كالدرهم
والدنانير فالبيع باطل وان كان قobel بعين فالبيع فاسد“ (باب البيع الفاسد، ص: ۲۹)

فتاویٰ شامی میں ہے:

”ثم الضابط في تمييز الفاسد من الباطل ان احد العوضين اذا لم يكن مالا في دين سماوي فالبيع باطل سواء كان مبيعا أو ثمنا فالبيع الميتة والدم والخمر باطل وكذا البيع به وان كان في بعض الاديان مالا دون البعض ان امكن اعتباره ثمنا فالبيع فاسد فيبيع بالخمر أو الخمر بالعبد فاسد وان تعين كونه مبيعا فالبيع باطل فيبيع الخمر بالدرهم أو الدرهم بالخمر باطل“ (رج: ۷، ص: ۷۰، اكتاب البيوع والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد توقير رضا چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بالجامعة الصمديہ بدارالخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح
محمد انفاس الحسن چشتی

خادم الافتاء جامعة صمديہ دارالحکم پھونڈ شریف



دلال کب اور کتنی اجرت کا مستحق ہے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ دلال

المستفتى

محمد اختر علی ہر پور بوچھا سستی پور

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

اگر دلال نے باع و مشتری کو صرف مشورہ دیا اس صورت میں وہ اجرت کا مستحق نہیں ہاں اگر دلال نے سامان مالک کی اجازت سے بیچا تو اس کی اجرت باع پر ہے اور اگر دلال نے طرفین میں بیع کی کوشش تو کی مگر سامان بیچا نہیں بلکہ مالک نے خود سے بیچا تو ایسی صورت میں اس کی اجرت کا دار و مدار عرف پر ہے یعنی اگر عرف باع کے ذمہ دلائی ہو تو باع دے اور اگر مشتری کے ذمہ ہو تو مشتری دے اگر دنوں کے ذمہ ہو تو دنوں دیں۔

دریختار میں ہے:

”واما الدلال فان باع العين بنفسه باذن ربها فاجروته على البائع وان سعى بينهما وباع المالك بنفسه يعتبر العرف وتمامه في شرح الوهابية“ (كتاب البيوع، ج: ٧، ص: ٩٣)

بہار شریعت میں ہے:

”دلال کی اجرت یعنی دلائی باع کے ذمہ ہے جب کے اس نے سامان مالک کی اجازت سے بیع کیا ہو اور اگر دلال نے طرفین میں بیع کی کوشش کی ہو اور بیع اس نے نہ کی ہو بلکہ مالک نے کی ہو تو جیسا وہاں کا عرف ہو یعنی اس صورت میں بھی اگر عرفًا باع کے ذمہ دلائی ہو تو باع دے اور مشتری کے ذمہ ہو تو مشتری

دے اور دنوں کے ذمہ ہو تو دنوں دیں، (خرید و فروخت کا بیان، ج: ۲، حصہ: ۱۱، ص: ۶۳۹) اگر دلال نے اپنے لیے اجرت معین کر لی تھی تو وہی معینہ اجرت دی جائے گی ورنہ وہاں کے عرف میں جو راجح ہو وہ دی جائے گی۔
ردیختار میں ہے:

”انه غير مقدر بقدر فيجب أجر المثل و يتعين
الاجر بالدلالة فيجب الاجر“ (كتاب الاجارة، باب فسخ الاجارة، ج: ۹، ص: ۱۳۱) والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد كوثر علی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بالجامعة الصمدية بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله
خادم الاققاء جامعة صمدية دار الخیر پچھوند شریف



ایجاد و قبول کے الفاظ مستقبل کے ہوں تو یہ منعقد ہو گی یا نہیں؟
مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایجاد و قبول کے الفاظ اگر حال کے ہوں تو اس سے بیع منعقد ہو گی یا نہیں؟ عربی، فارسی اور اردو تینوں زبانوں کے کلمات کا حکم بیان کریں؟

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

محمد انفاس الحسن چشتی غفرلہ
خادم الافتاء جامعة صمديہ دار الخير پھونڈ شریف



عقد بیع میں کن چیزوں کا استثنائی صحیح ہے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ عقد بیع میں کن چیزوں کا استثنائی صحیح ہے؟

المستفتی
شمس الہدی، پولی فتح پور

بسم الله الرحمن الرحيم، حامداً ومصلياً و مسلماً
الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

جن چیزوں پر مستقلًا عقد وارد ہو سکتا ہے ان کا عقد سے استثنائی صحیح ہے جیسے
غلہ کی ایک ڈھیر ہے، اس میں سے دس سیر یا اس سے کم و بیش خرید سکتے ہیں، اسی طرح علاوہ دس سیر کے پوری ڈھیری بھی خرید سکتے ہیں۔ اگر وہ چیز ایسی ہو کہ تھا اس پر عقد واردنہ ہو تو استثنائی صحیح نہیں، جیسے بکری کو بیچا اور اس کے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کا استثنائی کیا یعنی صحیح نہیں کہ اس کو تھا خریدنیں سکتے۔
فتاویٰ عالم گیری میں ہے:

”لو استثنى من المبيع ما يجوز افراده بالعقد جاز الاستثناء كما لو باع صبرة الا صاعا منها او دنا من خل او دهن الا عشرة امناء وكذلك لو كان عدديا متقاربا جاز البيع، لو استثنى منه مالا يجوز افراده بالعقد لا يصح استثناءه كما لو باع جارية الا حملها

هو الہادی الى الصواب:

ایجاد و قبول کے الفاظ اگر حال کے ہوں تو اس سے بیع منعقد ہو جائے گی، چاہے وہ الفاظ عربی اور اردو زبان کے ہوں یا کسی اور زبان کے ہوں۔
فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

”قال أصحابنا رحمهم الله كل لفظين ينبئان عن التمليك والتملك على صيغة الماضي او الحال ينعقد بهما البيع كذا في المحيط،فارسية كان او عربية او نحوهما هكذا في التثار خانيه“ (ج: ۳، ص: ۲، الفصل الاول فيما يرجع الى انعقاد البيع)
تعریف الابصار میں ہے:

”وَهُمَا عَبَارَةٌ عَنْ كُلِّ لفظينٍ يُنبئانَ عَنْ مَعْنَى التَّمْلِكِ وَالتَّمْلِكِ ماضِيَّنَ أَوْ حاليَّنَ“ (ج: ۱، ص: ۲۳، كتاب البيوع)

بہار شریعت میں ہے:

”ایجاد و قبول کے الفاظ فارسی اردو وغیرہ ہر زبان کے ہو سکتے ہیں دونوں کے الفاظ ماضی ہوں جیسے خریدا، بیجا۔ یا دونوں حال کے ہوں، جیسے خریدتا ہوں، بیچتا ہوں“ (حصہ ۱۱، ص: ۲۱۸، ایجاد و قبول کا بیان)

والله تعالى اعلم بالصواب
كتب

صاحب عالم قادری

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بالجامعة الصمديہ بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح

او شاة الا عضوء منها او قطیعا من الغنم الا شاة او سيفا محلی الا حلیته لم یجز کذا فی محیط السر خسی ” (ج: ٣، ص: ١٣٠ ، الفصل التاسع فی بیوع الایشیاء المتصلة بغیرها)

بہار شریعت میں ہے:

جس چیز پر مستقلًا عقد وارد ہو سکتا ہے اس کا عقد سے استثنای صحیح ہے، اور اگر وہ چیز ایسی ہے کہ تنہ اس پر عقد وارد نہ ہو تو استثنای صحیح نہیں، ملخصاً (ج: ٢، ص: ٦٣٧، بیع میں استثنای سکتا ہے یا نہیں)

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

كتبه

صاحب عالم قادری

الطالب فی صف الاختصاص فی الفقه

بالجامعة الصمدية، بدأر الخیر ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمديه داراللئیز پھونڈ شریف

☆☆☆☆

موجودہ طریقہ خرید و فروخت میں ایجاد و قبول نہیں ہوتا
تو بیع درست ہوگی یا نہیں؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ فقہاء نے ایجاد و قبول کو بیع کے ارکان سے شمار کیا ہے تو سوال یہ کے عام طور پر آج کل جو خرید و فروخت ہوتی ہے اس میں فرقین ایجاد و قبول نہیں کرتے جیسا کہ عام مشاہدہ ہے تو شرعاً یہ بیع منعقد ہوگی یا نہیں؟

مولانا زبیر چشتی، مولہاری جالون

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا ومصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

بیع وطرح سے ہوتی ہے کبھی فعل کے ذریعہ کبھی قول کے ذریعہ، ایجاد و قبول یہ بیع قولی کے ارکان ہیں نہ کہ بیع فعلی کے۔ اگر بیع فعل سے ہو بیع کو لے لینا اور ثمن (قیمت) کو سپرد کر دینا یعنی اس کے ارکان ہیں۔ لہذا آج کل عام طور پر جو ایجاد و قبول نہیں کرتے ہیں بلکہ ایک شخص بیع سپرد کرتا ہے دوسرا ثمن، اس سے بیع منعقد ہو جائے گی اس لیے کہ بیع و ثمن کا لین دین ہی اس جملہ ایجاد و قبول کے قائم مقام ہے اور اس طرح کی بیع کو (بیع تعاطی) کہتے ہیں۔

توضیح الابصار مع در المختار میں ہے:

”(یکون بقول او فعل اما القول فالایجاد والقبول وأما الفعل فالتعاطی) وهو التناول ” (ج: ٧، ص: ٢٢، کتاب البیوع، ملخصا)

فتاویٰ شامی میں ہے:

”(فالتعاطی) وهو انما یقتضی الاعطاً من جانب و الاخذ من جانب لا الاعطاً كما فهم الطرسوسی ای حیث قال ان حقيقة التعاطی وضع الثمن و اخذ المثلمن عن تراض منهما من غير لفظ“ (ج: ٧، ص: ٢٢، کتاب البیوع)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

”وقد یکون البیع بالاخذ والاعطا من غیر لفظ و یسمی هذا البیع بیع التعاطی کذا فی فتاوى قاضی خان“ (ج: ٣، ص: ٩، کتاب

بہار شریعت میں ہے:

بع تعاطی جو بغیر لفظی ایجاد و قبول کے محض چیز کے لینے اور دینے سے ہوتی ہے یہ صرف معمولی اشیا ساگ تکاری وغیرہ کے ساتھ خاص نہیں بلکہ بع هر قسم کی چیز نہیں و خسیں سب میں ہو سکتی ہے اور جس طرح ایجاد و قبول سے بع لازم ہو جاتی ہے، یہاں بھی نہیں دے دینے اور چیز لے لینے کے بعد بع لازم ہو جائے گی کہ بغیر دوسرے کی رضا مندی کے رد کرنے کا کسی حق نہیں۔ (ج: ۲، حصہ: ۱۱، بع: ۶۲۳)

واللہ عالم بالصواب

كتب

محمد آفتاب عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بالجامعة الصمدية، بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافقاء جامعة صمدية دارالحوزہ پھونڈ شریف

☆☆☆☆

کیا بع اور نہ کی جہالت مطلقاً مفسد بع ہے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ کیا بع اور نہ کی جہالت مطلقاً مفسد بع ہے؟

المستفتی

شاہ نواز اشرفی، کرناٹک

بسم الله الرحمن الرحيم، حامداً ومصلياً و مسلماً

الجواب

هو الهدى الى الصواب

مبيع اور نہ کی جہالت مطلقاً مفسد بع نہیں بلکہ یہ اسی وقت مفسد ہے جب کہ جہالت کے سبب بع اور نہ کے سپرد کرنے میں دشواری اور نزع ہو۔

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

”جهالة المبيع أو الشمن مانعة جواز البيع اذا كان يتعدى معها التسليم و ان كان لا يتعذر لم يفسد العقد“
(ج: ۳، ص: ۱۲۲، الفصل الثامن في جهالة المبيع أو الشمن)

البحر الرائق میں ہے:

”ولا بد من معرفة قدر و وصف ثمن غير مشار لامشار“
ای لا يصح البيع الابمعرفة قدر المبيع والشمن و وصف الشمن اذا كان كل منهما غير مشار اليه اما المشار اليه فغير محتاج اليه مالان التسليم والتسليم واجب بالعقد وهذه الجهالة مفضية الى المنازعه فيما بين التسليم والتسليم وكل جهالة هذه صفتها تمنع الجواز“
(ج: ۵، ص: ۳۵۶، کتاب البيع)

بہار شریعت میں ہے:

”جس بع میں بع اور نہ مجهول ہے وہ بع فاسد ہے جب کہ اسی جہالت ہو کہ تسلیم میں نزع ہو سکے اور اگر تسلیم میں کوئی دشواری نہ ہو تو فاسد نہیں“۔ (ج: ۲، حصہ: ۱۱، بع: فاسد کا بیان، ص: ۱۱۷)

كتب

محمد آفتاب علم پختنی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بجامعة الصمدية، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن پختنی غفرلہ

خادم الافتاء جامعة صمدیہ دارالحکیم پھونڈ شریف



وکیل کن لوگوں سے عقد نہیں کر سکتا؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ وکیل کن لوگوں سے عقد نہیں کر سکتا؟

المستفتی

محمد اشرف سیتمارٹھی

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا ومصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

خرید و فروخت، اجارہ، بیع سلم اور بیع صرف کا وکیل ان لوگوں کے ساتھ عقد نہیں کر سکتا جن کے حق میں اس کی گواہی مقبول نہیں اگرچہ واجبی قیمت کے ساتھ عقد کیا ہو، ہاں اگر موکل نے اس کی اجازت دے دی ہو اور کہہ دیا ہو کہ جس کے ساتھ تم چاہو عقد کرو تو ان لوگوں سے واجبی قیمت پر عقد کر سکتا ہے۔

تنویر الابصار مع درمحترمین ہے:

لا يعقد وکيل البيع والشراء والاجارة والصرف والسلم

ونحوها من ترد شهادته له الا اذا اطلق له الموكل كبع من شئت فيجوز بيعه له بمثل القيمة اتفاقا (٨/٢٥٧) والله تعالى اعلم بالصواب

كتب _____

محمد توقير رضا پختنی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بجامعة الصمدية، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن پختنی غفرلہ

خادم الافتاء جامعة صمدیہ دارالحکیم پھونڈ شریف



وکالت کا کیا مطلب ہے اور کتاب اللہ میں اس کی اصل کیا ہے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ وکالت کا کیا مطلب ہے اور کتاب اللہ میں اس کی اصل کیا ہے؟

المستفتی

محمد رضا پختنی، فتح پور

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا ومصليا و مسلما

الجواب

هو الہادی الى الصواب

وکالت کا مطلب یہ ہے کہ جو تصرف خود کرتا اس میں دوسرے کو اپنے قائم مقام کر دینا۔

تغیر الابصار میں ہے:

”وهو اقامة الغير مقام نفسه في تصرف جائز معلوم“ (كتاب

الوكالة، ج: ٨، ص: ٢٣١)

كنز الدقائق میں ہے:

”وهو اقامة الغير مقام نفسه في التصرف“ (ج: ٧، ص: ٢٣٥)

بحر الرائق میں ہے:

”فهي: اقامة الانسان غيره مقام نفسه في تصرف معلوم

كذا في العناية“ (ج: ٧، ص: ٢٥٣)

كتاب اللہ میں اس کی اصل یہ آیت کریمہ ہے:

”فابعثوا احدكم بورقكم هذه الى المدينة فلينظر ايها ازكى

طعاما فلياتكم برزق منه“ (پ: ١٥، س: کہف، آیت نمبر: ١٩)

اپنے میں سے کسی کو یہ چاندی دے کر شہر بھجو وہاں سے حلال کھانا دیکھ کر

تمہارے پاس لائے۔ والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد توقير رضا چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بالمجامعة الصمدية بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمدية دار الخير پھونڈ شریف

☆☆☆☆

صی میز لیعنی نابالغ سمجھ دار بچہ کی توکیل کا کیا حکم ہے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ صی میز کی توکیل کا کیا حکم ہے؟

المستفتى

عبدالقدیر، بہراج

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

هو الہادی الى الصواب

صی میز لیعنی نابالغ سمجھ دار بچہ کی توکیل کی تین صورتیں ہیں۔ (۱) اس چیز کا وکیل بنایا جس کو خونہیں کر سکتا ہے مثلاً بیوی کو طلاق دینا، غلام آزاد کرنا، ہیہ کرنا، صدقہ دینا لیعنی ایسے تصرفات جن میں ضرر شخص ہے ان میں اس کی توکیل صحیح نہیں۔ (۲) اور اگر ایسے تصرفات میں وکیل بنایا جو نفع شخص ہے تو یہ توکیل درست ہے مثلاً ہبہ قبول کرنا، صدقہ قبول کرنا۔ (۳) اگر ایسے تصرفات میں وکیل بنایا جن میں نفع و ضرر دونوں ہوں جیسے بیع و اجارہ وغیرہما اگر اس میں ولی نے تجارت کی اجازت دی ہو تو توکیل صحیح ہے ورنہ اجازت ولی پر موقوف رہے گی۔

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

”فلا يصح التوكيل من الجنون والصبي الذى لا يعقل اصلاً و كذا من الصبي العاقل بما لا يملكه بنفسه كالطلاق و العناق و الهبة والصدقة و نحوها من التصرفات الضارة الممحضة ويصح بالتصرفات النافعة كقبول الهبة والصدقة من غير اذن الولي و اما التصرفات الدائرة بين الضرر والنفع كالبيع والاجارة فان كان

ماذونا في التجارة يصح منه التوكيل وان كان محجوراً ينعقد
موقع على اجازة او على اذن ولية بالتجارة كما اذا فعله

بنفسه هكذا في البدائع“ (ج: ٣، ص: ٥٦١، كتاب الوكالة)

توكير الا بصار مع درختار میں ہے:

”فلا يصح تو كيل مجنون وصبي لا يعقل مطلقاً وصبي
يعقل بتصرف ضار نحو طلاق وعتاق و هبة و صدقة و صح بما
ينفعه بلا اذن ولية كقبول هبة وصح بما تردد بين ضرر و نفع كبيع
واجراء ان ما ذونا والاتوقف على اجازة ولية“ (ج: ٨، ص: ٢٢٢:
كتاب الوكالة)
والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد توقير رضا چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بالمجامعة الصمدية بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمديه دار الخير پھونڈ شریف



مرتد کی توکیل صحیح ہے یا نہیں؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مرتد کی

المستفتی

محمد سلطان، فتح پور

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامداً و مصلياً و مسلماً
الجواب

هو الهادي الى الصواب

اگر مرتد نے کسی کو وکیل بنایا تو یہ توکیل موقوف ہے اگر مسلمان ہو گیا تو
نافذ ہے ورنہ اگر قتل کیا گیا یادا راحب چلا گیا تو باطل ہے۔
فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

”وأماتو توكيل المرتد فموقوف ان اسلم نفذ و الا凡 قتل أو
مات أولحق بدار الحرب بطل عند ابى حنيفة رحمه الله تعالى كذا
في البحر الرائق“ (ج: ٣، ص: ٥٦١: كتاب الوكالة)

توكير الا بصار میں ہے:

”وتوقف توکيل مرتد فان اسلم نفذ و ان مات أو لحق أو
قتل لا“ (ج: ٨، ص: ٢٢٢: كتاب الوكالة) والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد توقير رضا چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بالمجامعة الصمدية بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمديه دار الخير پھونڈ شریف



دین کوئن قرار دینا درست ہے یا نہیں؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ خریداری یوں کی کہ تمہارے ذمہ جو میرے سوروپے دین ہیں اسی کے بدلے یہ سامان خریدائی صحیح ہے یا فاسد۔ بیان فرمائیں؟

المستفتی

محمد صادق عالم کشن گنج بہار

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

هو الهدى الى الصواب

بعن صحیح ہے۔

فتاوی بزازیہ میں ہے:

”رجل قال لمدیونه الذى عليه عشرة دراهم بعتنی هذا الشوب الآخر بما بقى من العشرة فقال نعم قد بعتك فهو جائز“ (ج:۲، ص: ۱۳۲)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد توqير رضا چشتی

الطالب في صنف الاختصاص في الفقه
بجامعة الصمدية بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفال الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمديہ دارالتحفظ پھونڈ شریف

☆☆☆☆

خیار شرط اور خیار نقد کسے کہتے ہیں؟ اور اس کی اصل کیا ہے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ خیار شرط اور خیار نقد کسے کہتے ہیں؟ اور اس کی اصل کیا ہے؟

المستفتی

شمس الحمدی چشتی، فتح پور

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

هو الهدى الى الصواب

باائع او مشتری میں سے کسی ایک کو تین دن تک بیع کو فسخ اور باقی رکھنا کا جواختیار ہے اسی کو خیار شرط کہتے ہیں۔

رد المحتار میں ہے:

”ان خیار الشرط مركب اضافی صار علما في اصطلاح الفقهاء على ما يثبت لا حد المتعاقدين من الاختيار بين الامضاء والفسخ“ (كتاب البيوع، باب خيارات الشرط، ج: ۷، ص: ۱۰۹)

بہار شریعت میں ہے:

”باائع ومشتری کو حق حاصل ہے کہ وہ قطعی طور پر بیع نہ کریں بلکہ عقد میں یہ شرط کر دیں کہ اگر منظور نہ ہوا تو بیع باقی نہ رہے گی اسے خیار شرط کہتے ہیں“ (ج: ۲، حصہ: ۱۱، ص: ۲۲۷، خیار شرط کا بیان)

خیار شرط کی اصل:

اس کی اصل وہ حدیث پاک ہے جو حبان بن معقد بن عمرو و انصاری سے مردی ہے کہ وہ بیع میں دھوکا کھا جاتے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے

البحر الرائق میں ہے:

”لو باع علی انه ان لم ينقد الشمن الى ثلاثة ايام فلا بيع صح و الى اربعة لا فان نقد في الثالث صح“ (ج:۲، ص:۳۷، کتاب البيع)

فتاوی عالمگیری میں ہے:

”اذا باع علی انه ان لم ينقد الشمن الى ثلاثة ايام فلا بيع بينهما فالبيع جائز“ (ج:۳، ص:۳۹، الباب السادس في خيار الشرط)

تزویر الابصار میں ہے:

”فان اشتري شخص شيئاً (على انه) اى المشترى (ان لم ينقد ثمنه الى ثلاثة ايام فلا بيع صح) استحساناً.....(و) ان اشتري كذلك (الى اربعة) ايام (لا) يصح(فان نقد في الثالثة جاز)“ (ج:۷، ص:۱۱، کتاب البيع، باب خيار الشرط)

خیار نقد کی اصل:

خیار نقد کی اصل یہ ہے کہ یہ معناً خیار شرط ہی کی طرح ہے اس لیے کہ اگر کسی کے پاس ثمن نہ ہو تو ایسی صورت میں بیع کو فتح کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ لہذا نقد کی شرط لگادی گئی تاکہ بیع کو فتح کرنے کی صورت میں ٹال مٹول سے بچا جاسکے۔

ہدایہ آخرين میں ہے:

”والاصل فيه ان هذا في معنى اشتراط الخيار اذا الحاجة مست الى الانفساخ عند عدم النقد حرزا عن المماطلة في الفسخ فيكون ملحاقة“ (ہدایہ آخرين، ص:۱۲، کتاب البيع)

کنز الدقائق میں ہے:

فرمایا جب تم بیع کرو تو کہہ دیا کرو کوئی زبردستی نہیں اور مجھ کو تین دن کا اختیار ہے اور تین دن سے زیادہ کا اختیار نہیں۔

ہدایہ آخرين میں ہے:

”والاصل فيه ماروی ان حبان بن منقذ بن عمر والانصاری كان يغبن في البياعات فقال له النبي صلى الله عليه وسلم اذا بايعد فقل لا خلابة ولـي الخيار ثلاثة ايام و لا يجوز اكثـر منها“ (هدایہ آخرين، ص:۱۳، کتاب البيع)

کنز الدقائق میں ہے:

”والاصل في ثبوته مارواه ابن ماجه في سننه ان حبان ابن منقذ بن عمرو كان رجلا قد اصابته آمة في راسه فكسرت اسنانه و كان لا يدع الى ذالك التجارة فكان لا يزال يغبن فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر له ذلك فقال اذا انت بايعد فقل لا خلابة ثم انت في سلعه ابتعتها بالخيار ثلث ليال فاذارضيت فامسك و ان سخطت فاردها على صاحبها“ (ج:۷، ص:۳، کتاب البيع)

خیار نقد:

مشتری نے باائع سے اس شرط پر بیع کی کہ اگر تین دن کے اندر ثمن ادا نہ کی تو بیع نہیں تو اگر تین دن کے اندر ثمن ادا نہ کی تو بیع منعقد نہ ہو گی اور اسی اختیار کو خیار نقد کہتے ہیں۔

ہدایہ آخرين میں ہے:

”ولو اشتري على انه ان لم ينعقد الشمن الى ثلاثة ايام فلا بيع بينهما جاز“ (باب خيار الشرط، ص:۱۲).....

”والاصل فيه ان هذا في معنى اشتراط الخيار اذا الحاجة
مست الى الانفساخ عند عدم النقد تحرزا عن المماطلة في الفسخ
فيكون ملحاقة به“ (ج: ٢، ص: ٩)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد آفتاب عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بجامعة الصمدية، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافقاء جامعة صمديه دار الخير پھونڈ شریف

☆☆☆☆

مسجد کے فریز ریس سر سیل سے پانی گھر لا کر
استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ مسجد
کے فریز ریس سر سیل سے پانی گھر لا کر استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں، یوں
ہی مسجد کا لوٹا، جائے نماز گھر لا کر استعمال کرنا درست ہے یا نہیں؟

المستفتی

محمد صدام چشتی، حسیم پور

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا ومصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

مسجد کا فریز ریس سر سیل وغیرہ اگر مسجد ہی کے لیے وقف ہوں تو اس کے
پانی کو گھر لا کر استعمال کرنا جائز نہیں، اور اگر لگے تو مسجد میں ہوں لیکن مسجد ہی کے
لیے وقف نہ ہو بلکہ لگوانے والے نے اس نیت سے لگوایا ہو کہ مسجد کے نمازی بھی
استعمال کریں اور باہروا لے بھی تو اس کا استعمال جائز ہوگا۔ اس کے برخلاف مسجد
کا لوٹا اور جائے نماز وغیرہ گھر لا کر استعمال کرنا مطلقاً جائز نہیں، اس لیے کہ لوٹا
جائے نماز وغیرہ مسجد ہی کے لیے وقف ہوتے ہیں، اور گھر لا کر استعمال کرنے کی
صورت میں واقف نے جس شرط کے ساتھ وقف کیا تھا اس کا بدلا یا اس میں
زیادتی کرنا لازم آتا ہے، جو جائز و درست نہیں ہے۔

الاشباہ والناظر میں ہے:

”شرط الواقف كنص الشارع، اى فى وجوب العمل به“ (

ص: ١٦٣)

عالم گیری میں ہے:

”لو كان الوقف على الفقراء فعند البعض لا تزاد على
الصفة التي كان عليها، وهو الاصح، كذا في فتح القدير“ (ج: ٢،
الباب الثالث في المصادر الفصل الاول فيما يكون مصرفاً للوقف، ص: ٣٨)
والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد آفتاب عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بجامعة الصمدية، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد افاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافقاء جامعة صدرية دارالحضرت پھوند شریف



قبرستان کے درختوں کا حکم

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ قبرستان میں جو درخت کنارے کنارے لگائے گئے ہوں یا خوداًگ آئے ہوں، اس کی رقم مسجد مدرسہ یا امام کی تنوہ میں صرف کرنا جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی

مولانا اسلام چشتی، بہراچ

بسم الله الرحمن الرحيم، حامداً ومصلياً و مسلماً
الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

قبرستان میں جو درخت ہیں اگر کسی نے اپنے لیے لگائے ہیں تو لگانے والا درخت کا مالک ہوگا اور اس کو اس میں تصرف کا اختیار ہوگا۔ چاہے اس کی آمدی مسجد میں دے یا مدرسے میں، یا اپنے خرچے میں لائے، البتہ اس کا قبرستان میں اپنے لیے درخت لگانا ملک غیر میں تصرف کے سبب ناجائز و گناہ ہوگا۔ اور اگر خود بخوداًگ آئے ہیں یا لگانے والے کا پتہ نہیں تو وہ قبرستان کے قرار پائیں گے۔ اس کی رقم اسی قبرستان کی تعمیر یا اس کے مصالح میں استعمال کر سکتے ہیں۔ مسجد مدرسہ یا امام کی تنوہ میں اس کا استعمال جائز نہیں۔

فتاوی عالم گیری میں ہے:

”مقبرة عليها اشجار عظيمة فهذا على وجهين : امان كانت الاشجار نابتة قبل اتخاذ الارض مقبرة او نبت بعد اتخاذ الارض مقبرة ففي الوجه الاول المسئلة على قسمين : ان كانت الارض مملوكة لها مالك او كانت مواتا لا مالك لها واتخذها اهل القرية مقبرة ففي القسم الاول الاشجار باصلها على ملك رب الارض يصنع بالاشجار واصلها ماشاء وفي القسم الثاني الاشجار باصلها على حالها القديم ، وفي الوجه الثاني المسئلة على قسمين : اما ان علم لها غارس اولم يعلم ففي القسم الاول كانت للغارس وفي القسم الثاني الحكم في ذلك الى القاضى ان رأى بيعها وصرف ثمنها الى عمارة المقبرة فله ذلك ، كذا في الواقعات الحسامية“ (ج: ٢. ص: ٧٣٠ - ٧٣٧) الباب الثاني في الرباطات والمقابر والخانات والحياض والسدليات، فصل في المسائل التي تعود إلى الاشجار التي في المقبرة واراضي الوقف وغير ذلك)

فتاوی قاضی خاں میں ہے:

”وان نبت الاشجار فيها بعد اتخاذ الارض مقبرة فان علم غارسها كانت للغارس وان لم يعلم الغارس فالرأى فيها يكون للقاضى ، ان رأى ان بيع الاشجار ويصرف ثمنها الى عمارة المقبرة فله ذلك ويكون في الحكم كأنها وقف“ (ج: ٣، ص: ٣١١)

بہار شریعت میں ہے:

”قبرستان میں کسی نے درخت لگائے تو یہی شخص ان درختوں کا مالک ہے۔ اور درخت خود رو ہیں یا معلوم نہیں کس نے لگائے تو قبرستان کے قرار پائیں

دور حاضر میں ایسے پیشاب خانے وجود میں آگئے ہیں جس کے سبب انسان کو سفر و حضر میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ہوتا ہے اگر ایسی صورت درپیش ہو اور بیٹھ کر پیشاب کرنے کا نظم نہ ہو تو عذر کے سبب کھڑے ہو کر پیشاب کیا جاسکتا ہے مگر حسب امکان پیشاب کے چھینٹوں سے اپنی حفاظت کرے۔
ترمذی شریف میں ہے:

”عن حذيفة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتى سبطة قوم فبال عليها قائما“

ترجمہ۔ حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے کوڑا خانے کے پاس تشریف لائے اور آپ نے کھڑے ہو کر استخاء فرمایا
– (ابواب الطہارت، ج: ۱، ص: ۲)

نسائی شریف میں ہے:

”عن حذيفة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتى سبطة قوم فبال عليها قائما“ (ج: ۱، ص: ۵)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

”ويكره ان يبول قائماً أو مضطجعاً أو متورداً عن ثوبه من غير عذر فان كان بعذر فلا بأس به“ (الفصل الثالث في الاستجاء، ج: ۱، ص: ۵۰)

نور الایضاح میں ہے:

”يكره تحريماً.....البول قائما الا من عذر“ (فصل في الاستجاء، ص: ۲۰)

والله تعالى اعلم بالصواب

”گے“ – (ج: ۲، حصہ: ۱۰، ص: ۵۲۲، قبرستان وغیرہ کا بیان)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد آفتاب علم چشتی

الطالب في صف الاختصاص في الفقه

بالمجامعة الصمدية، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمدية دار الخير پھونڈ شریف

☆☆☆☆

مغربی طرز کے پیشاب خانوں میں کھڑے ہو کر
پیشاب کرنے کا حکم؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ آج کل کچھ ایسی نوعیت کے پیشاب خانے بن گئے ہیں جن میں لوگوں کو کھڑے ہو کر پیشاب کرنا پڑتا ہے سفر و حضر میں ایسے پیشاب خانوں میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنا کیسا ہے؟

المستفتی

محمد شمسا د پتو ری

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

هو الهدى الى الصواب

كتب

محمد کوثر علی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بجامعة الصمديه بدار الخير فضول الشريفة

الجواب صحيح
محمد انفاس الحسن چشتی غفرله
خادم الافتاء جامعة صمديه دار الخير پھونڈ شریف



مسجد کے مائک سے نماز جنازہ یا دوسرا اعلانات کرنا کیسا ہے؟
مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مسجد
کے مائک سے جنازہ، جلسہ اور جلوس کا اعلان کرنا یا بکری گھوچانے کا اعلان
کرنا شرعاً کیسا ہے؟

المستفتی

مولانا محمد اصغر علی ہر پور بوچھا سستی پور

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

اگر واقف نے یہ شرط لگادی کہ ہمارے وقف کردہ مائک کا استعمال فلاں
فلاں امور میں ہو گا تو ان امور کے مساوی میں اس کا استعمال جائز نہیں۔

الاشباء والنظائر میں ہے:

”شرط الواقف کنصل الشارع ای فی وجوب العمل به“

”كتاب الوقف، ص: ۱۴۳“

اور اگر اس نے کوئی شرط نہیں لگائی اور وہاں کے عرف میں اس کا استعمال
تمام امور خیر میں ہوتا ہے ایسی صورت میں اس کا استعمال تمام امور مذکورہ بالا میں
درست ہوگا۔

الاشباء والنظائر میں ہے:

”العادة المطردة هل تنزل منزلة الشرط؟ قال في اجرة
الظهيرية: والمعلوم عرفاً كالمشروع شرعاً“ (المبحث الثالث

، ص: ۸۲)

لیکن گھوڑا بکری وغیرہ کا اعلان مسجد کے مائک سے مناسب نہیں۔

والله اعلم بالصواب

كتب

محمد کوثر علی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بجامعة الصمديه بدار الخير فضول الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمديه دار الخير پھونڈ شریف



نبی الدین یا نبی اللہ نام رکھنا کیسا ہے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کسی
بچے کا نام نبی الدین یا نبی اللہ رکھنا کیسا ہے؟

المستفتى

محمد چاند ہر پور بوچھا سستی پور

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

دونوں نام رکھنا جائز و حرام ہے۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

”محمد نبی، احمد نبی، نبی احمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بے شمار درودیں یہ الفاظ کریمہ حضور پر ہی صادق اور حضور ہی کو زیبا ہیں“ افضل صلوات اللہ و اجل تسلیمات اللہ علیہ و علی الہ ”دوسرا کے یہ نام رکھنا حرام ہیں کہ ان میں حقیقتہ ادعائے نبوت نہ ہونا مسلم ورنہ خالص کفر ہوتا مگر صورت ادعاضرور ہے اور وہ بھی یقیناً حرام ہے..... بعض ناخدا ترسوں کا نام نبی اللہ سنائے والا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کیا رسالت و ختم نبوت کا ادعا حرام ہے اور نزی نبوت کا حلال مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے ناموں کو تبدیل کر دیں“ (ج: ۹، ہس: ۲۰۱)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد کوثر علی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بالمجامعة الصمدية بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح
محمد انفال احسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمديہ دار الخير ففوند شریف



بفرسٹم میں کھانا کھانا کیسا ہے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ آج کل باراتوں میں کھڑے کھڑے کھانے پینے کا رواج ہوتا جا رہا ہے جسے بفرسٹم کہتے ہیں اس میں کھانا بر باد بھی بہت ہوتا ہے شرعاً اس کا کیا حکم ہے، نیز کھانا کھانے کا صحیح اسلامی طریقہ کیا ہے تحریر فرمائیں؟

المسٹفتی محمد ظفر اقبال قادری فتح پوری

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

کھڑے کھڑے کھانا کھانا انگریزوں کا طریقہ اور اسلامی تہذیب کے خلاف ایک برا فعل ہے لہذا مسلمانوں کو اس خلاف سنت روشن سے بازاً کر سنت طریقہ پر کھانا کھانا چاہیے، نیز کھانا بر باد کرنا جائز و گناہ کہ اس میں تضییع مال و اسراف ہے جس کے متعلق قرآن پاک میں سخت وعید آئی ہے۔

الله تعالیٰ فرماتا ہے:

”کلوا و اشربوا ولا تسرفووا انه لا يحب المسرفين“

ترجمہ۔ کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔ (پ: ۸، ہس: اعراف، آیت: ۳۱)

اور ایک جگہ یوں ارشاد فرمایا:

”ان المبذرين كانوا اخوان الشيطين“

ترجمہ۔ حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کھاتے دیکھا کہ حضور سرین پر اس طرح بیٹھے تھے کہ دونوں گھنے کھڑے تھے، (ج: ۲، ص: ۱۸۰)

بخاری شریف میں ہے:

”عن ابی امامۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رفع مائدہ قال الحمد لله“

ترجمہ۔ حضرت ابو امامہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے مکمل فارغ ہو جاتے تو کہتے الحمد للہ۔ (کتاب الاطعمة، ج: ۲، ص: ۲۰)

(۸)

فتاویٰ قاضی خاں میں ہے:

”والسنۃ ان یغسل الید قبل الطعام و بعده“ (کتاب الحظر والاباحة، ج: ۳، ص: ۳۰۵)

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

كتبہ

محمد کوثر علی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بالجامعة الصمدية بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرلہ

خادم الاقباء جامعة صمدیہ دار الخیر پھونڈ شریف

☆☆☆☆

ترجمہ۔ بے شک فضول خرج والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔ (پ: ۱۵، س: بنی اسرائیل، آیت: ۲۷)

کھانا کھانے کا اسلامی طریقہ یہ ہے کہ کھانا کھانے سے پہلے دونوں ہاتھوں کو دھو لے، داہنے ہاتھ سے کھائے اور سڑھانپ لے، دسترخوان بچالے اور کھانے کے وقت بایاں پاؤں بچا دے یاداہنا کھڑا رکھے یا سرین پر بیٹھے اور دونوں ل گھنے کھڑے رکھے یادو زانو ہو کر بیٹھے، بسم اللہ شریف پڑھ کر شروع کرے اور کھانا کھانے کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو دھو لے اور الحمد للہ کہے۔

بخاری شریف میں ہے:

”قال الولید بن كثیر أخبرنى انه سمع وهب بن كيسان يقول انه سمع عمر بن ابى سلمة يقول كنت غلاما فى حجر رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وكانت يدى تطيش فى الصحفة فقال لى رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يا غلام سم الله وكل بيمينك“ (باب التسمية على الطعام، ج: ۲، ص: ۸۰۹)

بخاری شریف میں ہے:

”قیل لقتادة فعلی ما کانوا یا کلون قال على السفر“
ترجمہ۔ حضرت قتادة سے کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر لوگ کس چیز پر کھاتے تھے تو انہوں نے کہا دسترخوان پر۔ (باب الخبز المرقق، ج: ۲، ص: ۸۱۱)

مسلم شریف میں ہے:

”عن انس بن مالک قال رأيت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقعیاً یا کل تمرا“

اپنے بچوں کو کسی دیوبندی سے تعلیم دلانا جائز ہے یا نہیں؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ اپنے بچوں کو کسی دیوبندی سے تعلیم دلانا جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی

عبداللہ کان پور

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا ومصليا و مسلما

الجواب

بعون الملك الوهاب

وہابی دیوبندی استاذ سے تعلیم حاصل کرنا اور دلوانا دنوں حرام ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ دیوبندی سے پڑھانے کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

”حر حرام حرام، اور جو ایسا کرے بد خواہ اطفال و مبتلائے آثام، قال الله تعالى: يَا يَهَا الَّذِينَ أَمْنَوْا قُوَّا اَنفُسَكُمْ وَاهْلِيْكُمْ نَارًا“ ترجمہ: اے ایمان والوائے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ۔ (فتاویٰ رضویہ، ج: ۹، ص: ۲۰۷، نصف اول)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

صاحب عالم قادری

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بالجامعة الصمديہ بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرلہ
خادم الافتاء جامعة صمديہ دار الخیر ففوند شریف



غیر عالم پیر کا وعظ کہنا کیسا ہے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ غیر عالم کو وعظ کہنا کیسا ہے؟ دور حاضر میں کچھ ایسے پیر اور پیرزادے ہیں جن کا علم دین سے کوئی تعلق نہیں پھر بھی پیرانہ زعم میں لمحے دار تقریر فرماتے ہیں ان کی یہ روشن شرعاً کیسی ہے؟

المستفتی

زید رضا چشتی، حسیم پور

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا ومصليا و مسلما

الجواب

هو الہادی الى الصواب

غیر عالم کو وعظ کہنا جائز و گناہ ہے خواہ وہ پیر ہوں یا پیرزادے اس لیے کہ وعظ کے لیے بقدر ضرورت علم درکار ہے اور جاہل اس سے خالی ہے جس کے سبب دوران وعظ اس سے خطا کا زیادہ اندیشہ ہے کہ جاہل جتنا سنوارنے کی کوشش کرے گا اس سے زیادہ بگاڑے گا۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

”جاہل کو وعظ کہنے کی اجازت نہیں وہ جتنا سنوارے گا اس زیادہ بگاڑے گا“۔ (ج: ۹، ص: ۳۰۸)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتب محمد آفتاب عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بجامعة الصمدية، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح
محمد انفاس الحسن چشتی غفرله
خادم الافتاء جامعة صمدية دار الخير پھونڈ شریف



کافر کی تعریت کے لیے جانا کیسا ہے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ اگر کوئی کافر مرجائے اور اس سے دنیوی تعلقات ہوں تو اس کے گھر مزاج پرسی کے المستفتی لیے جانا جائز ہے یا نہیں۔

Rahat Ali Afzalya، كان پور دیہات

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

هو الهدى الى الصواب

دنیوی تعلقات نجانے کے لیے کافر کے مرنے پر مزاج پرسی کے لیے جانا جائز و درست ہے البتہ اس کے لیے دعائے مغفرت نہ کرے کہ یہ کفر ہے۔
رد المحتار میں:

”جاریہودی او مجوسی مات ابن له او قریب ینبغی ان
یعزیزہ(كتاب الحظر والاباحة باب الاستبراء وغيره، ج: ٩ ص: ٥٥٧)

فتاویٰ شامی میں ہے:

”ان الدعا بالمعفورة للكافر كفر لطلبه تکذیب الله تعالى‘

فیما اخبر به“ (ج: ٢، ص: ٢٣٦)، مطلب: فی الدعا المحرّم

فتاویٰ رضویہ میں ہے حلیہ کے حوالے سے ہے:

”الدعا بالمعفورة للكافر كفر لطلبه تکذیب الله تعالى‘ فيما

اخبر به“ (ج: ٣، ص: ٥٣)

بہار شریعت میں ہے:

”کافر کے لیے مغفرت کی دعا ہرگز ہرگز نہ کرے۔ (حصہ: ٢٧، ص: ٢٧، مفتر

والله تعالى اعلم بالصواب (قات)،

كتب

صاحب عالم قادری

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بجامعة الصمدية، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمدية دار الخير پھونڈ شریف



نابغ بچوں سے پانی بھروانا کیسا ہے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ آج کل عموماً رسین نابغ بچوں سے پانی بھروالیتے ہیں اس سے وضو بھی کرتے ہیں اور غسل بھی ایسا کرنا درست ہے یا نہیں نیز ایسے پانی سے غسل یا وضو ہو گا یا نہیں؟

المستفتى

محمد عین اشرف، دھاتا فتح پور

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

هو الهدى الى الصواب

صورت مذکورہ میں مدرسین کا یہ فعل ناجائز و حرام ہے۔ ہاں اگر اس پانی سے وضو کر لیا تو ہو جائے گا مگر گناہ گار ہوں گے۔

بہار شریعت میں ہے:

”نابالغ کا بھرا ہوا پانی کہ شرعاً اس کی ملک ہو جائے اسے پینا یا وضو یا غسل یا کسی کام میں لانا اس کے ماں باپ یا جس کا وہ نوکر ہے اس کے سوا کسی کو جائز نہیں ہے۔ اگرچہ وہ اجازت بھی دے دے اگر وضو کر لیا تو وضو ہو جائے گا اور گناہ گار ہو گا۔ یہاں سے معلمین کو سبق لینا چاہیے کہ اکثر وہ نابالغ بچوں سے پانی بھرو اکر اپنے کام لایا کرتے ہیں اسی طرح بالغ کا بھرا ہوا بغیر اجازت صرف کرنا بھی حرام ہے۔ (ص: ۳۳۲، پانی کا پیان) والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

صاحب عالم قادری

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بالجامعة الصمدية ففوند الشريفه

الجواب صحيح

محمد انفال الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمديہ دار الخير پھپوند شریف



بوقت ذبح جانور کو ضرورت سے زیادہ تکلیف دینا کیسا ہے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع تین مسئلہ ذیل میں کہ جو لوگ پچاس سال کو مرغ کا گوشت خریدتے ہیں اور مرغ ایچنے والا کھڑے کھڑے مرغ کی گردان پر چھری چلاتا ہے یہ طریقہ درست ہے یا نہیں۔

المستفتى

محمد عرفان چشتی، چھترپور

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

هو الهدى الى الصواب

ہر وہ فعل جس سے جانور کو بلا حاجت تکلیف پہنچ مکروہ ہے لہذا فعل مذکور کراہت سے خالی نہیں۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

”ان كل مافيه زيادة الم لا يحتاج اليه الذکاة مکروہ کذا فی الكافی“ (ج: ۵، ص: ۲۸۸، کتاب الذبائح)

تنویر الابصار من درختار میں ہے:

”(و) کره کل تعذیب بلا فائدہ“ (ج: ۹، ص: ۳۲۷، کتاب الذبائح)

”والحاصل ان ما فيه زيادة ایلام لا يحتاج اليه في الذکاة مکروہ“ (ج: ۲، ص: ۳۳۹، کتاب الذبائح)

بسیط کی درج ذیل عبارت بھی اسی حکم کی نشاندہی کرتی ہے:

”و اذا ذبحت شاة من قبل القفاه فقطع الاكثر من هذه الاشياء قبل ان تموت حلت ل تمام فعل الذکاة و ان ماتت قبل قطع الاكثر لم تحل لانها ماتت بالجرح لا بالذبح في المذبح و لانه لا يثبت الحل عند القدرة على المذبح ويكره هذا الفعل لما فيه من زيادة ایلام غير محتاج اليه“ (ج: ۲، ص: ۳، کتاب الذبائح)
بہار شریعت میں ہے:
”ہر وہ فعل جس سے جانور کو بلا فائدہ تکلیف پہوچنے مکروہ ہے۔ (ذن کا بیان، ج: ۳، ص: ۳۱۵) والله تعالیٰ اعلم بالصواب

كتب محمد آفتاب عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بجامعة الصمدية، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح
محمد افتاب الحسن چشتی غفرله
خادم الافقاء جامعة صمديہ دار الخیر پھپونڈ شریف
☆☆☆☆

گھر کے سارے مالک نصاب افراد پر قربانی واجب ہے؟
مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ اگر گھر میں دس لوگ رہتے ہوں اور سب مالک نصاب ہوں تو قربانی گھر کے ذمہ دار پر واجب ہوگی یا سب پر؟

المستفتی

محمد علاء الدین رضوی، گوپی گنج بحدوہی

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا ومصليا و مسلما
الجواب

هو الهدى الى الصواب

صورت مذکورہ بالا میں گھر کے تمام افراد پر اپنی طرف سے مستقلًا قربانی
واجب ہوگی، گھر کے ذمہ دار کی قربانی سے ان سب کا واجب ادائہ ہوگا۔
تنویر الابصار میں ہے:

”تجب على حر مسلم مقيم موسر عن نفسه“

(ج: ۲، ص: ۲۶۷، کتاب الاضحية)

ہدایہ میں ہے:

”الاضحية واجبة على كل حر مسلم مقيم موسر في يوم
الاضحى عن نفسه“ (ج: ۲، ص: ۲۲۳، کتاب الاضحية)

الجوهرة النيرة میں ہے:

”قال رحمه الله الاضحية واجبة على كل حر مسلم مقيم
موسر في يوم الاضحى“ (ج: ۲، ص: ۲۶۷، کتاب الاضحية)

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

”ایک قربانی نسب کی طرف سے ہو سکتی ہے نہ سوا مالک نصاب کے اور
پر واجب ہے اگر اس کی بالغ اولاد میں کوئی خود صاحب نصاب ہو تو وہ اپنی قربانی
 جدا کرے۔“ (ج: ۸، ص: ۳۹۲)

بہار شریعت میں ہے:

”جو شخص دوسورا ہم یا میں دینار کا مالک ہو یا حاجت کے سوا کسی ایسی چیز

درختار میں ہے:
”ان دلنی علیٰ کذافدله، فله اجر مثله ان مشی لا جله“ (ج: ۱،
ص: ۱۳۰، کتاب الاجارة، باب فسخ الاجارة)

فتاویٰ رضویہ میں ہے:
”کسی نے ویسے ہی کچھ انعام دیا، ہبہ کیا یا سینے، پونے وغیرہ، افعال
جانزہ کی اجرت میں لیا کہ یہ سب حلال ہے اور اس سے جو کچھ حاصل کیا جائے گا وہ
سب حلال ہے“ (ج: ۹، ص: ۸۶)

لہذا دلائلی کے ذریعہ کمائے گئے پسیے سے فاتحہ دلانا یا اس کے علاوہ
دوسرے امور خیر میں صرف کرنا جائز و درست ہے۔

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

كتب

محمد آفتاب عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بالجامعة الصمدية ، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرلہ

خادم الافتاء جامعة صمدیہ دارالخیر پھونڈ شریف

☆☆☆☆

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی میت کے
جانزہ میں کا ندھارا گیا ہے یا نہیں؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ ذیل میں کہ

کامالک ہو جس کی قیمت دوسو درهم ہو وہ غنی ہے اس پر قربانی واجب ہے۔ (اضحیہ
یعنی قربانی کا بیان، ج: ۳، حصہ: ۱۵، ص: ۳۳۳)

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

كتب

محمد آفتاب عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بالجامعة الصمدية ، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرلہ

خادم الافتاء جامعة صمدیہ دارالخیر پھونڈ شریف

☆☆☆☆

دلای کی آمدنی جائز ہے یا ناجائز؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ مکان
یا پلات کی دلای سے جو پیسہ کمایا جائے وہ جائز ہے یا نہیں، نیز اس پسیے سے فاتحہ
دلانا جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی

محمد ارشاد چشتی، باندہ

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا ومصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

دلای جائز و درست ہے، اور اس سے کمایا گیا مال، مال حلال ہے۔

الله کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی میت کے جنازہ کو کاندھا لگایا ہے یا نہیں، اور جنازہ کو کاندھا لگانے کا اسلامی طریقہ کیا ہے تحریر ما کیں؟

المستفتی

ظفر اقبال قادری، فتح پور

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدواه مصلیا و مسلما
الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

الله کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازے میں کاندھا دیا۔

الجوهرة النيرة میں ہے:

”فقد حمل الجنازة سيد المرسلين فانه حمل جنازة سعد بن معاذ“ (ج: ۱، ص: ۱۳۰، باب الجنائز)

بہار شریعت میں ہے:

”حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ اٹھایا“ (ج: اص: ۸۲۲)

جنازے میں کاندھا لگانے کا اسلامی طریقہ: پہلے داہنے سرہانے پھر داہنے پائیتی پھر باہمیں سرہانے پھر باہمیں پائیتی، اور دس دس قدم چلے۔

فتاوی عالم گیری میں ہے:

”في حمله على عاتقه الایمن ثم الموضع الایمن ، على عاتقه الایمن ثم المقدم الایسر على عاتقه الایمن ثم الموضع الایسر ثم الموضع الایسر على عاتقه الایسر ، هكذا في التبیین“ (ج: ۱، ص: ۱۶۲ ، باب الجنائز)

المبسوط میں ہے:

”السنة في حمل الجنازة، ينبغي له ان يحملها من جوانب الاربعة يبدأ بالايمن المقدم لأن النبي عليه الصلاة والسلام كان يحب التيامن في كل شيء، والمقدم أول الجنازة، والبداءة بالمشى من أوله، ثم بالايمن الموضع ثم بالايسر المقدم ثم بالايسر الموضع“ (ج: ۱، نصف ثانی . ص: ۵۲، ۵۱. باب الجنائز)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتب——

محمد افراعیم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بالجامعة الصمدية ، بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمديہ دار الخیر پچھوند شریف

☆☆☆☆

مسلمان کا ذبیحہ کافروں کی دکان سے خریدنا کیسا ہے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ ہمارے یہاں کچھ اہل ہندو بکری کا گوشت بیچتے ہیں اور وہ مسلمان سے بکری کو ذبح کرواتے ہیں اس گوشت کو کافر کی دکان سے خریدنا اور کھانا جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی

زید رضا چشتی حسین پوری

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا و مصليا و مسلما
الجواب

اللهم هداية الحق الى الصواب

صورت مذکورہ میں جب تک گوشت مسلمان کی نظر سے غائب نہ ہواں
کا خریدنا اور کھانا دونوں جائز ہے اور اگر مسلمان کی نظر سے غائب ہو گیا تو خریدنا
اور کھانا دونوں جائز نہیں کیوں کہ حلت و حرمت اور طہارت ونجاست یہ امور
دینیت میں سے ہیں اور امور دینیت میں کافر کی خبر غیر معتبر ہے۔

قرآن کریم میں فرمایا:

”لَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِكُفَّارِنَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا“ (سورة النساء، آیت نمبر: ١٢٣)

درختار میں ہے:

”أَنْ خَبْرَ الْكَافِرِ مَقْبُولٌ بِالْجَمَاعِ فِي الْمُعَامَلَاتِ لَا فِي
الْدِيَانَاتِ“ (ر: ٩، ص: ٢٧، کتاب الحظر و الاباحۃ)

فتاوی شامی میں ہے:

”مَنْ اشترى لحمة فعلم انه مجوسى و اراد الرد فقال ذبحه
مسلم يكره اكله“ (ثاني، ج: ٩، ب: ٢٦٧)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتب
محمد افسر عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بجامعة الصمديه ، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمديه بدار الخير فوند شريف



بڑے جانور میں ایک حصہ دیوبندی کا ہو
تو قربانی ہو گی یا نہیں؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متنین اس مسئلہ میں کہ بڑا جانور قربانی کے لیے خریدا گیا جس میں چھ حصے سنی تھے العقیدہ مسلمانوں کے تھے اور ایک حصہ دیوبندی وہابی کا شامل ہو گیا ایسی صورت میں قربانی ہو گی یا نہیں حوالے کے ساتھ تحریر فرمائیں، نیز یہ بھی واضح فرمادیں کہ کسی بڑے جانور میں قربانی اور عقیدہ دونوں ساتھ میں ہو سکتا ہے یا نہیں؟

المستفتی

محمد صدام سیستانی بہار

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق و الصواب

(۱) صورت مذکورہ میں کسی کی قربانی نہیں ہو گی کیوں کہ قربانی کے تمام شرکاء کا مسلمان ہونا اور نیت تقرب کا ہونا ضروری ہے۔

ہدایہ آخرین میں ہے:

”ان کان شریک السُّتْةِ نَصْرَانِيَا اور جلا يرید اللحم لم يجز عن واحد منهم“ (هدایہ آخرین، ص: ۲۳۳، کتاب الاضحیة)

فتاوى عالم گیری میں ہے:

”او کان شریک السبع من یرید اللحم او کان نصرانیا و
نحو ذلک لا یجوز لآخرین ایضا کذا فی
السراجیہ“ (ج: ۵، ص: ۳۰۲)

تلویزیون ایسا میں ہے:

”ان کان شریک الستة نصرانیا او مریدا اللحم لم یجز عن
واحد“ (ج: ۹، ص: ۲۷۲، کتاب الاضحیة)

بہار شریعت میں ہے:

”گائے کے شرکاء میں سے ایک کافر ہے یا ان میں ایک شخص کا مقصود
قربانی نہیں ہے بلکہ گوشت حاصل کرنا ہے تو کسی کی قربانی نہ ہوئی“ (ج: ۳، ص: ۳۳۲،
قربانی کے جانور کا بیان)

(۲) بڑے جانور میں قربانی اور عقیقہ دونوں ساتھ میں جائز و درست ہیں
کیوں کہ عقیقہ اور قربانی دونوں اراقتہ الدم لوجه اللہ ہیں۔

فتاوى عالمگیری میں ہے:

”ولو ارادوا القرابة الاضحية او غيرها من القراب اجزاءهم
سواء كانت القرابة واجبة او تطوعا او وجوب على البعض دون
البعض و سواء اتفقت جهات القرابة او اختلافت“ (فتاوى عالمگیری
ج: ۵، ص: ۳۰۲)

فتاوى رضویہ میں ہے:

عقیقہ اور قربانی دونوں اراقتہ الدم لوجه اللہ ہیں اور اسی کلیہ میں داخل کہ
”ما کان له ولغیرہ فهو لغیره وما کان خالصا له فهو ،وان

تعددت الوجوه ولذا جاز التصدق على فقيرين بالاشراك و
لامشاع ،لان المقصود وجه الله تعالى وهو واحد بخلاف
اللهبة“ (ج: ۸، ص: ۵۲۷، کتاب العقيقة)

بہار شریعت میں ہے:

”گائے کی قربانی ہوئی اس میں عقیقہ کی شرکت ہو سکتی ہے“ (ج: ۳، ص:
(۳۵۷)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد افرع عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بالجامعة الصمدية ، بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمدية دار الخیر پچھوند شریف

☆☆☆☆

دنیا میں سب سے افضل پانی کون ہے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ دنیا میں
سب سے افضل پانی کون ہے؟

المستفتی

محمد خوشنوش کشن گنج، بہار

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا و مصليا و مسلما

فتاوى عالم گیری میں ہے:

”او کان شریک السبع من یرید اللحم او کان نصرانیا و
نحو ذلک لا یجوز لآخرین ایضا کذا فی

السراجیہ“ (ج: ۵، ص: ۳۰۲)

تلویزیون ایسا میں ہے:

”ان کان شریک الستة نصرانیا او مریدا اللحم لم یجز عن
واحد“ (ج: ۹، ص: ۲۷۲، کتاب الاضحیة)

بہار شریعت میں ہے:

”گائے کے شرکاء میں سے ایک کافر ہے یا ان میں ایک شخص کا مقصود
قربانی نہیں ہے بلکہ گوشت حاصل کرنا ہے تو کسی کی قربانی نہ ہوئی“ (ج: ۳، ص: ۳۳۲،
قربانی کے جانور کا بیان)

(۲) بڑے جانور میں قربانی اور عقیقہ دونوں ساتھ میں جائز و درست ہیں
کیوں کہ عقیقہ اور قربانی دونوں اراقتہ الدم لوجه اللہ ہیں۔

فتاوى عالمگیری میں ہے:

”ولو ارادوا القرابة الاضحية او غيرها من القراب اجزاءهم
سواء كانت القرابة واجبة او تطوعا او وجوب على البعض دون
البعض و سواء اتفقتو جهات القرابة او اختلافت“ (فتاوى عالمگیری
ج: ۵، ص: ۳۰۲)

فتاوى رضویہ میں ہے:

عقیقہ اور قربانی دونوں اراقتہ الدم لوجه اللہ ہیں اور اسی کلیہ میں داخل کہ

”ما کان له ولغیرہ فهو لغیره وما کان خالصا له فهو ،وان

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

جو پانی سرکار دو عالم مصلی اللہ علیہ وسلم کی انگشت مبارک سے نکلا وہ پانی دنیا
کے تمام پانیوں سے افضل ہے۔
مشکلہ شریف میں ہے:

”عن جابر قال عطش الناس يوم الحديبية ورسول الله
صلى الله عليه وسلم بين يديه ركوة فوضأ منها ثم اقبل الناس نحوه
قالوا ليس عندنا ماء نتوضاً به و نشرب الا في ركوتكم فوضع
النبي صلى الله عليه وسلم يده في الركوة فجعل الماء يفور من بين
اصابعه كامثال العيون قال فشربنا و توضأنا قيل لجابر كم كنتم قال
لو كنا مائة ألف لكفانا كنا خمس عشرة مائة“ (ص: ٥٣٢، باب في
المعجزات)

اسی حدیث کے تحت مرقات میں ہے ”اے جمیعنیا فطوبی! لهم من
طهارة الظاهر والباطن من ذلك الماء الذي هو افضل من جنس
الماء المعین والله الموفق والمعین“
الاشباء والنظائر میں ہے:

”ما افضل المياه؟ فقل: ما نبع من اصابعه صلی الله علیہ
وسلم“ (كتاب الطهارة، ص: ٣٣١)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محدث عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بجامعة الصمديه، بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمديه دار الخير پچھوند شریف



مرد کو چوٹی یا جوڑا باندھنا اور کندھوں کے نیچے بال لٹکانا کیسا ہے؟

مسئلہ : کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مرد کو
چوٹی یا جوڑا باندھنا یا کندھوں کے نیچے بال لٹکانا شرعاً کیسا ہے؟

المستفتی

محمد اختر حسین، کشن گنج

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامداً ومصلياً و مسلماً

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

مرد کا چوٹی یا جوڑا باندھنا یا کاندھوں کے نیچے بال لٹکانا شرعاً جائز و گناہ
اور عورتوں سے تشبیہ اور بحکم احادیث صحیحہ معاذ اللہ باعث لعنت ہے۔

حدیث پاک میں ہے:

”لعن النبي صلی الله علیہ وسلم المتشبهين من الرجال
بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال“ (بخاری شریف)

(ج: ٢، ص: ٨٧٣، کتاب اللباس)

”قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ المتشبهین من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال“ (ص: ۳۸۰، باب الترجل)

بہار شریعت میں ہے:

”مرد کو یہ جائز نہیں کہ عورتوں کی طرح بال بڑھائے..... اور بعض چوٹیاں گوندتے ہیں یا جوڑے بنائیتے ہیں یہ سب ناجائز کام اور خلاف شرع ہیں“
”(ج: ۳، ہس: ۵۸۷) وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ“

كتب

محمد افسر عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بالمجامعة الصمدية، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمدية دار الخير پھپونڈ شریف

☆☆☆☆

مکانوں کی دیواروں پر یا اللہ، یا محمد لکھنا کیسا ہے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بعض مقامات پر دیکھا گیا ہے کہ لوگ مسجدوں یا اپنے مکانوں کی دیوار پر یا اللہ یا محمد لکھ دیتے ہیں عرض یہ ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا صریح نام پاک لے کر پکارنا یا لکھنا کیسا ہے؟

المستفتى

محمد گلشناد حکما پور

بسم الرحمن الرحيم ، حامدا و مصليا و مسلما
الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا صریح نام پاک لکھنا اور پکارنا دونوں جائز و درست نہیں بلکہ اس کی جگہ یا رسول اللہ یا نبی اللہ وغیرہ ہونا چاہیے۔
قرآن کریم نے فرمایا:

”لاتجعلوا دعاء الرسول بينكم كدعاه بعضكم ببعضاً“

(سورة النور، آیت نمبر: ۶۳)

ترجمہ۔ رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہراؤ جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔

اس آیت کے تحت تفسیر جلالین میں ہے:

”بَإِنْ تَقُولُوا يَا مُحَمَّدَ بِلْ قَوْلُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ“
(ص: ۳۰۲)

بہتر یہ ہے کہ مسجدوں یا مکانوں کی دیوار پر یا اللہ اور یا محمد کی جگہ یا رسول اللہ یا نبی اللہ شیشہ میں لکھ کر نصب کریں۔ تاکہ دیوار کا رنگ یا چونا وغیرہ جھٹرنے کی صورت میں بے ادبی نہ ہونے پائے۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

”حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک لے کر ندانہ چاہیے بلکہ اس کی جگہ یا رسول اللہ اور دیوار پر کندہ کرنے سے بہتر یہ ہے کہ آئینہ میں لکھ کر نصب

كرىء، (ج: ٢، هـ: ٢٧) والله تعالى اعلم بالصواب

كتبه

محمد افسر عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بجامعة الصمديه، بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمديه دار الخير پھونڈ شریف

☆☆☆☆

قرباني کے لیے خریدی ہوئی گائے گا بھن نکل آئے تو؟

مسئله: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ قربانی کے لیے جانوار خریدا گیا بعد میں معلوم ہوا کہ خریدی گئی گائے چھ مہینے کی گا بھن ہے ڈاکٹروں نے بھی اس کی تصدیق کر دی اب اس گائے کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی

محمد سعید اللہ، فتح پور

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

هو الهدى الى الصواب

اس حاملہ گائے کی قربانی جس کے بچہ میں ابھی تک جان نہیں پڑی ہے بالاتفاق جائز و درست ہے مگر جان پڑ جانے کے بعد اس کی قربانی امام اعظم علیہ الرحمہ کے نزدیک کراحت تنزیہ یہ کے ساتھ جائز ہے اور صاحبین کے نزدیک بلا

کراحت جائز ہے بہر حال قربانی دونوں صورتوں میں ہو جائے گی لیکن اگر حمل کا علم پہلے سے ہو جائے تو اس جانور کی قربانی نہ کرنا اولی ہے۔
فتاوی ہندیہ میں ہے:

”شاة او بقرة أشرفت على الولادة قالوا يكره ذبحها لأن فيه
تضيع الولد وهذا اقول ابى حنيفة رحمة الله تعالى كذا فى
فتاوی قاضي خان“ (ج: ٥، ص: ٢٨٧)

والله تعالى اعلم بالصواب

كتبه

محمد قیرضا چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بجامعة الصمديه، بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح
محمد انفاس الحسن چشتی

خادم الافتاء جامعة صمديه دار الخير پھونڈ شریف

☆☆☆☆

ہندی کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

مسئله: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ ہندی کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے تفصیل سے بیان فریں؟

المسفتی

محمد تنزیل، اتر دیناں ج پور

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان ہندی کی تعریف کرتے ہوئے تحریر

فرماتے ہیں:

”زید عمر و کے پاس کچھ روپیہ بطور قرض اس شرط پر جمع کرے کہ یہ روپیہ فلاں شہر میں فلاں شخص کو ادا کیا جائے، یا یہ کہ میں خود فلاں شہر میں پاؤں اس کا نام ہندی ہے، یہ ناجائز و گناہ ہے اور اس پر جو بعض وقت کی بیشی ہوتی ہے جسے متى کہتے ہیں وہ نزا سودا اور حرام قطعی ہے اور بطور قرض دینے سے یہ مراد نہیں کہ قرض کہہ کر دے بلکہ جب معاملہ یوں ہو کہ اگر یہ روپیہ عمر و کے پاس سے بے اس کے قصور کے گم ہو جائے، چوری ہو جائے کسی طرح جاتا رہے جب بھی زید اپنا روپیہ اس سے بھروالے تو اسی کا نام قرض ہے اگرچہ دیتے وقت قرض کا لفظ نہ کہا ہو جمع کرنا کہا ہو جو امانت کو بھی شامل ہے اور یہاں عام طور پر یہی ہے کہ عمر و کو ہر طرح اس روپے کا دین دار جانیں گے اور کسی طرح ضائع ہو بے توان ایں نہ مانیں گے تو معلوم ہوا کہ امانت نہیں بلکہ قرض ہے، امانت ہوتی تو بے اس کے قصور کے اگر روپیہ جاتا رہتا تو اس سے کچھ نہ لیا جاتا، مع ہذا یہاں جمع کرنا اور دوسرا جگہ اس کا عوض لینا یہ خود ہی حاصل قرض ہے، امانت تو بعینہ واپس لی جاتی ہے نہ اس کا عوض۔ اور جب یہ قرض دینا ہوا اور زید اس میں یہ فائدہ پاتا ہے کہ اگر روپیہ کسی کے ہاتھ اس شہر کو بھیجا یا اپنے ساتھ لے جاتا تو راستے میں جاتے رہنے کا اندیشه تھا، عمر و کو بطور قرض دینے سے یہ اندیشہ جاتا رہا تو پہ ایک نفع ہے کہ زید نے قرض دے کر حاصل کیا اور قرض دینے والے کو قرض پر جو نفع جو فائدہ حاصل ہو وہ سب سودا اور حرام ہے۔ حدیث پاک میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

: ”کل قرض جر منفعة فهو ربا“ قرض سے جو فائدہ حاصل کیا جائے وہ سود ہے، لہذا ہندی ناجائز ہوئی، رد المحتار میں ہے: صورتہا ان یدفع الى تاجر مالا قرضا لیدفعه الى صدیقه و انما یدفعه قرضا لا امانة یستفید به سقوط خطر الطريق و قیل ہی ان یقرض انسانا لیقضیہ المستقرض فی بلد یرید المقرض یستفید به سقوط خطر الطريق کفاية (فتاویٰ رضویہ ۲۸۹) والله تعالیٰ اعلم بالصواب

كتبـہ

محمد تو قیر رضا چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بالجامعة الصمدية، بدارالخير فوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمديہ دارالخير پھونڈ شریف

☆☆☆☆

شهادت کسے کہتے ہیں؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ شہادت کسے کہتے ہیں؟

المستفتی

محمد سعید حسن، باگی جالون

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا و مصليا و مسلما

الجواب

هو الهدى الى الصواب

کسی حق کے ثابت کرنے کے لیے مجلس قاضی میں لفظ شہادت کے ساتھ پچی خبر دینے کو شہادت یا گواہی کہتے ہیں۔
فتاوی عالمگیری میں ہے:

” فهو اخبار صدق لاثبات حق بلفظ الشهادة في مجلس

القضاء هكذا في فتح القدير“ (ج: ۳، ص: ۳۵۰)

تنور الابصار میں ہے:

” هي اخبار صدق لاثبات حق بلفظ الشهادة في مجلس القاضي“ (ج: ۸، ص: ۱۷۲) والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد توقير رضا چشتی

الطالب في صنف الاختصاص في الفقه

بجامعة الصمدية بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمديہ دارالحکمہ پھونڈ شریف



شهادت کا نصاب کیا ہے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع میں اس مسئلہ میں کہ شہادت کا نصاب مختلف ابواب فقہ میں کتنے مردوں اور عورتوں یا صرف عورتوں سے پورا ہوگا؟

المستفتی

محمد اظہر حسین، جالون

بسم الله الرحمن الرحيم، حامدا ومصليا و مسلما

الجواب

هو الهدى الى الصواب

نصاب شہادت زنا میں چار مردوں سے پورا ہوگا بقیہ حدود و قصاص میں دو مردوں سے ان دونوں قسموں میں عورتوں کی گواہی معتبر نہیں اسی طرح کسی کافر مرد کے اسلام لانے اور کسی مسلمان کے مرتد ہونے کا ثبوت بھی دو مردوں کی گواہی سے ہوگا اور ولادت بکارت اور عورتوں کے وہ عیوب جن پر مردوں کو اطلاع نہیں ہوتی اور وہ بچہ جو زندہ پیدا ہوا اور وقت پیدائش رویا تھا اس کی نماز جنازہ پڑھنے کے متعلق ایک مسلمان آزاد عورت کی گواہی کافی ہے اور دو ہوں تو بہتر ان کے علاوہ دیگر معاملات میں دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی معتبر ہے جس حق کی شہادت دی گئی ہو وہ مال ہو یا غیر مال مثلاً نکاح، طلاق، عناق، وکالت کہ یہ مال نہیں۔

تنور الابصار میں درج مختار میں ہے:

”ونصابها للزن أربعة رجال و لبقية الحدود والقوドو منه اسلام كافر ذكر و ردة مسلم رجالن و للولادة واستهلال الصبي للصلوة عليه والبكاره و عيوب النساء فيما لا يطلع عليه الرجال امرأة حرمة مسلمة و الشتان احوط و نصابها لغيرها من الحقوق سواء كان الحق مالا أو غيره كنكاح و طلاق و وكالة و وصية و استهلال صبي ولو للاirth رجالن الا في حوادث صبيان المكتب

شهادت على الشهادة کے کہتے ہیں؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ شہادت على الشهادة کے کہتے ہیں اور شاہد على الشاہد بنانے کا طریقہ کیا ہے؟

المستفتی

شان محمد، کوشامی

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا و مصليا و مسلما
الجواب

هو الهدى الى الصواب

جو شخص اصل واقعہ کا شاہد ہے کسی وجہ سے اس کی گواہی نہیں ہو سکتی تو اسی صورت میں یہ ہو سکتا ہے کہ وہ دوسرے سے کہہ دے کہ میں فلاں معاملے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں تم قاضی کے پاس میری اس گواہی کی گواہی دے دینا اسی کو فقہ کی اصطلاح میں شہادۃ علی الشہادۃ کہتے ہیں۔

بہار شریعت میں ہے:

”بھی ایسا ہوتا ہے کہ جو شخص اصل واقعہ کا شاہد ہے اس کی گواہی نہیں ہو سکتی مثلاً وہ سخت یہاں ہے کہ کچھری نہیں جا سکتا یا سفر میں گیا ہے ایسی صورتوں میں یہ ہو سکتا ہے کہ اپنی جگہ دوسرے کو کر دے اور یہ دوسرا جا کر گواہی دے گا اس کو شہادۃ علی الشہادۃ کہتے ہیں،“ (ج: ۱۲، ص: ۹۶۵)

شاہد علی الشاہد بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ گواہ اصل کسی دوسرے شخص کو جس کو اپنا قائم مقام کرنا چاہتا ہے خطاب کر کے یہ کہے کہ تم میری اس گواہی پر گواہ ہو جاؤ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ مثلاً زید کے عمر کے ذمہ اتنے روپے ہیں۔ یا یوں کہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ زید نے میرے سامنے یہ اقرار کیا ہے اور تم میری اس

فانہ یقبل فیها شہادۃ المعلم منفردًا قہستانی عن التسجیس أو رجل و امرأة،“ (ج: ٨، ص: ١٧٨٣)

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

”أما أقسام الشهادة فمنها شهادة على الزنا و تعتبر فيها أربعة من الرجال و منها شهادة ببقية الحدود و القصاص تقبل فيها شهادة رجلين و لا تقبل في هذين القسمين شهادة النساء هكذا في الهدایة و منها الشهادة في الولادة و البکارۃ و عیوب النساء فيما لا يطلع عليه الرجال و تقبل فيها شهادة امرأة واحدة مسلمة حرفة عدلة و الشتان أحوط هكذا في فتح القدير و منها الشهادة بغير الحدود و القصاص و ما يطلع عليه الرجال و شرط فيها شهادة رجلين أو رجل و امرأتين سواء كان الحق مالا أو غير مال كالنكاح والطلاق والعتاق والوكالة والوصاية و نحو ذلك مما ليس بمال كذا في التبیین“ (ج: ٣، ص: ٢٥) والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد توqeer رضا چشتی

الطالب في صنف الاختصاص في الفقه
بجامعة الصمدية بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد انفاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافتاء جامعة صمدية دارالتحفظ پھونڈ شریف

☆☆☆☆

گواہی کے گواہ ہو جاؤ اور ضروری ہے کہ اس وقت اصلی گواہ اس طرح گواہی دے جس طرح قاضی کے سامنے گواہی ہوتی ہے۔ (بہار شریعت، حصہ: ۱۲، ص: ۹۲۶، شہادۃ علی الشہادة کا بیان)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

” وصفة الاشهاد أن يقول شاهد الاصل لشاهد الفرع أشهد أن لزيد على بكر كذا فأشهد أنت على شهادتى بذلك أو يقول أشهد على شهادتى أنى اشهد أن فلان بن فلان اقر عندى بكتدا أو يقول أشهد انى سمعت فلانا يقر لفلان بذلك فأشهد انت على شهادتى بذلك ولا يقول اشهدا على بذلك وكذا لا يقول فأشهدابشهادتى ولا بد أن يشهد كما يشهد عند القاضى لينقل الى مجلس القضاء ولا يحتاج الاصل الى ان يقول اشهدنى فلان على نفسه كذا في الكافي ” (ج: ۳، ص: ۵۲۳، باب الحادى عشر فى الشهادة على الشهادة) والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد توقير رضا چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بجامعة الصمديّة بدار الخير ففوند الشريفة

الجواب صحيح
محمد انفاس الحسن چشتی غفرله
خادم الافتاء جامعة صمدية دارالتحفظ پھونڈ شریف
☆☆☆☆

پیر کیسا ہونا چاہیے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ پیر کیسا ہونا چاہیے؟
المستفتی

عبدالقادر، باندہ

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا و مصليا و مسلما
الجواب

هو الهدى الى الصواب

اکابر نے کتب معتبرہ میں پیر کے لیے چار شرطیں تحریر فرمائی ہیں۔

(۱) سنی صحیح العقیدہ ہو یعنی بد مذہب و بد عقیدہ نہ ہو کسی گمراہ جماعت سے تعلق نہ رکھتا ہو۔ (۲) عالم دین ہوتا کہ مرید کو خلاف شرع اقوال و افعال سے بچا سکے اور شریعت مطہرہ کی پابندی کی طرف توجہ دلا سکے۔ (۳) کبارز سے بچتا ہو اور صغارز پر اصرار نہ کرتا ہو، آسان لفظوں میں یوں سمجھئے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا پابند ہو۔ (۴) اس کا سلسلہ صحیح متصل ہو۔

فتاویٰ رضویہ میں سبع سنابل شریف کے حوالہ سے ہے:

”ما نحسب از شرائط پیری یکے انسٹ کہ پیر مسلک صحیح داشتہ باشد دوم از شرائط پیری انسٹ کہ پیر در ادائے حق شریعت قاصر و متهاون نباشد سوم از شرائط پیری آنسٹ کہ پیر راعقاً نہ درست بود موافق مذہب سنت و جماعت پس ایں رسے کہ از پیری و مریدی ماندہ است بے ایں سہ شرائط اصلاً درست نیست“ (ج: ۱۱، ص: ۲۰۱، کتاب الشتن)

بہار شریعت میں ہے:

”پیری کے لیے چار شرطیں ہیں قبل از بیعت ان کا لحاظ فرض ہے۔ (۱)

ان باقيات کو کیا کیا جائے واضح جواب عنایت فرمائیں؟

المستفتى

سید رفاقت علی، باگی جالون

بسم الله الرحمن الرحيم ، حامدا ومصليا و مسلما
الجواب

هو الهادى الى الصواب

صورت مسئولہ میں اگر اور جگہ مل سکتی ہے تو ہرگز اس میں دفن نہ کریں اور اس قبر کو بدستور درست کر دیں ورنہ ان ہڈیوں کو ایک طرف جمع کر کے انہیں اور میت میں مٹی کی آڑ قائم کر دیں اور اگر یہ معلوم کہ پہلے یہاں قبر تھی اگرچہ اب یہاں نشان باقی نہ رہا تو اس صورت میں وہاں قبر کو دونا جائز نہیں ہاں اگر کوئی جگہ اور نہ مل سکے اور یہ قبر پرانی ہو چکی تو مجبوراً جائز ہے۔
فتح القدر میں ہے:

”ولا يدفن اثنان في قبر واحد الا لضرورة ولا يحفر قبر لدفن آخر الا ان بلى الاول فلم ييق له عظم الا ان لا يوجد به بدد فيضم عظام الاول ويجعل بينهما حاجزا من تراب“ (كتاب الصلاة
فصل في الدفن، ج: ۲، ص: ۱۵۰)

فتاویٰ رضویہ میں بحوالہ تاریخانیہ و امداد الفتاح ہے:

”اذا صار الميت ترابا في القبر يكره دفن غيره في قبره لأن الحرمة باقية وان جمعوا عظامه في ناحية ثم دفن غيره فيه تبركا بالجيران الصالحين ويوجد موضع فارغ يكره ذلك“
(ج: ۳، ص: ۱۰۵) والله تعالى اعلم بالصواب

سن صحیح العقیدہ ہو۔ (۲) استاذ علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے۔ (۳) فاسق معلن نہ ہو۔ (۴) اس کا سلسلہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو۔ (ج: ۱، حصہ: ا، ص: ۲۷۸، ولایت کا بیان)

لہذا یہ چار شرطیں جن میں پائی جائیں اور قلب کی رغبت ہو تو اس سے مرید ہوا جا سکتا ہے اور اگر ان چار شرطوں میں سے کسی ایک کی بھی کمی ہے تو اس سے مرید ہونا جائز نہیں اگر بیعت ہو گیا ہو تو شرعاً بیعت نہیں اسے چاہیے کہ کسی جامع شرائط شیخ سے تعلق قائم کر کے بیعت کی برکت حاصل کرے۔

والله تعالى اعلم بالصواب

كتب

محمد آفتاب عالم چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه

بالجامعة الصمدية، بدار الخير فوند الشريفة

الجواب صحيح

محمد افاس الحسن چشتی غفرله

خادم الافقاء جامعة صمديہ دارالحضرت پھوند شریف

☆☆☆☆☆

قبر کھودتے وقت باقيات نکل آئے تو کیا کرے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع مثین اس مسئلہ میں کہ مردے کی تدفین کے لیے قبر کھودی جاری ہی اس میں کسی مردے کی باقيات نکل آئے ایسی صورت میں اس قبر میں مردے کی تدفین جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو

كتب

محمد توقير رضا چشتی

الطالب في صفات الاختصاص في الفقه
بجامعة الصمديه بدار الخير فوندالشريفة

الجواب صحيح
محمد انفاس الحسن چشتی غفرله
خادم الافتاء جامعة صمديه دار الخير پھوند شریف



مصادر ومراجع

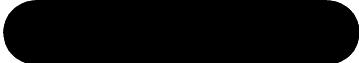
١. القرآن الكريم
٢. صحيح البخاري، محمد بن اسماعيل بخاري، مجلس برکات مبارک پور
٣. صحيح مسلم. ابو حسین مسلم بن حجاج بن مسلم، رضا اکید می ممبئی
٤. نسائی شریف. حافظ ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی النسائی، بنگلہ اسلامک اکیدمی
٥. ترمذی شریف. امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی، مجلس برکات
٦. ابو داؤد شریف، حافظ سلیمان بن اسحاق ابو داؤد السجستانی،
٧. مشکوٰۃ شریف، ولی الدین محمد بن عبدالله الخطیب التبریزی، مجلس برکات مبارک پور
٨. تفسیر جلالین، شیخ جلال الدین محمد بن احمد المحلی الشافعی، شیخ جلال الدین سیوطی، مجلس برکات مبارک پور
٩. کنز الایمان، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سره، رضا اکیدمی ممبئی
١٠. شرح عقائد نسفی، علامہ سعد الدین تفتازانی، مجلس برکات مبارک پور
١١. المختصر القدوری، ابو حسین احمد بن محمد بن احمد القدوری البغدادی، مجلس برکات
١٢. هدایہ اولین، شیخ الاسلام برهان الدین ابو حسن علی بن ابو بکر، مجلس برکات
١٣. هدایہ آخرین. شیخ الاسلام برهان الدین ابو حسن علی بن ابو بکر

مجلس برکات

٢٣. الجوهرة النيرة ،شيخ الاسلام ابو بكر بن على بن محمد ،قديمي كتب خانه کراچی
٢٤. الاشباه النظائر، زین الدین بن ابراهیم الشہیر بابن نجیم ،دارالكتب العلمیہ بیروت
٢٥. الفقه الاکبر ،امام اعظم ابو حنیفہ رضی الله عنہ ،دارالكتب العلمیہ بیروت
٢٦. فتاوى قاضی خان. حضرت علامہ فخر الدین حسن بن منصور الاوزجندی الفرغانی الحنفی، ماجدیہ پاکستان
٢٧. فتاوى عالمگیری. العلامۃ الهمام مولانا الشیخ نظام و جماعة من علماء الهند الاعلام ،ماجدیہ پاکستان
٢٨. شرح وقایہ اول. حضرت عبید الله بن مسعود بن تاج الشریعہ ،رضا اکیدمی بمبئی
٢٩. شرح وقایہ دوم .حضرت عبید الله بن مسعود بن تاج الشریعہ ،رضا اکیدمی بمبئی
٣٠. عمدة الرعاية. مولانا عبد الرحیم فرنگی محلی ،رضا اکیدمی بمبئی
٣١. فتح القدير. حضرت علامہ کمال الدین محمد بن عبد الواحد ،بیروت
٣٢. البحر الرائق. حضرت علامہ امام ابو برکات عبد الله بن احمد بن محمود ،بیروت
٣٣. کنز الدقائق. حضرت علامہ شیخ زین الدین بن ابراهیم بن محمد الشہیر ابن نجیم المصری الحنفی، بیروت
٣٤. المبسوط. علامہ شمس الدین ابو بکر محمد السرخسی، دارالفکر بیروت
٣٥. بدائع الصنائع. حضرت علامہ علاء الدین ابو بکر بن سعود ،بیروت

٢٧. فتاوى شامي .علامه ابن عابدين شامي ،بیروت
٢٨. در مختار .حضرت علامہ عبد الرحمن بن محمد الشهير الحصکفی، بیروت
٢٩. عنايه .علامه اکمل الدین بابری ،بیروت
٣٠. تنویر الابصار .محمد بن عبد الله الخطیب الغزی الحنفی ،بیروت
٣١. نورالایضاح .علامہ حسن بن عمار بن علی بن یوسف ،فاروقیہ بک ڈپو
٣٢. فتاوى رضویہ .اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان ،بریلوی ،رضا اکیدمی
٣٣. بھار شریعت .صد رالشریعہ علامہ امجد علی اعظمی ،المکتبۃ المدینیہ
٣٤. فتاوى امجدیہ .صد رالشریعہ علامہ امجد علی اعظمی ،رضا اکیدمی
٣٥. اطیب البیان .حضرت علامہ نعیم الدین مراد آبادی ،نعمیمیہ دھلی
٣٦. تاریخ نجد و حجاز .مفتی محمد عبد القیوم هزاروی ،رضوی کتاب گھر.





جامعہ صدیہ

جامعہ صدیہ حضور حافظ بخاری خواجہ بیک نواز سید عبد الصمد چشتی قدس سرہ النورانی کے نام نامی میں منسوب ایک عظیم دینی قلمان اور معیاری تعلیم و تربیت کا گھوارہ ہے جس کی بنیاد ۱۹۹۵ء میں انجمن چشتیہ مصباحیہ کے سرپرست اور آستانہ عالیہ صدیہ مصباحیہ کے سابق سجادہ امام اکملین سید المتكلّمین عارف باللہ حضرت علامہ شاہ سید محمد اکبر میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دست اقدس سے رکھی تھی، مجده تعالیٰ یہ ادارہ آج بھی انہی کے روحانی فیوض و برکات سے اپنی بے سرو سماں کے باوجود انتہائی شان و شوکت کے ساتھ منزل مقصودی جانب روای دوال ہے۔

جامعہ صدیہ میں درس نظامی (اعدادیہ تا فضیلت)، شعبہ افتاء، شعبہ حفظ و قراءت کی تعلیم کا باضابطہ انتظام ہے۔ تقریباً چار سو بیرونی طالبان علوم نبویہ جامعہ میں زیر تعلیم ہیں، ۱۸ اعلیٰ صلاحیت کے حامل باوقار علماء حفاظی کی ٹیم طالبان علوم نبویہ کو جامِ علم فضل سے شادِ کام کر رہی ہے۔

مجده تعالیٰ ہر سال جامعہ سے درجہ فضیلت، عالمیت، شعبہ تربیت افتتاح اور حفظ و قراءت سے فارغ ہونے والے طلبہ کو خلاعت و دستار سے نواز جاتا ہے، جو ملک کے مختلف گوشوں میں علمی و تبلیغی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس گلشن علم و فضل کو مر سبز و شاداب رکھنے اور اس کا روانی علم و فن کو دوام و استحکام بخشنے کے لیے اہل خیر کے مخلصانہ تعاون کی ضرورت ہے۔

سید محمد انور چشتی

ناظام اعلیٰ جامعہ صدیہ پچھوند شریف ضلع اوریا یوپی

MAKTABA SAMADIA

Phaphund Sharif, Distt. Auraiya U.P.
Mob: 9719872617, 9473927746, E-mail: sajid.misbahi@gmail.com